امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

ماہنامہ شریعت

جلد 11 نومبر 2023ء / ربیع الثانی 1445ھ شمارہ 12

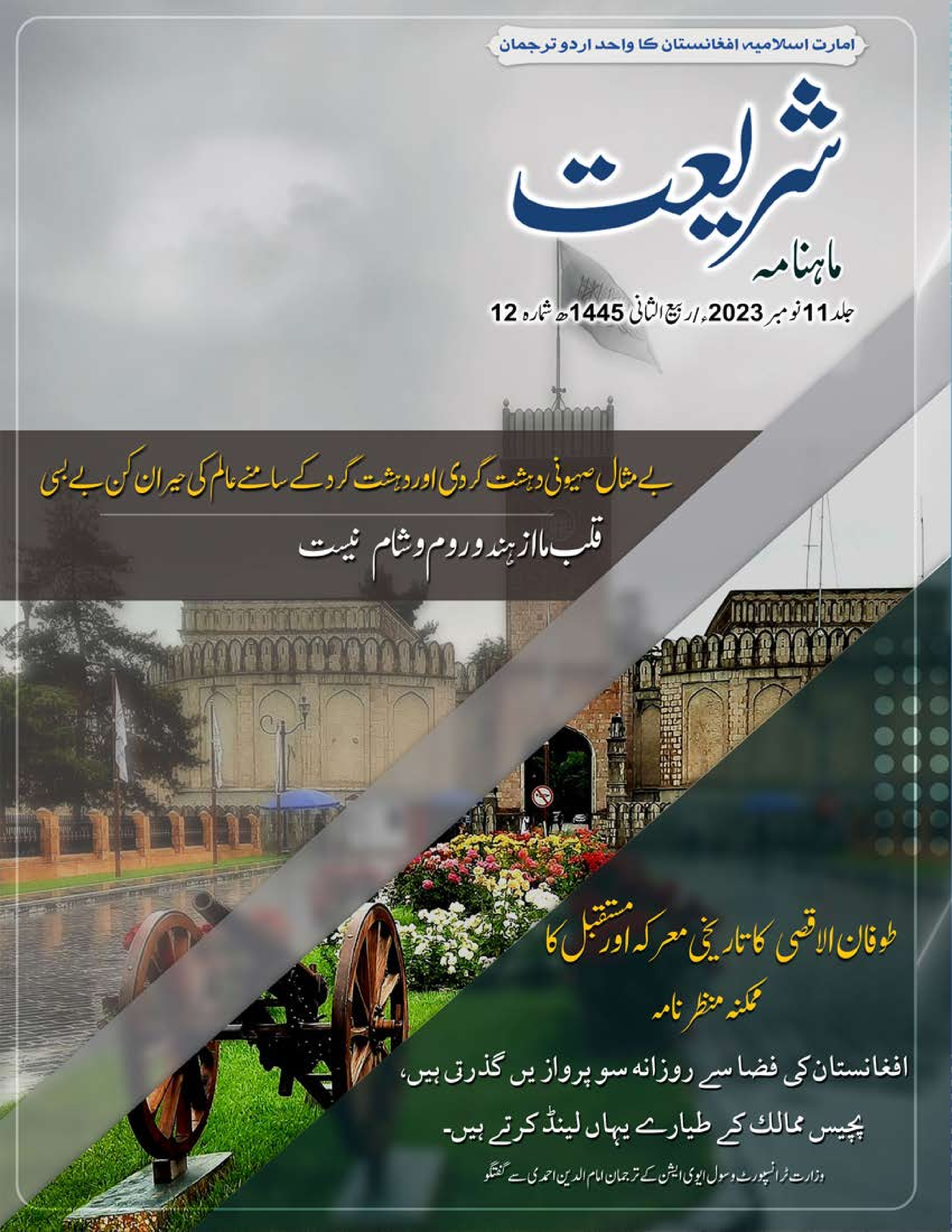

بے مثال صہیونی دہشت گردی اور دہشت گرد کے سامنے عالم کی حیران کن بے بسی

قلب ما از ہند و روم و شام نیست

طوفان الاقصی کا تاریخی معرکہ اور مستقبل کا ممکنہ منظر نامہ

افغانستان کی فضا سے روزانہ سو پروازیں گذرتی ہیں، پچیس ممالک کے طیارے یہاں لینڈ کرتے ہیں۔

وزارت ٹرانسپورٹ وسول ایوی ایشن کے ترجمان امام الدین احمدی سے گفتگو

فرمان رسول الله ﷺ

مرة الهمداني يقول: قال عبد الله: " إن احسن الحديث كتاب الله، واحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الامور محدثاتها، وإن ما توعدون لآت وما انتم بمعجز ين".

مرۃ الہمدانی نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے بری نئی بات (بدعت) پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ آ کر رہے گی اور تم پروردگار سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد اردو ترجمان

ماہنامہ

شریعت

جلد 11 نومبر 2023ء / ربیع الثانی 1445ھ شمارہ 12

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ماہنامہ شریعت" امارت اسلامیہ افغانستان کا اردو زبان میں واحد اور باضابطہ دینی، ثقافتی اور سیاسی مجلہ ہے۔ یہ امارت اسلامیہ افغانستان کی "وزارت اطلاعات" کی جانب سے شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ شریعت افغانستان کی تعمیر و ترقی، اقتصادی خوشحالی، سماجی بہبود اور علمی و شعوری ارتقا کے نئے سفر کا چشم دید عکاس ہے۔

مدیر اعلیٰ
ولید افغان

مدیر
استاد فریدون

نائب مدیر
شمس ابدالی

مجلس مشاورت:
اسد افغان، ہارون بلخی، اکرم تاشفین، سیف العادل احرار، خوشحال غزنوی

ڈیزائننگ: نقیب وحدت

قیمت
فی شمارہ: 100 روپے / سالانہ: 1000 روپے

Twitter: www.twitter.com/shariatmagazin
Email: shariatmagazine@yahoo.com
WhatsApp: 0093784635873

عکس درون

2	بے مثال صیہونستی دہشت گردی اور دہشت گرد کے سامنے عالم کی حیران کن بے بسی
3	وزیر اعظم ملا محمد حسن اخند کا پاکستانی عوام کو پیغام
4	وزارت ٹرانسپورٹ و سول ایوی ایشن کے ترجمان امام الدین احمدی سے گفتگو
7	دار الحکومت کابل میں ہندو اور سکھ برادری کے مسائل کے حل کے لیے نمائندہ مقرر
8	طوفان الاقصی کا تاریخی معرکہ اور مستقبل کا ممکنہ منظر نامہ
10	افغانی کی ریکارڈ کارکردگی، تیسری بہترین کرنسی قرار
11	روس کی افغان ریلوے میں سرمایہ کاری میں دل چسپی
12	بلخ سے جدہ تک براہ راست پروازوں کا آغاز
13	قوش تیپہ کینال، ایک روشن مستقبل کی نوید
14	معیشت پر سیاحت کے اثرات اور افغانستان میں دستیاب مواقع
16	چابہار بندرگاہ تک رسائی اور اس کی اہمیت
17	ہرات کے زلزلہ متاثرین کے لیے ہزاروں مکانات کی تعمیر کا آغاز
18	افغان مفاخر
22	صیہونی بربریت اور عالم اسلام کی خاموشی
23	اہل فلسطین کی مدد، مگر کیسے؟
25	حجاج کے ایک کروڑ بیس لاکھ درہم
28	حضرت نوح علیہ السلام، کنعان اور ہم
35	حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا: علم و تحقیق کی شائق خاتون
36	امارت اسلامیہ کے بین الاقوامی سیاسی تعلقات اور سرگرمیاں
39	دفاع امن و امان
43	اہم اعلامیے

بے مثال صہیونی دہشت گردی اور دہشت گرد کے سامنے عالم کی حیران کن بے بسی

امریکی سربراہی میں اسرائیل کی پشتیبان تمام اسلام دشمن مغربی طاقتیں غزہ کے مظلوم مسلمانوں کے قتل عام بلکہ صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلی ہوئی ہیں۔ غزہ میں جاری اسرائیل کی وحشیانہ بمباری پہلے سے بھی زیادہ شدت اور سفاکیت کے ساتھ جاری ہے۔ اسرائیل کی طرف سے فلسطین پر ہر روز آتش و آہن کا نیا کھیل کھیلا جاتا ہے اور وحشیانہ کارروائیاں فلسطین کی المناک داستان میں ہر روز ایک دردناک باب کا اضافہ کر رہی ہیں۔ جوانوں، بوڑھوں، خواتین اور معصوم بچوں کے قتل و غارت اور درندگی کا ہر حربہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسرائیل رہائشی عمارتوں، پناہ گزین کیمپوں، مساجد، سکولوں اور ہسپتالوں کو بمباری کا نشانہ بنا رہا ہے۔ اسرائیل کی جانب سے کلسٹر بموں، عالمی سطح پر ممنوعہ کیمیائی ہتھیاروں (وائٹ فاسفورس) کا استعمال کیا جا رہا ہے بلکہ اسرائیلی وزیر اعظم نے فلسطین میں ایٹم بم گرانے کی دھمکی بھی دی ہے۔ غزہ میں 40 دن بعد بھی اپنے اہداف اور عزائم میں ناکامی نے غاصب صہیونی ریاست کے اعصاب شل کر کے رکھ دیے ہیں، صہیونی فوج نے شدید بوکھلاہٹ، غصے اور جنون کی کیفیت میں غزہ کے محصور اور زخموں سے چور چور نہتے عوام کو اندھا دھند نشانہ بنانے کا سلسلہ تیز کر دیا ہے اور انسانیت کے تمام بنیادی تقاضوں، جنگی قوانین اور بین الاقوامی اصول کو پامال کرتے ہوئے ہسپتالوں پر بھی بمبار جہازوں اور ٹینکوں سے چڑھائی شروع کر دی ہے۔ اسرائیلی فوج نے کئی روز سے الشفا مرکزی ہسپتال کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اسرائیلی ٹینک ہسپتال کے دروازے کے باہر کھڑے ہیں، وحشی نشانہ باز اور ڈرونز مسلسل ہسپتال پر فائرنگ کر رہے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں غزہ کے مرکزی ہسپتال الشفا کے غیر فعال ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔ الشفا ہسپتال کے ڈاکٹرز کے مطابق بجلی اور ادویات نہ ہونے کی وجہ سے مریض ان کی آنکھوں کے سامنے مر رہے ہیں اور وہ کچھ کرنے سے قاصر ہیں۔ انسانی حقوق کے عالمی ادارے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ غزہ میں انسانی حقوق اور انسانی صورتحال تباہ کن ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ادارہ اور رفاہ عامہ کے دیگر بین الاقوامی ادارے مسلسل خبردار کر رہے ہیں کہ غزہ میں جنگ بندی نہ ہونے کی صورت میں بڑے انسانی المیے کے ظہور کا خطرہ ہے، مگر اسرائیل ان خدشات کو رتی برابر اہمیت دینے کو تیار نہیں، حیرت کی بات یہ ہے کہ صہیونی فوج اقوام متحدہ سمیت عالمی امدادی اداروں کے کارکنوں کو بھی بے دریغ نشانہ بنا رہی ہے۔ اقوام متحدہ نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اسرائیلی بمباری سے اس کے اب تک 100 سے زائد ممبران ہلاک ہو چکے ہیں جن کی یاد میں پیر کے روز اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں یوم سوگ منایا گیا۔ گویا صہیونی فوج اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی اداروں کے کارکن سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نشانہ بنا رہی ہے تاکہ انہیں مظلوم فلسطینی مسلمانوں کی مدد یا ان کی حالت زار سے دنیا کو آگاہ کرنے سے روکا جا سکے۔ المیہ یہ ہے کہ اسرائیل کی اس کھلی دہشت گردی اور بدمعاشی پر عالمی طاقتیں خاموش ہیں۔ صہیونی بدمعاشی کے سامنے عالمی برادری کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اقوام متحدہ جیسے طاقتور ادارہ خود اپنے 100 سے زائد کارکنوں کی ہلاکت پر محض یوم سوگ منانے کے سوا کچھ نہیں کر پا رہا ہے اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے بھاری اکثریت سے جنگ بندی کی قرارداد کی منظوری کو کئی روز گزر جانے کے باوجود صہیونی ریاست ٹس سے مس نہیں ہوئی اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس امریکا اور اسرائیل سے ایک ڈانٹ سننے کے بعد گم صم دکھائی دیتے ہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا میں اقوام متحدہ سے زیادہ بے کار اور بے بس کوئی ادارہ نہیں؟۔ یہی وہ دہرا معیار ہے جو اقوام متحدہ کی افادیت اور حیثیت پر سوالیہ نشان ہے۔ اسرائیل کی مسلسل سفاکانہ کارروائیوں پر مغربی ممالک اندھے، گونگے اور بہرے بنے ہوئے ہیں۔ اگر فلسطینی اپنے حق کے لیے کوئی جوابی کارروائی کریں تو مغربی ممالک بھڑک اٹھتے ہیں اور اسے دہشت گردی گردانتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ مغربی ممالک میں حقیقت پسند عوام کی ایک بڑی تعداد نے سڑکوں پر آکر فلسطینیوں پر جاری صہیونی مظالم کی مذمت کی ہے لیکن دوسری جانب یہ بھی واضح حقیقت ہے کہ ان مغربی ممالک کی حکومتیں، افواج، سرمایہ اور ہتھیار اس جنگ میں بھی اسرائیل کی پشت پر ہیں۔ امریکا اور برطانیہ سمیت نیٹو رکن ممالک نے اسرائیل کی سفاکیت کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا ہے، حاکمان غرب بدستور صہیونی ریاست کے غیر انسانی اقدامات کی حمایت پر کمربستہ اور جنگ بندی کی حمایت سے گریزاں ہیں اور لاشیں کھانے والے گدھوں کی طرح غزہ کی صورتحال کو دیکھ رہے ہیں۔۔ مغربی دنیا انسانیت دوستی اور انصاف پسندی کے تمام دعوؤں کے باوجود بین الاقوامی معاملات میں واضح طور پر دوہرے معیارات رکھتی ہے۔ وہی مغرب جو یوکرین روس جنگ میں تو روس کی مذمت کرتے نہیں تھکتا اور پوری دنیا پر زور ڈال رہا ہے کہ یوکرین روس جنگ میں یوکرین کی مالی و عسکری نہیں تو کم از کم اخلاقی مدد تو ضرور کی جائے، لیکن جب فلسطین کی باری آتی ہے تو اسی مغرب کا دوغلا پن ظاہر ہوتا ہے۔ وہ جو اپنے ملکوں میں جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھتے ہیں انھیں نہ اسرائیل کی اتنی بڑی ریاستی دہشت گردی نظر آتی ہے اور نہ ہی فلسطین میں انسانوں کا بہتا ہوا خون۔ حقیقت یہ ہے غزہ کی جنگ نے مغرب کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے عیاں کر دیا ہے۔

مسئلہ فلسطین دراصل او آئی سی کی تاسیس کا بنیادی محرک ہے غاصب اسرائیلی ریاست نہتے فلسطینیوں پر جو ظلم و ستم ڈھا رہی ہے اس کے لیے او آئی سی اور عرب لیگ کو غزہ کی بڑی تباہی و بربادی اور قتل عام کے بعد بالآخر یاد آہی گیا کہ اجلاس بلانے کی ضرورت ہے۔ ریاض میں ہونے والے اس مشترکہ اجلاس میں حصہ لینے والے شرکاء نے جو کچھ کہا ہے ان سے کہیں بہتر رد عمل ان لاکھوں افراد کا ہے جو امریکا اور یورپ کے مختلف ممالک میں احتجاج کر رہے ہیں۔ غزہ کے باسیوں نے اپنی عزیمت اور بے مثال صبر و انضباط سے دنیا کو مجبور کر دیا کہ وہ فلسطینیوں پر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز بلند کریں۔ پوری دنیا بالخصوص مغربی ممالک میں فلسطین سے ناقابل یقین اظہار یکجہتی ہو رہا ہے۔ لندن میں فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کے لیے دس لاکھ افراد نے مظاہرہ کیا، مظاہرین نے کسی اگر مگر کے بغیر غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا۔ امریکا کے کئی شہروں سمیت لندن، برلن، پیرس، میلان، رومانیہ، جاپان اور آسٹریلیا میں مظاہروں میں تواتر اور شدت دیکھنے میں آئی۔ عجیب عالم ہے کہ آج دنیا بھر کے عوام فلسطین کے حق ہم آواز ہیں یورپ اور امریکا سڑکوں پر ہیں اور 57 اسلامی ممالک کے سربراہان اور او آئی سی محض مذمتوں پر ہی اکتفا کیے ہوئے ہیں۔ موجودہ صورتحال میں موجودہ اجلاس بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا لیکن اعلامیہ مایوس کن ہے۔ مذمتی بیانات سے غاصب صہیونی ریاست کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سات اکتوبر کو شروع ہونے والی جنگ میں غزہ کی بربادی تو عیاں ہے۔ اس جنگ نے اسرائیل کو جو جانی، مالی نقصان پہنچایا وہ بھی کچھ کم نہیں لیکن اس کا سب سے بڑا نقصان اس کا رعب ختم ہو جانا ہے۔ صہیونیوں نے اسرائیل کو بہت بڑی جنگی طاقت بنانے اور منوانے کیلئے اسرائیل کے قیام سے پہلے ہی محنت شروع کر دی تھی۔ دنیا بھر میں اسرائیل کی عالمی پشت پناہی، اس کی جنگی طاقت اور اس کے جاسوسی نظام کا شہرہ اسے علاقے میں سب سے بڑی طاقت اور ناقابل تسخیر قوت بیان کرتا تھا۔ عرب ممالک میں اسرائیل کا ناقابل تسخیر ہونے کا تاثر اتنا گہرا تھا کہ وہ اس کے خلاف کسی اقدام کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ خطے میں اسرائیل کی جنگی طاقت اور ہیبت بے پناہ تھی۔ یہ ہیبت ملیامیٹ ہو جانے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ سات اکتوبر کو حماس کی سب سے بڑی کامیابی یہ تھی کہ یہ ہیبت، یہ رعب اور یہ تاثر تحلیل ہو گیا۔ اس سے بڑا نقصان اسرائیل کا یہ ہے کہ خود اس کے عوام کا اعتماد اپنی حکومت، اپنی عسکری طاقت اور اپنی فوج سے اٹھ گیا اور یہ جلد بحال ہونے والا نہیں۔ اسرائیل کو بہت بڑا زخم لگ چکا ہے۔ سات اکتوبر اسرائیل کیلئے بہت بڑا دھچکا تھا، حماس کے صرف دو ہزار فدائین نے جنوبی اسرائیل میں فوجی چھاؤنیوں اور چوکیوں پر اس طرح اچانک حملہ کیا کہ بہت سے اسرائیلی فوجی صرف انڈر ویئر اور بغیر اسلحے کے تھے۔ میزائلوں، راکٹوں، ڈرونز، چھوٹے ہتھیاروں، موٹر سائیکلوں، پیرا گلائیڈروں کے ساتھ یہ حملہ اسرائیل کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا، حماس کے جنگجوؤں نے سینکڑوں اسرائیلی فوجی قتل کیے اور ڈھائی سو سے زیادہ قیدیوں اور یرغمالیوں کے ساتھ کامیابی سے غزہ لوٹ آئے۔ دنیا اس بات کی شاہد بن رہی ہے کہ کیسے چند مٹھی بھر ایمان کی حرارت رکھنے والے مجاہدین نے خطے کی سب سے بڑی عسکری قوت اور عالمی قوتوں کو دھول چٹا رکھی ہے۔ اس واقعے کو اب 41 واں دن ہے، اسرائیل امریکہ اور مغرب کی مکمل سفارتی اور عسکری مدد کے ساتھ، جو عملاً غیر اعلانیہ اتحاد کی شکل اختیار کر چکے ہیں 41 دنوں سے غزہ کے حماس مجاہدوں سے لڑ رہا ہے، دوران جنگ اسرائیل کی دسیوں بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک تباہ اور سینکڑوں فوجی مارے گئے لیکن کامیابی کی کوئی بڑی نوید نہیں سنائی جا سکی۔ اسرائیلی ناکامی روز بروز واضح ہو رہی ہے، ہسپتالوں، گھروں، سکولوں، مسجدوں اور شہری آبادی پر وحشیانہ بمباری سے ہزاروں فلسطینی شہید کر دیے گئے، اسرائیل نے صرف غزہ کے معصوم بچوں، ماؤں، بزرگوں، جوانوں کا قتل عام ہی نہیں کیا بلکہ دنیا بھر کی انسانی اقدار اور قوانین کا بھی قتل کیا لیکن حماس کو کوئی قابل ذکر نقصان نہیں پہنچایا جا سکا۔ کہنا چاہیے کہ اسے نفسیاتی شکست ہو چکی ہے۔ یہود کا سب سے بڑا ہتھیار میڈیا تھا، جس نے دنیا کے دل و دماغ پر غمال بنا رکھے تھے آج اسی پر پلٹ چکا ہے۔ عالمی رائے عامہ بدل گئی ہے دنیا بھر میں اسرائیل سے نفرت عروج پر ہے۔ جن مغربی ممالک میں کل تک قرآن مجید جلائے جا رہے تھے اب اسرائیلی جھنڈے جلائے جا رہے ہیں۔ اسرائیل کی بوکھلاہٹ، خوف و ہراس، غم و غصہ اور دیوانگی نے اس کی طاقت کا پول کھول دیا۔

ہم سمجھتے ہیں امریکی پشت پناہی میں صہیونی دہشت گردی امن عالم کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے، پورے عالم کو اس خطرے کے خلاف متحد ہونے کی ضرورت ہے، آج اگر اس بے مثال دہشت گردی پر خاموشی کر لی گئی تو بچوں کے سفاک قاتل نتن یاہو کی ضد اور دہشت گرد اسرائیل کی ہٹ دھرمی حالات کو تیسری عالمی جنگ کی جانب دھکیل رہی ہے یہ جنگ شروع ہوئی تو کسی ایک فریق کے خاتمے پر ہی منتج ہو گی جس کی ذمہ داری ظالم، ہٹ دھرم، قابض اسرائیل پر ہو گی۔

قلب ما از ہند و روم و شام نیست

استاد فریدون

افغانستان کے وزیر اعظم ملا محمد حسن اخوند نے گذشتہ روز اپنے ایک پیغام پاکستان سے افغان مہاجرین کے انخلا کے حوالے سے ایک پیغام میں پاکستان کے علما، عوام اور سیاسی جماعتوں کو الگ سے مخاطب کیا۔ انہوں نے کہا:

”پاکستان کے مسلمان عوام، علماء کرام اور سیاسی جماعتوں نے افغان مہاجرین کے ساتھ اچھا وقت گزارا ہے اور ان پر ہونے والے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے، اللہ تعالی اس کا اجر دے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسلام نے ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنے کا درس دیا ہے، یہ بات ثابت ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے مسلمان عوام کے ساتھ اخوت کا رشتہ ماضی میں بھی قائم تھا، آج بھی قائم ہے اور آئندہ بھی قائم رہے گا، حکومتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں، اچھی حکومت بھی قائم ہوتی ہے اور بری حکومت بھی کسی ملک میں قائم ہوتی ہے، لیکن عوام قیامت تک اپنی سرزمین پر رہیں گے کیونکہ خطہ تبدیل نہیں ہوتا، اللہ تعالی افغانستان اور پاکستان کے مسلمان عوام کو توفیق دے کہ وہ آپس میں قیامت تک اخوت اور محبت کی فضا میں زندگی گزاریں۔“

پاکستان کے عوام کی افغان عوام سے محبت، افغانستان پر آنے والے مختلف مصائب میں افغانوں کی دست گیری، افغانستان کے مصائب پر عام پاکستانی شہری کی کڑھن اور غم یہ کوئی مخفی امر نہیں ہے۔ امارت اسلامیہ نے ہمیشہ محسوس کیا ہے کہ پاکستان کا عام شہری ہر مصیبت میں افغانستان اور افغانوں کے ساتھ کھڑا رہا۔ یہ بات آج کی نہیں، پاکستان میں افغانستان کے سابق سفیر ملا عبدالسلام ضعیف نے اپنی کتاب My life with Talban میں اس حقیقت کا بہت کھل کر اعتراف کیا ہے۔ انہوں نے نائن الیون، دو ہزار ایک کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال اور پھر افغانستان پر امریکی حملے تک پاکستان کی صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس دوران جو بھی پاکستانی شہری ملا وہ غم سے نڈھال اور پریشان ملتا، حتی کہ مجھے انہیں دلاسہ دینا پڑتا تھا۔

پاکستان کے عوام کی افغانستان میں بیش بہا مالی و جانی قربانیاں ہیں۔ یہ قربانیاں پاکستانیوں کی ہی نہیں عربوں اور دیگر اقوام کی بھی ہیں۔ اور یہی وحدت کا تصور ہے جو شارع علیہ السلام نے اپنی امت کو دیا ہے۔ امت کی یہ وحدت رنگ و خوں، زبان و جغرافیہ سے ماوراء کلمے کا تعلق ہے جس میں مشرق و مغرب کا ہر کلمہ گو پرویا ہوا ہے۔ افغانستان اور موجودہ ایام میں فلسطین کے مسلمانوں کی صورت حال پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی کڑھن اسی تعلیم نبوی کا اثر ہے کہ انما المؤمنون اخوۃ۔ چودہ صدیاں گذرنے کے باجود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ان کا دیا ہوا یہ درد نہیں بھولی۔ یہی اس امت کا طرہ امتیاز ہے۔ امت کی یہ آپس کی محبت اور اس کا اخوت کا رشتہ برقرار رہنا چاہیے۔ آج کی دنیا جغرافیہ، زبان اور نسل کی بنیاد پر تقسیم ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس حقیقت کے اعتراف سے کوئی چارہ بھی نہیں۔ لیکن امت کے دل ایک دوسرے کے لیے دھڑکنے چاہییں۔ محترم ملا حسن اخوند نے اپنے پیغام میں اسی جانب متوجہ کیا ہے۔ سیاسی حکومتیں اور سیاسی معاملات آئے روز بدلتے رہتے ہیں۔ ہر دن کسی نئے مسئلے کے ساتھ طلوع ہوتا رہتا ہے۔ ہمیں بہ ہر حال اپنے رشتہ اخوت اور وحدت کو بچا کر چلنا ہے۔

حضرت علامہ اقبال نے کہا تھا۔

قلب ما از ہند و روم شام نیست
مرز بوم بہ جز اسلام نیست

ہم ہند، روم اور شام میں قید نہیں ہیں، ہمارا وطن اسلام ہے۔

٭٭٭٭٭٭٭

افغانستان کی فضا سے روزانہ سو پروازیں گذرتی ہیں،

پچیس ممالک کے طیارے یہاں لینڈ کرتے ہیں۔

وزارت ٹرانسپورٹ وسول ایوی ایشن کے ترجمان امام الدین احمدی سے گفتگو

سوال: سب سے پہلے ہمارے قارئین کو اپنی وزارت کی حالیہ کارکردگی اور پیش رفت کے بارے میں بتائیں۔

جواب: وزارت ٹرانسپورٹ وسول ایوی ایشن زمینی اور فضائی ٹرانسپورٹ کے شعبے میں خدمات انجام دے رہی ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ افغانستان کے تمام ہوائی اڈے آپریشنل ہیں۔ چار بین الاقوامی ہوائی اڈوں کابل، قندہار، ہرات اور مزار شریف میں معمول کے مطابق پروازیں جاری ہیں۔ ہمارے شہری متعدد ممالک کا سفر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے تمام ملکی ہوائی اڈوں سے بھی بین الملکی پروازیں جاری ہیں۔ کابل اور قندہار سے مستقل طور پر سعودی عرب کے لیے پروازیں جاری ہیں اس کے علاوہ بلخ کے مزار شریف سے بھی کام ایئر کمپنی نے جدہ کے لیے پروازیں شروع کی ہیں۔ اس سے مسافروں اور خاص طور پر عمرہ اور حج ادا کرنے والے افراد کے لیے سہولت پیدا ہوئی ہے۔ اس سے قبل بلخ کے لوگ سعودی عرب جانے کے لیے کابل یا قندہار جاتے تھے۔ یہ ایک اہم پیش رفت ہے۔ ہمارے بین الاقوامی ہوائی اڈے، بین الاقوامی قوانین اور اصول کے مطابق بہتر طریقے سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سوال: افغانستان میں ملکی اور بین الاقوامی ہوائی اڈوں کی تعداد کتنی ہے، کتنے ہوائی اڈوں پر کام جاری ہے؟

جواب: ملک میں ہوائی اڈوں کی کل تعداد 27 ہے جن میں سے 4 بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔ صوبہ غور میں ایک ہوائی اڈہ موجود ہے لیکن یہ ضلع چارسدہ صوبائی مرکز سے بہت دور ہے۔ ہم نے وہاں ایک عارضی ایئرپورٹ بنایا جہاں ہنگامی حالات میں امدادی رسائی کے لیے چھوٹے طیارے لینڈ کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں مختلف امدادی تنظیموں کے چھوٹے طیارے بھی آتے رہتے ہیں۔ بدخشان کے تین ہوائی اڈے جو اس سے قبل غیر فعال تھے، فعال ہوئے۔ اسی طرح افغانستان کے بیشتر ہوائی اڈوں کو نقصان پہنچا تھا۔ امارت اسلامیہ کی حکومت کے اوائل میں تو پورے ملک میں فضائی خدمات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ جن ہوائی اڈوں میں تعمیر ومرمت کی ضرورت تھی، وہاں کام کیا گیا اس کے علاوہ کچھ ہوائی اڈے غیر فعال تھے جنہیں فعال کیا گیا۔ نیا عملہ تعینات کیا گیا، دیگر کو تربیت دی گئی۔ آغاز ہم نے کابل سے کیا اور آہستہ آہستہ پورے ملک میں فضائی سروس فعال ہوئی۔ تمام ہوائی اڈوں میں افغان تیکنیکی ماہرین کو تعینات کیا گیا۔ یہ دو سالوں میں ہماری وہ پیش رفت تھی جو اس سے قبل نہیں ہوئی تھی۔

سوال: کچھ ممالک کی یہ خواہش تھی کہ افغانستان کے کچھ ہوائی اڈوں کا کنٹرول ان کے ماہرین کے حوالے کیا جائے اس بارے میں کیا پالیسی اختیار کی گئی؟

جواب: "ہوائی اڈے کا کنٹرول دوسرے ملک کے سپرد کردینا" اس جملے سے تاثر صحیح نہیں جاتا۔ البتہ اصل پالیسی یہ ہے کہ جس طرح ہمسایہ ممالک میں بھی یہ ہوتا ہے ہم نے بھی اپنے ہوائی اڈوں کے تین حصے غیر ملکی کمپنیوں کو ایک معاہدے کے تحت ٹھیکے پر دیے ہیں۔ ان میں سے ایک ہوائی اڈے کا سول سیکیورٹی کا شعبہ ہے۔ جس میں سکینرز، لوگوں کی تلاشی، طیاروں کی کلیئرنس وغیرہ ہے، دوسرا شعبہ گراونڈ ہینڈلنگ ہے اور تیسرا شعبہ پورے افغانستان میں فضائی خدمات کی فراہمی ہے۔ ان تینوں شعبوں کا ٹینڈر جاری کیا گیا، کامیاب بولی دینے والی کمپنی کو یہ شعبے حوالے کیے گئے۔ ان معاہدوں میں شرط عائد کی گئی کہ عملے میں افغان شہری شامل ہوں گے۔ یہاں ہمارے شہریوں کو تربیت بھی دیں گے۔ ابھی ان معاہدوں کو صرف نو ماہ ہوئے ہیں اور سیکیورٹی کا شعبہ مکمل طور پر افغان عملے کے کنٹرول میں ہے۔ تقریبا ایک ہزار افغان تیکنیکی ماہرین ان غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ کام

کر رہے ہیں۔ اس کی اہم وجہ یہ تھی کہ جب ان کمپنیوں کے ساتھ معاہدے کا دورانیہ پورا ہوگا تو ہمارے پاس اپنے ماہرین موجود ہوں۔ جو کمپنیاں اور ماہرین افغانستان میں دستیاب نہیں تھے ان کو دیگر ممالک سے بلایا گیا۔

سوال: امریکیوں نے انخلاء کے وقت کئی ہوائی اڈوں کو نقصان پہنچایا، کابل ہوائی اڈے میں راڈار سسٹم سمیت پورے ہوائی اڈے کو بھی نقصان پہنچایا اور وہاں کی مشینری اور آلات توڑ دیے، کیا اب راڈار سسٹم دوبارہ فعال ہو چکا ہے؟

جواب: جی ہاں، امریکیوں نے انخلاء کے وقت راڈار سمیت رن وے، لائٹنگ، سیکیورٹی کیمروں سمیت تمام آلات تباہ کر دیے تھے۔ یعنی کابل ہوائی اڈے کو 70 فیصد تباہ کیا گیا تھا۔ ہم نے یہاں صفر سے کام کا آغاز کیا اور بہت جلد نے قطر کی ایک تیکنیکی ٹیم کی مدد سے کابل ہوائی اڈے کو پروازوں کے لیے تیار کیا۔ اب جب کوئی کابل ہوائی اڈے میں داخل ہوتا ہے تو اس کو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ دو سال قبل اس کو 70 فیصد سے زیادہ نقصان پہنچا تھا ہم نے اعلی معیار اور بہتر طریقے سے کام کیا ہے۔ ہمارا عملہ بین الاقوامی طور پر سرٹیفائیڈ ہے۔ ہم بین الاقوامی ایوی ایشن ادارے کی رکنیت رکھتے ہیں، ہفتے میں ہماری ایک آن لائن میٹنگ ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں فضائی خدمات بین الاقوامی معیار کے مطابق ہیں۔ اسی وجہ سے دنیا کے اکثر ممالک تک اب پروازیں شروع ہو چکی ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ اب حال ہی میں فضائی کمپنی فلائی دبئی نے اعلان کیا کہ وہ 15 نومبر سے افغانستان کے لیے اپنی پروازیں دوبارہ شروع کرنا چاہتی ہے۔ یہ پروازیں کورونا وبا کے بعد سے معطل تھیں اور اب تقریباً چار سال بعد دوبارہ اپنی پروازیں شروع کر رہا ہے۔ یہ اس بات کا مظہر ہے کہ ہماری فضائی خدمات اعلیٰ معیار کی ہیں۔ دنیا کی دیگر فضائی کمپنیاں بھی اپنی پروازیں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ یعنی ملکی اور بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کی پروازیں معمول کے مطابق جاری ہیں۔ البتہ جن فضائی کمپنیوں نے اپنی پروازیں کم کی ہیں وہ ہماری خدمات کی وجہ سے نہیں بلکہ مسافروں کی کمی کی وجہ سے ہے۔ یہ خلا ہمارے قومی ایئر لائن آریانا اور نجی ایئر لائن کام ایئر نے پر کی ہے۔ یعنی جتنی پروازیں پچھلی انتظامیہ میں دوسرے ممالک کو ہوتی تھیں اتنی اب بھی ہوتی ہیں بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہوئی ہیں۔ جیسے قطر کے لیے پہلے پرواز نہیں تھی اب شروع ہو چکی ہے اسی طرح متحدہ عرب امارات کے العین تک براہ راست پرواز بھی اب شروع ہوئی ہے۔ یہ افغانستان کے لیے ایک اہم پیش رفت اور سہولت ہے۔

سوال: دنیا کے کتنے ممالک تک افغانستان سے براہ راست پروازیں جاتی ہیں؟

جواب: دنیا میں ایسا کوئی ملک نہیں جس سے تمام ممالک کو پروازیں جاتی ہوں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا کہ ہماری حکومت سے قبل جن ممالک تک افغانستان کی پروازیں جاتی تھیں اب بھی معمول کے مطابق ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ ہم امریکا اور یورپ تک براہ راست پرواز نہیں چلاتے بلکہ دبئی یا استنبول جانے کے بعد یورپ جاتے ہیں ماضی میں بھی یہی روٹ تھی اب بھی وہی روٹ استعمال ہو رہی ہے۔ جن ممالک کو براہ راست پروازیں جاتی ہیں ان میں پاکستان، ایران، چین، ازبکستان، روس، متحدہ عرب امارات کے تین شہر دبئی، ابوظہبی اور العین، ترکیہ اور سعودی عرب شامل ہیں۔ یہ وہ پروازیں ہیں جو پہلے بھی چلتی تھی اب بھی چلتی ہیں لیکن اب کچھ بہتر انداز میں چلتی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فضائی خدمات بہتر طریقے سے انجام دی جا رہی ہیں۔

سوال: امریکی انخلاء کے وقت بین الاقوامی طیاروں نے افغانستان کی فضاء سے پرواز کرنا چھوڑ دیا تھا اب چونکہ ریڈار سسٹم کے فعال ہونے سے بین الاقوامی طیارے افغانستان کی فضاء کو اپنے روٹ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ 24 گھنٹوں میں کتنی پروازیں افغانستان کی فضاء سے گزرتی ہیں اور یہ افغانستان کو ٹیکس کتنا دیتی ہیں؟

جواب: امریکیوں نے اپنے انخلاء کے وقت افغانستان کی فضاء کو غیر محفوظ قرار دیا تھا اس لیے تمام بین الاقوامی طیاروں نے یہاں سے پرواز کرنا چھوڑ دیا تھا۔ دوسری جانب ریڈار سسٹم بھی غیر فعال ہو چکا تھا۔ ہم نے ہنگامی بنیادوں پر کام کرتے ہوئے تمام مسائل پر قابو پایا ریڈار سسٹم فعال کیا پھر ہم نے اعلان کیا کہ ہماری فضاء تمام پروازوں کے لیے محفوظ اور تیار ہے۔ اور اب مختلف ممالک کے طیارے افغانستان کی فضاء سے گزرتے ہیں۔ امریکا سے لے کر تمام ایشیائی اور افریقی ممالک کی پروازیں یہاں سے گزرتی ہیں اور فی پرواز افغان حکومت کو 700 ڈالر ٹیکس دیتی ہیں۔ 24 گھنٹوں میں اوسطاً افغانستان کی فضاء سے 100 سے زیادہ پروازیں گزرتی ہیں۔ اور جو بین الاقوامی پروازیں یہاں لینڈ کرتی ہیں ان کی تعداد بیس سے پچیس تک ہے۔

سوال: زمینی ٹرانسپورٹ کے شعبے میں کتنی پیش رفت ہوئی ہے۔ پرانی بسوں اور گاڑیوں کی ترمیم کے ساتھ دوسرے ممالک کے ساتھ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں کتنی پیش رفت ہوئی ہے؟

جواب: ہماری وزارت پالیسی بنانے والی وزارت ہے ہم نے ٹرانسپورٹ کمپنیوں کو لائسنس جاری کیے ہیں اور ان کی ترتیب و تنظیم کی جا رہی ہے۔ مال بردار گاڑیوں کے لیے بین الصوبائی ٹرمینلز قائم کیے ہیں۔ جہاں ہر کمپنی کو نظام الاوقات کے تحت کام کرنا پڑتا ہے۔ اس سے قبل کچھ گاڑیوں کو زیادہ مواقع ملتے تھے اور کچھ گاڑیاں مہینوں انتظار کرتی تھیں۔ اسی طرح ہمسایہ ممالک کے ساتھ ٹرانسپورٹ اور تجارت میں بہت زیادہ پیش رفت ہوئی ہے۔ ایران سے سینکڑوں مال بردار گاڑیوں کی روزانہ کی بنیاد پر آمد و رفت ہوتی ہے۔ تین سرحدی راستوں فراہ، نیمروز اور ہرات

کے راستے ایران سے تجارت ہوتی ہے، ترکمانستان کے ساتھ تورغنڈئی پورٹ کے ذریعے تجارت ہوتی ہے۔ اسی طرح ازبکستان اور پاکستان کے ساتھ وزارت ٹرانسپورٹ

اور وزارت صنعت و تجارت کی ہم آہنگی میں تجارت معمول کے مطابق جاری ہے۔ہماری گاڑیاں انہی متعلقہ ممالک تک جاتی ہیں اور ان کی گاڑیاں ہمارے ملک آتی ہیں۔ البتہ ایک دلچسپ بات میں آپ کو بتاوں وہ یہ کہ سابقہ انتظامیہ نے ایسا قانون بنایا تھا جس میں کچھ ممالک ہماری گاڑیوں کو اپنے ملک کے سرحدی شہر تک ہی جانے کی اجازت دیتے تھے اور ان کی گاڑیاں کابل تک آتی تھیں۔ ہم نے آکر فیصلہ کیا کہ جو ممالک ہماری گاڑیوں کو صرف سرحدی شہر تک جانے کی اجازت دے رہے ہیں ہم بھی ان کی گاڑیاں اپنے سرحدی شہروں میں روکیں گے اور جو ملک ہماری گاڑیوں کو اپنے ملک کے دیگر حصوں میں جانے کی اجازت دیتے ہیں ہم بھی ان کی گاڑیوں کو افغانستان میں جہاں چاہیں وہاں سامان پہنچانے کی اجازت دیتے ہیں۔لیکن اس سے قبل یہ ہوتا تھا کہ کچھ ممالک ہماری گاڑیوں کو سرحد پر ہی ان لوڈ کرکے واپس بھیج دیتے تھے لیکن افغانستان میں ان کی گاڑیاں دارالحکومت کابل تک بھی آتی تھیں اس سے مقامی ٹرانسپورٹ مالکان بھی ناراض تھے۔ اب یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ دوسری جانب ہم نے امیرالمومنین کی ہدایت پر حال ہی میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی رجسٹریشن کے لیے قوانین بنائے ہیں پہلے پیسوں کے ذریعے لوگ کمپنی کا لائسنس خرید لیتے تھے پھر وہ معیار کا کوئی خیال نہیں رکھتے تھے۔ اب اس طرح نہیں ہوگا بلکہ بہتر میکانزم کے تحت ایک حقیقی سرمایہ کار ہی کمپنی رجسٹرڈ کرواسکے گا۔ تاکہ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا معیار بلند ہو۔ ہم نے ٹرانسپورٹ کو معیاری بنانے کے لیے بہ یک وقت کئی کام شروع کیے۔ گاڑیوں کی رجسٹریشن، جی۔پی۔ایس۔ سسٹم کی تنصیب اور ٹرانسپورٹرز کی تربیت سے ٹرانسپورٹ کا شعبہ بین الاقوامی معیار کے مطابق بن جائے گا۔ ہم نے افغانستان کو زمینی راستے سے بھی دنیا کے ساتھ جوڑنا ہے۔

سوال: اب تک سڑک کے ذریعے افغانستان کی مقامی مصنوعات وزرعی اجناس کتنی ممالک تک پہنچ چکی ہیں؟

جواب: ہمسایہ ممالک سمیت خطے کے دیگر ممالک جن میں وسط ایشیائی ممالک، ترکیہ اور یہاں تک کہ جرمنی اور فرانس تک افغان ٹرکوں میں ہماری مصنوعات پہنچ گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اب افغانستان کے روٹ کو دوسرے ممالک بھی اپنی تجارت کے لیے استعمال کرتے ہیں جن میں ازبکستان، بھارت اور پاکستان باہمی تجارت کے لیے افغانستان کا زمینی روٹ استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے لیے سب سے اہم یہ کہ ہماری افغانی مال بردار گاڑیاں پہلی مرتبہ ایران، ترکی اور ازبکستان کے راستے افغانی مصنوعات لے کر یورپ پہنچ گئیں۔یعنی افغانی گاڑیاں گزشتہ بیس سالوں میں پہلی مرتبہ یورپ سامان تجارت لے کر گئیں۔ یہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں ایک بڑی پیش رفت ہے۔

سوال: آج سے تیس پینتیس سال قبل کابل میں سرکاری بسیں چلتی تھیں جو شہریوں کو کم قیمت پر سفر کی سہولیات دیتی تھیں کیا اب بھی اس قسم کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

جواب: دیکھیں وہ بسیں تو برقی بسیں تھیں اور اب چونکہ وہ برقی سسٹم نہیں رہا تو ان بسوں کا سلسلہ بھی ختم ہوا۔ سرکاری بس سروس میں "ملی بس" کے نام سے اب بھی موجود ہے۔ کابل میونسپلٹی کی بھی کچھ بسیں چلتی ہیں۔ دوسری جانب شہر کے اندر لوکل گاڑیوں کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل جنم لے رہے تھے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ہماری وزارت نے تمام گاڑیوں کی رجسٹریشن کا عمل شروع کیا جو اب بھی جاری ہے۔ اس کے ساتھ گاڑیوں کی چیکنگ کا عمل بھی جاری ہے کہ آیا وہ مسافروں کے نقل وحمل کے قابل ہے یا نہیں۔ گاڑی مالکان کو اپنی گاڑیوں کی دستاویزات بنانے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس کام کے بہتر انتظام کے لیے ہم نے وزارت ٹرانسپورٹ و سول وایوی ایشن میں 17 سو افراد تعینات کیے۔ کابل سے دوسرے شہروں تک جانے والی گاڑیوں کے اڈے شہر کے وسط شہر کے مضافات منتقل کیے گئے۔ کابل کے شمال، جنوب اور مشرق میں اڈے بنائے جارہے ہیں تاکہ ہر سمت میں سفر کرنے والے اسی سمت کے اڈے سے اپنے سفر کا آغاز کریں نہ کہ شہر کے وسط سے۔ اس کے لیے 50 لاکھ افغانی کی لاگت سے ابھی پکتیا اور لوگر جانے والی گاڑیوں کے لیے ٹرمینل بنایا جارہا ہے۔ باقی اڈے بھی ٹرمینلز میں تبدیل کیے جائیں گے۔ اب آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ کابل شہر میں ٹریفک کا رش کچھ کم ہوگیا ہے اس کی اہم وجہ شہر سے ان اڈوں کی منتقلی ہے۔

****

دارالحکومت کابل میں اقلیتی طبقات کے مسائل کے حل کے لیے نمائندہ مقرر

رپورٹ: مستنصر حجازی

امارت اسلامیہ افغانستان ایک ایسے اسلامی نظام کی داعی ہے جو ہر افغان شہری کو اسلامی احکامات کی روشنی میں ان کے اسلامی، قانونی اور شرعی حقوق فراہم کرے۔ جس کے سائے میں رہتے ہوئے افغانستان کا ہر شہری خود کو محفوظ سمجھے۔ امارت اسلامیہ نے اپنے مسلمان عوام کے لیے جہاں پورے ملک میں امن قائم کر دیا ہے، ملک بھر سے منشیات کا خاتمہ کر دیا ہے جس کا اعتراف اقوام متحدہ نے اپنی حالیہ رپورٹ میں بھی کیا ہے۔ اپنے مسلمان عوام کی دینی و دنیوی فلاح کے لیے ملک بھر میں سینکڑوں منصوبوں پر کام جاری ہے۔ نئے مدارس اور مساجد قائم کی جا رہی ہیں۔ دینی تعلیم و تربیت کے شعبے ہر ادارے اور وزارت میں فعال کیے جا رہے ہیں۔ حدود و قصاص سے لے کر روز مرہ کے چھوٹے مسائل تک عدالتیں اسلامی نظام پر عمل درآمد کروا رہی ہیں۔ وہاں اپنے ملک کے غیر مسلم شہریوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ افغان حکومت نے اقلیتی مذہبی طبقات کے مسائل سے آگاہی کے لیے گذشتہ دنوں نے سردار گل جیت سنگھ کپور کو ہندو اور سکھ برادری کے مسائل کے حل کے لیے بہ طور نمائندہ مقرر کر دیا۔ ان کی تقرری کے بعد الامارہ اردو کے نمائندے ان سے ملاقات کے لیے ان کے گھر گئے، انھیں مبارک باد دی اور اقلیتی برادری کے مسائل کے بارے میں ان کے ساتھ بات چیت کی۔ سردار گل جیت سنگھ کہتے ہیں: "دس ماہ قبل جب افغانستان آیا اور کابل میونسپلٹی کے ایک عہدیدار مولانا آصف سے ملا، انہوں نے اقلیتوں کے متعلق امارت اسلامیہ افغانستان کی پالیسی کی وضاحت کی۔ میں نے اس پالیسی کا جائزہ لیا تو امارت اسلامیہ افغانستان حقیقی معنوں میں ہماری برادری کے مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ تھی۔ اس حوالے سے میں ہماری برادری کے بقیہ لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ افغانستان کی ترقی و خوشحالی کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

ہم نے پوچھا کہ اقلیتی برادری کے لیے نمائندے کی تقرری کی کیا ضرورت پیش آئی؟ سردار صاحب کہنے لگے: "ہم افغانستان کے باشندے ہیں، ہمارے مسائل ہوتے ہیں، ان کے حل کے لیے ہماری برادری ہم سے سوال کرتی ہے۔ گذشتہ حکومتوں میں بھی ہمارے نمائندے مقرر کیے جاتے تھے۔ جو کہ ہمارا حق ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری برادری میں سے مجھ پر اعتماد کیا۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے ہر فورم پر ہماری برادری کے مسائل کے حل کے لیے بات کروں گا اور مجھے امید ہے کہ امارت اسلامیہ ہمارے مسائل کو سنجیدگی سے حل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس کے علاوہ اپنی برادری کے ان لوگوں سے جو گذشتہ دو سال کے عرصے میں ملک سے باہر گئے ہیں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ واپس اپنے ملک آجائیں اور امن و امان کی فضا میں کاروباری سرگرمیوں کو جاری رکھیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کی برادری کی غصب شدہ زمینیں واگزار کرانے کے لیے آپ پر امید ہیں؟

سردار صاحب کہنے لگے: "گذشتہ حکومت میں ہماری ہی برادری کے ایک شخص نے ہماری زمینیں اور جائدادیں غصب کی ہیں۔ اب مجھے یقین ہے کہ موجودہ حکومت انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہماری زمینیں اور جائدادیں ہمیں واپس دیں گی۔"

پوچھا: "موجودہ حکومت میں آپ کے مذہبی مراسم اور خصوصی ایام منانے کے حوالے سے کون سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: "ہمیں فی الوقت کوئی مشکل در پیش نہیں ہے، امارت اسلامیہ ہمارے مذہبی مراسم اور تقریبات کے تحفظ کے لیے سنجیدہ ہے۔ ہم پر اعتماد فضا میں اپنے مذہبی مراسم ادا کر رہے ہیں۔

بحیثیت سکھ افغان باشندہ آپ موجودہ حکومت کی کارکردگی سے کس حد تک مطمئن ہیں اور مستقبل میں افغانستان سے باہر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا: "ابھی تو حکومت کی ابتدا ہے، ہم مختصر عرصے میں حکومت کی کامیابیوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں، مجھے یقین کہ مستقبل میں بھی کامیابی کا یہی سفر جاری رہے گا۔ افغانستان سے باہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ امارت اسلامیہ کی حکومت کے قیام کے دنوں میں یہاں ہماری برادری کے صرف پانچ بندے تھے، اب یہ تعداد سو کے قریب ہے۔ آج ایک اور پرواز میں بھی ہماری برادری کے لوگ آرہے ہیں۔ یہی لوگ آکر یہاں مختلف کاروباری سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔ اس حوالے سے جب کابل میونسپلٹی کے شہری امور کے کوآرڈینیٹر ناصر کبیری سے بات کی۔ تو انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت میں افغانستان کے تمام اقوام کی نمائندگی موجود تھی۔ ہم نے ضروری سمجھا کہ کابل کی سطح پر سکھ اور ہندو برادری کے مذہبی مراسم کی ادائیگی اور اسے تحفظ کا احساس دلانے کے لیے ایک نمائندے کی تقرری لازمی ہے۔ اس لحاظ سے ہم نے سردار گل جیت سنگھ کو بہ طور نمائندہ مقرر کر دیا تاکہ وہ اپنی برادری کی آواز سرکاری سطح پر بلند کرے۔

طوفان الاقصیٰ کا تاریخی معرکہ اور مستقبل کا ممکنہ منظر نامہ

تحریر: عبدالحئی قانت

اس میں کوئی شک نہیں کہ غاصب صہیونی حکومت کے خلاف حماس کا یہ تاریخی معرکہ مشرق وسطیٰ کے خطے میں تزویراتی ارتقا کا ایک تاریخی عمل تھا، جس کو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ طوفان الاقصیٰ آپریشن نے مشرق وسطیٰ کا سیاسی منظر نامہ مکمل طور پر تبدیل کر دیا۔ خطے کے ممالک، اسرائیلی حکومت اور بڑی بین الاقوامی طاقتوں نے حماس کا جو تجزیہ کیا تھا وہ غلط ثابت ہوا۔ طوفان الاقصیٰ معرکہ کے بعد اسٹریٹیجک مفکرین کے تجزیے میں حماس کو فلسطینی کیس کی واحد نمائندہ سمت تصور کیا جائے گا کیوں کہ موجودہ طوفان پیدا کر کے اس نے ثابت کر دیا کہ مسئلہ فلسطین پر اس کا کنٹرول ہے۔ امریکا اور صہیونی حکومت فلسطینی اتھارٹی (محمود عباس) کے لیے جتنی بھی مہم چلائے، تاہم فیصلہ طاقت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور طوفان الاقصیٰ آپریشن نے ثابت کر دیا کہ طاقت کے منصب پر کون فائز ہے۔

2021 کے سیف القدس آپریشن کے بعد اسرائیل اور خطے کے ممالک کو تشویش لاحق ہوگئی ہے کہ غزہ کی پٹی میں حماس کی مزاحمت ان کے لیے مسلسل خطرہ ہے لیکن ان کے ہاں اسے روکنے کا راستہ مشکل نہیں تھا۔ انہیں غزہ میں اپنے فوجی اڈوں پر فخر تھا اور انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ فلسطینی مزاحمت اتنا بڑا کارنامہ انجام دے گی۔ اسرائیلی حکومت اور اس کے تمام حامیوں نے اس ناکامی کا اعتراف کیا ہے۔

حماس کی اسٹریٹیجک کامیابیاں:

7 اکتوبر کے آپریشن میں حماس کو دو بڑی سٹریٹیجک کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ سن 1948ء کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ فلسطینی مزاحمت نے غاصب اسرائیل کو اعصاب شکن سبق سکھایا۔ حماس نے غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فوجی گرفتار کر لیے اور کئی اہم اسرائیلی کمانڈروں کو ہلاک کر دیا۔ اس سے حماس کو اپنے مظلوم قیدیوں کو اسرائیل کی ظالمانہ جیلوں سے آزاد کرنے کا موقع ملا۔

حماس کا خیال تھا کہ اسرائیل کے ساتھ خطے کے ممالک کی روایتی پالیسی اور امریکہ کی کوششوں سے (صدی کی ڈیل) کو روک دیا جائے کیوں کہ امریکہ کی قیادت میں خطے کے ممالک نے اسرائیل کی مدد سے حماس کو فلسطین کے سیاسی معاملہ سے باہر کر دیا تھا۔ تاہم طوفان اقصیٰ معرکہ نے یہ ثابت کر دیا کہ حماس کے بغیر مسئلہ فلسطین کا کوئی حل نہیں ہے اور حماس نے کسی کو یہ اجازت نہیں دی ہے کہ وہ اس معاملہ پر سودے بازی کریں۔ دوسرا اس نے اسرائیل کے ساتھ خطے کے عرب ممالک کے رویے کو بھی چیلنج کر دیا۔

ابھی تک جنگ کا سیاسی توازن حماس کے مجاہدین کی طرف ہے کیوں کہ وہ اس آپریشن سے درج بالا سٹریٹیجک فوائد حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں لیکن اسرائیل کو غزہ پر بمباری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ حماس کا موقف معلوم ہے اور وہ یہ ہے کہ جنگ کو بڑھایا جائے، علاقائی کھلاڑی اس میں کردار ادا کریں اور اگر ممکن ہو تو دوسرے مسلمانوں کو القدس کی آزادی کی عظیم جدوجہد میں شامل کیا جائے۔ حماس کے مختلف راہ نما آپریشن کے آغاز ہی سے یہ درخواست کر رہے ہیں اور وہ اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ مختصر مدت کے لیے جاری آپریشن کو اس طرح ختم کیا جا سکے جو حماس کے مفاد میں ہو۔

دوسری طرف اسرائیل اپنی ناکامی، شرمندگی اور غصے کی وجہ سے عالمی برادری اور یہودیوں کو اپنی کامیابی دکھانے پر مجبور ہے۔ اس نے ابھی تک میدان

جنگ سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھایا ہے اور وہ اس جنگ کو اس وقت تک نہیں روک سکتا جب تک کہ اس کے پاس عوام کو دکھانے کے لیے کچھ نہ ہو

مستقبل کا ممکنہ منظر نامہ:

میرے خیال میں طوفان الاقصیٰ کے نتیجے میں مستقبل کے کئی ممکنہ منظر نامے ہیں۔

1- اسرائیل غزہ کے باشندوں کو مصری سیناء کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ غزہ پر قبضہ کر سکے، نتن یاہو ایک عظیم اسرائیل بنانے کے لیے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ جنگ کے دوسرے دن مشرق وسطیٰ آنے والے بلینکن نے مصر، اردن اور خطے کے دیگر ممالک سے غزہ کے 22 لاکھ پناہ گزینوں کو قبول کرنے کی درخواست کی تھی لیکن اب تک ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ مصر، اردن اور مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک جانتے ہیں کہ اس خطے میں طاقت ور اسرائیل ان کے تمام مستقبل کے لیے خطرہ ہے۔ یہ منظر نامہ اب تک ناکام رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ مستقبل میں بھی ان کی کوشش کارآمد ثابت نہ ہو۔ مصر کے سیسی، اردن کے عبد اللہ، سعودی عرب کے سلمان اور قطر کے امیر سبھی نے غزہ کی نقل مکانی کے منصوبے کو مسترد کر دیا ہے۔ اس لیے بلینکن کا دورہ زیادہ کامیاب نہیں رہا۔

2- اسرائیل غزہ کے باشندوں کو شمال سے جنوب کی طرف ہجرت پر مجبور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ 2014 کی جنگ کا تجربہ دہرانا چاہتا ہے جب وہ شمالی غزہ میں داخل ہوا، 2000 عام فلسطینیوں کو شہید کیا اور اس کے 66 فوجی ہلاک ہوئے۔ نتن یاہو کا خیال ہے کہ اس طرح وہ عالمی برادری اور یہودیوں کی قانونی حیثیت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ منظر نامہ عملی منظر ناموں میں سے ایک ہو سکتا ہے لیکن درج ذیل نکات کی وجہ سے نتائج غیر متوقع ہیں:

امریکیوں نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ ہم نے 11 ستمبر کے بعد افغانستان اور عراق میں طویل جنگیں لڑیں جو کہ بہت بڑی غلطی تھی۔ اگر اسرائیل غزہ میں داخل ہونے کی غلطی کرتا ہے تو اس میں فائدہ سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ حماس کی نئی کارروائیوں نے اسرائیل کے سکیورٹی ریڈار کو چیلنج دیا ہے، اس کے پاس غزہ میں دست یاب وسائل کا صحیح ادراک نہیں ہے۔ حماس بھی ایک طویل جنگ کی تیاری کر رہا ہے اور اپنے نئے وسائل کی ویڈیوز بھی نشر کر رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں اسرائیل کے لیے غزہ پر حملہ کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ ایران اور خطے کی دیگر تنظیموں نے اسرائیل کو بارہا خبردار کیا ہے۔ اسرائیل یہ بھی جانتا ہے کہ خطے کے کچھ کھلاڑی اسے بالواسطہ اور بلاواسطہ طویل المدتی اور نہ ختم ہونے والی جنگ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکہ اسرائیل کو یہ مشورہ بھی دیتا ہے کہ وہ افغانستان اور عراق میں اس کے تجربات نہ دہرائے۔

اگر اسرائیل اس منظر نامہ پر کام کر رہا ہے تو اسے مندرجہ بالا نکات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ ان حالات میں اس بات کا امکان ہے کہ جنگ مشرق وسطیٰ تک پھیل جائے لیکن یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ امریکی کسی قیمت پر نہیں چاہتے، کیوں کہ امریکی سمجھتے ہیں کہ اگر ہم مشرق وسطیٰ میں فلسطین اور اسرائیل کے درمیان طویل المدتی تنازعے میں الجھ گئے تو روس اور چین کے معاملات پیچھے رہ جائیں گے۔ ان کے لیے یوکرین اور بحیرہ جنوبی چین مشرق وسطیٰ سے زیادہ تزویراتی طور پر اہم ہیں۔

3- ایک اور آپشن یہ ہے کہ اسرائیل غزہ پر بمباری جاری رکھے جب تک کہ وہ غزہ کے اندر یا باہر حماس کے کچھ رہنماؤں کو نشانہ نہ بنائے۔ اس طرح نتن یاہو اپنے دوستوں اور یہودیوں کو بدلہ لینے کا اطمینان دے سکتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام آپشنز اسرائیل کے لیے قابل عمل حکمت عملی ہیں، لیکن ہر ایک میں متعدد چیلنجز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل نے غزہ کے عام لوگوں پر بمباری کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ طاقت کا توازن ایسا ہے کہ اس کے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر عمل درآمد کرنا بہت مشکل ہے۔ مغربی دنیا نے اسرائیل کو بچوں، عورتوں اور نوجوانوں کو مارنے، ہسپتالوں پر بمباری کرنے، لوگوں کو خوراک، بجلی اور پانی سے محروم کرنے کے لیے کھلی چھوٹ دی ہے۔ اسرائیل کے پاس انسانیت کے خلاف ان گھناونے جرائم اور منظم نسل کشی کے علاوہ کوئی آسان آپشن نہیں ہے۔

اسرائیل کی صہیونی حکومت اور تحریک آزادی حماس نے بیک وقت اعلان کیا ہے کہ جاری جنگ کے نتیجے میں مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن بدل جائے گا۔ طاقت کے اس توازن کا فلسطینی کاز کے مستقبل پر بڑا اثر پڑے گا۔ وقت ثابت کرے گا کہ یہ توازن کس کے حق میں بدلتا ہے۔

•••

افغانی کی ریکارڈ کارکردگی، تیسری بہترین کرنسی قرار

تحریر: سیف العادل احرار

حال ہی میں افغانستان کی کرنسی افغانی کی قدر اور استحکام میں غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے میں اضافہ ہوا ہے اور اس نے بین الاقوامی سطح پر تیسرا مقام حاصل کیا ہے، جس پر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف حلقوں کی جانب سے تبصرے ہو رہے ہیں کہ موجودہ حالات میں افغان کرنسی کی قدر میں اضافہ کی وجہ کیا ہے، اس حوالے سے فنانشل معاملات پر رپورٹنگ کرنے والے ادارے بلوم برگ نے اپنی ایک رپورٹ میں غیر ملکی کرنسیوں بالخصوص ڈالر کے مقابلے میں افغانی کی قدر میں استحکام اور بہتری کے عوامل کا تجزیہ کیا ہے۔ اس تحقیقی رپورٹ میں کئی اہم وجوہات کا ذکر کیا گیا ہے، جن کی وجہ سے افغانی کی قدر میں حالیہ مہینوں میں اضافہ ہوا ہے، جن میں افغانستان کا ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارت میں اضافہ، غیر ملکی کرنسیوں کے استعمال پر پابندی اور عالمی برداری کی جانب سے انسانی امداد کی فراہمی نے افغانی کی قدر پر مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔

آج تادم تحریر ایک امریکی ڈالر لگ بھگ 77 افغانی کے برابر ہے۔ افغانی کی قدر میں بہتری کے ساتھ ہی بعض اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں بھی کچھ کمی آئی ہے اور توقع ہے کہ دس سے پندرہ دنوں میں قیمتوں میں مزید کمی آئے گی۔ معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ امارت اسلامیہ کی کامیاب پالیسیوں کے نتیجے میں افغانی کی قدر میں اضافہ ہوا ہے اور افغانی کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے حکومت کی جانب سے حال ہی میں کیا جانے والا فیصلہ قابل تحسین ہے جس میں ملکی پیداوار بڑھانے اور افغانی مصنوعات کو فروغ دینے کے لئے غیر ملکی اشیاء پر دس فیصد ٹیکس بڑھا دیا ہے تاکہ تاجر برداری اور عوام کو اپنی ملکی اور افغانی مصنوعات استعمال کرنے پر مجبور کر سکے۔ اگر ملکی منڈیوں میں ممکنہ طور پر ملکی مصنوعات کو استعمال کیا جائے تو یہ افغانی کی قدر اور استحکام کو بلند رکھنے کے لیے بہترین طریقہ ہوگا جو کہ ہر افغان کی ذمہ داری ہے۔ ایک غیر ملکی نشریاتی ادارے سے بات کرتے ہوئے افغانستان کے چیمبر آف کامرس کے حکام اور تاجروں نے امارت اسلامیہ کے حالیہ اقدامات کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ اشرف غنی کی حکومت کے خاتمے اور امارت اسلامیہ کے آنے کے بعد ان کے بہت سارے مسائل حل ہوئے ہیں اور مشکلات میں کمی واقع ہوئی ہے جس سے مارکیٹ کی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔ افغان چیمبر آف کامرس کے بورڈ کے رکن اور پاک افغان مشترکہ چیمبر کے رکن خان جان الکوزئی نے اس حوالے سے بتایا کہ امارت اسلامیہ کے آنے کے بعد جو سب سے بڑا کام ہوا ہے وہ امن کا قیام ہے۔ ان کے مطابق پہلے سامان کی ترسیل کے دوران مختلف جرائم پیشہ گروہ ٹیکس کے نام پر تاجروں سے 'بھتہ' لیتے تھے جس کا اب خاتمہ ہو چکا ہے اور اب کسی اضافی لاگت کے بغیر سامان آسانی سے منڈی میں پہنچ جاتا ہے جبکہ دیگر ہمسایہ ممالک بشمول پاکستان سے بھی سامان کی ترسیل آسان ہوئی ہے۔

خان جان کے مطابق اب ایک ہی حکم ہے اور سب کو ایک طرح سے ڈیل کیا جاتا ہے اور مختلف شعبوں میں سخت کنٹرول کے باعث بہت بہتری آئی ہے۔ مقامی ایکسچینج ڈیلرز کے ایک نمائندے کے مطابق حکومت نے ملک میں پاکستانی روپے سمیت دیگر کرنسیوں کے استعمال پر پابندی لگائی ہے اور فی الوقت تجارت کے لیے صرف افغان کرنسی کے استعمال کا حکم دیا گیا ہے جس وجہ سے افغان کرنسی کی ڈیمانڈ میں اضافہ ہوا ہے۔ لوگ اس بات پر حیران ہے کہ ایک ایسا ملک جہاں موجودہ حکومت کو دنیا کا کوئی ملک باقاعدہ طور پر تسلیم نہیں کرتا، جو عالمی پابندیوں کی زد میں ہے، جس کے بیرون ممالک اثاثے منجمد ہیں اس کی کرنسی میں ایسا خاص کیا ہے کہ یہ گذشتہ تین ماہ کے دوران دنیا کی 'بیسٹ پرفارمنگ' کرنسی رہی ہے۔

گذشتہ مہینے کے آخر میں یہ خبر سامنے آئی کہ ڈالر کے مقابلے میں افغانی اتنی مضبوط ہوئی ہے کہ ایک ڈالر 72 افغانی کے برابر ہو گیا۔ بلوم برگ کی رپوٹ کے مطابق رواں سال جولائی سے اب تک افغانستان کی کرنسی ڈالر کے مقابلے میں 9 فیصد بہتر ہوئی ہے جس کے بعد یہ کولمبیا کی 'پیسو' اور سری لنکا کے 'روپے' کے بعد تیسری بہترین کارکردگی دکھانے والی کرنسی کے طور پر سامنے آئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس بہتری کی بڑی وجہ افغان حکومت کا کرنسی پر کنٹرول اور بیرون ممالک مقیم افغان شہریوں کی طرف سے اپنے رشتہ داروں کو بھیجے جانے والی ترسیلات زر میں اضافے کے باعث ہوا ہے۔ بینک آف افغانستان کے نمائندے حسیب اللہ نوری کے مطابق افغان بینک افغانی کو سپورٹ کرنے کے لیے ہر ہفتے تقریباً 16 ملین ڈالر کی نیلامی کرتا ہے۔ بلوم برگ کی رپورٹ کے مطابق اس حقیقت کے باوجود کہ افغانی کی قدر میں بہتری آئی ہے۔ ڈالرز کی بیرون ملک منتقلی کو روکنا بھی حکومتِ افغانستان کی جانب سے اٹھایا گیا ایک قابلِ ذکر اور قابلِ تحسین اقدام ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق افغان حکومت کی کامیاب پالیسیوں اور اقدامات کے نتیجے میں معاشی صورتحال میں مسلسل بہتری آرہی ہے جو خوش آئند امر ہے اور بڑے بڑے میگا پروجیکٹ کے انعقاد سے عوام میں خوشی کا سماں ہے جو ایک جنگ زدہ ملک کے لئے نیک شگون ہے۔

روس کی افغان ریلوے میں سرمایہ کاری میں دل چسپی

خصوصی رپورٹ

روس نے افغانستان میں ریلوے کے منصوبوں میں سرمایہ کاری میں دل چسپی ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ وہ اگلے سال "روس افغانستان دوستی" کے نام سے ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتا ہے۔ روسی صدر کے مشیر اور داغستان کے سابق راہ نما رمضان عبدالطیفوف نے کہا کہ روس افغانستان کے ریلوے منصوبوں بالخصوص افغان ٹرانس پراجیکٹ میں سرمایہ کاری میں دل چسپی رکھتا ہے جو وسطی ایشیا کو جنوبی ایشیا سے ملاتا ہے۔ عبدالطیفوف نے یہ بات افغانستان ریلوے انتظامیہ کے ڈائریکٹر جنرل ملابخت الرحمن شرافت کی سربراہی میں وفد سے ملاقات کے دوران کہی۔ گذشتہ ماہ امارت اسلامیہ افغانستان کے ریلوے اتھارٹی کے سربراہ ملابخت الرحمن شرافت کی سربراہی میں ایک وفد آستر خان انٹرنیشنل فورم میں شرکت کے لیے روس کے دورے پر گیا تھا۔ جس میں نائب وزیر اعظم برائے اقتصادی امور کے نمائندہ حاجی محمد ابراہیم حکمت، وزارت خارجہ کے نمائندہ ضیاء الدین امین اور ریلوے اتھارٹی کے خارجہ تعلقات کے ڈائریکٹر عبدالمالک روحانی شریک تھے۔ روسی صدر کے مشیر نے کہا کہ افغانستان میں ریلوے کے شعبے میں سرمایہ کاری کو بہتر بنانے کے لیے خطے کے ممالک کی مشترکہ کمیٹی بنائی جائے جس کے افغانستان میں مستقل نمائندے ہوں اور ہر ماہ آن لائن اجلاس منعقد کیا جائے۔ افغان ریلوے انتظامیہ کے ڈائریکٹر جنرل نے عبداللطیف کو یقین دلایا کہ وہ روسی سرمایہ کاروں کو افغانستان میں ریلوے کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے ہر قسم کی سہولیات فراہم کریں گے۔ افغانستان میں ریلوے انتظامیہ کے حکام کا کہنا ہے کہ ریلوے کے شعبے میں بین الاقوامی سرمایہ کاری سے ریلوے کی ترقی میں مدد ملے گی اور یہ ترقی علاقائی ترقی اور اقتصادی خوش حالی کا باعث بنے گی۔ خیال رہے کہ اس سے قبل ترکی اور ایران نے بھی افغانستان کے ریلوے منصوبوں میں تعاون پر آمادگی ظاہر کی تھی۔

دریں اثنا افغانستان ریلوے اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل ملابخت الرحمن شرافت نے استراخان فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان اپنے جغرافیائی محل وقوع کو مد نظر رکھتے ہوئے شمال اور جنوب کے درمیان راہداری کا کردار ادا کرنا چاہتا ہے۔

انہوں نے اجلاس کے شرکا کو افغانستان ریلوے اور دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری کے شعبوں میں موجود مواقع کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور کہا کہ افغانستان، سارک اور ایکو (ECO) تنظیموں کے رکن کے طور پر اپنے اہم جغرافیائی محل وقوع کو دیکھتے ہوئے شمال اور جنوب کو ملانے کے لیے ایک راہ داری کا کردار ادا کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے شرکاء کو افغانستان کے ریلوے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی دعوت بھی دی اور انھیں سرمایہ کاری کے شعبے میں ہر قسم کے تعاون اور سہولیات فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ استراخان انٹرنیشنل فورم کا مقصد شمالی اور جنوبی ممالک کے درمیان تجارتی سامان کی نقل و حمل تیز کرنے اور اس سلسلے میں مزید سہولیات فراہم کرنا ہے۔ فورم کا انعقاد روس کی میزبانی میں کیا گیا ہے۔ افغانستان میں امارت اسلامیہ کے قیام کے بعد ریلوے انتظامیہ کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے اور گزشتہ سال کے دوران افغان ریلوے کے ذریعے 4.6 ملین میٹرک ٹن سامان کی ترسیل کی گئی۔ ریلوے انتظامیہ کا کہنا تھا کہ گذشتہ سال ان کی آمدنی تقریباً 3 ارب افغانی رہی جو کہ اس سے پچھلے سال کے مقابلے میں 22 فی صد زیادہ ہے۔

بلخ سے جدہ تک براہ راست پروازوں کا آغاز

رپورٹ الامارہ اردو

گذشتہ دن صوبہ بلخ دارالحکومت مزار شریف کے مولانا جلال الدین محمد بلخی ایئرپورٹ سے جدہ تک پہلی باقاعدہ پرواز کا آغاز کر دیا گیا۔ اس سے قبل شمالی علاقوں کے لوگوں کو جدہ جانے کے لیے کابل سے پروازوں لینی پڑتی تھی۔

اب صوبہ بلخ سے براہ راست جدہ تک کام ائیر کے پروازوں کا آغاز کر دیا گیا۔ کام ائیر کے مینیجر حاجی محمد طاہر مصدق نے میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال ہفتہ میں ایک پرواز ہر بدھ کو جائے گی۔ مستقبل میں مسافروں کی تعداد دیکھ کر پروازوں کی تعداد بھی بڑھائی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا آئندہ چند دنوں میں دیگر ممالک کے لیے پروازوں کا آغاز کر دیا جائے گا۔ ان کے مطابق مزار شریف کے مولانا جلال الدین محمد بلخی ائرپورٹ سے 121 مسافر لے کر پہلی پرواز جدہ روانہ ہوئی۔ مزار شریف کے مولانا جلال الدین محمد بلخی ائیرپورٹ کے آپریشنز مینیجر احمد خالد اختیاری نے میڈیا کے نمائندوں سے کہا کہ جن ممالک میں ہمارے سفارت خانے فعال ہیں ہم ان سے رابطے میں ہیں۔ تاکہ شہریوں کو سہولت دینے کے لیے صوبہ بلخ سے براہ راست پروازیں شروع کی جاسکیں۔ یاد رہے مذکورہ ائیرپورٹ سے پاکستان، ترکیہ اور ایران پروازیں جاتی ہیں۔

یہ پرواز ٹرانسپورٹ کے عالمی دن کے موقع پر شروع کر دی گئی۔ اس حوالے سے ٹرانسپورٹ وایوی ایشن کے زیر اہتمام ایک تقریب بھی منعقد کی گئی تھی۔ وزیر ٹرانسپورٹ وایوی ایشن حمید اللہ اخندزادہ نے کہا کہ وزارت ایک منظم نظام بنا کر افغانستان کو ٹرانزٹ کراس روڈ میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے ٹرانسپورٹ اور ٹرانزٹ کے عالمی دن کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب میں کہا کہ پہلی بار افغانستان سمیت چار ممالک ٹرانزٹ کے ذریعے منسلک ہوئے ہیں۔ افغانستان، بھارت، پاکستان اور ازبکستان۔ یہ وہ ممالک ہیں جو ٹرانزٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔"

•••

قوش تپہ کینال، ایک روشن مستقبل کی نوید

تحریر: سیف العادل احرار

ملک کے اہم میگا پروجیکٹ قوش تپہ کینال کے پہلے مرحلے کا کام بہت تیزی اور کامیابی سے مکمل کیا گیا۔ یہ عظیم الشان نہر 285 کلو میٹر طویل ہے، جو صوبہ بلخ کے ضلع کلدار میں دریائے آمو سے شروع ہو کر صوبہ فاریاب کے ضلع اندخوئی میں ختم ہوتی ہے۔ یہ نہر 650 کیوبک میٹر پانی فی سیکنڈ منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جس سے تقریباً 5 لاکھ ایکڑ اراضی کو سیراب کیا جاسکتا ہے۔

18 ماہ قبل نائب وزیر اعظم ملا بردار اخوند اور دیگر حکام نے اس کا افتتاح کیا تھا جس کو تین مرحلوں میں مکمل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا، پہلا مرحلہ دو سال میں مکمل کرنے کا منصوبہ تھا تاہم نہر میں کام کرنے والی ٹیم کی شبانہ روز محنت اور کوششوں کے نتیجے میں پہلا مرحلہ 108 کلو میٹر مقررہ وقت سے چھ ماہ قبل مکمل کیا گیا۔ گذشتہ روز امارت اسلامیہ کے اعلی حکام نے دوسرے مرحلے کا افتتاح کیا، صوبہ بلخ میں منعقدہ افتتاحی تقریب میں نائب وزیر اعظم برائے اقتصادی امور ملا عبدالغنی بردار، نائب وزیر اعظم برائے انتظامی امور مولوی عبدالسلام حنفی، وزیر دفاع مولوی محمد یعقوب مجاہد، وزیر داخلہ خلیفہ سراج الدین حقانی، نائب وزیر خارجہ شیر محمد عباس ستانکزئی سمیت دیگر وزراء اور حکام نے شرکت کی۔

ملا عبدالغنی بردار اخوند نے مقررہ مدت سے چھ ماہ قبل پہلے مرحلے کی تکمیل پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ ملکی سطح پر اتنے بڑے پروجیکٹ پر کام جاری ہے جس کی تمام تر لاگت قومی بجٹ سے ادا کی جارہی ہے اور اس کے انجینئرز اور تمام عملہ افغان ہیں، ماضی میں یہ تصور عام تھا کہ بیرونی امداد اور انجینئروں کے بغیر ہم میگا پروجیکٹ پر کام کرنے کے متحمل نہیں ہیں، آج ہم نے عملا ثابت کر دیا کہ ہم خود ہی ملک کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرسکتے ہیں، اس کے لئے اخلاص اور جذبے کی ضرورت ہے۔ دوسرے مرحلے کی لمبائی 177 کلو میٹر ہے جو بلخ کے دولت آباد سے شروع ہو کر صوبہ جوزجان کے ضلع آقچہ سے گزر کر صوبہ فاریاب کے ضلع اندخوئی تک پہنچتی ہے۔ تیسرا مرحلہ زرعی زمینوں پر ذیلی نہروں کی تقسیم کا ہے، پہلے مرحلے کی تکمیل کے لیے دو سال اور بقیہ دو مراحل کے لیے پانچ سال کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ تاہم پہلا مرحلہ مقررہ وقت سے چھ ماہ پہلے مکمل کرنے سے اب یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ دیگر دو مراحل بھی مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہو جائیں گے۔

اس منصوبے کا اہم پہلو یہ ہے کہ تمام فنی اور تکنیکی کام افغان انجینئرز اور کمپنیاں انجام دے رہی ہیں۔ ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ اس بڑے اور قومی منصوبے کو بغیر کسی بیرونی امداد کے مکمل کیا جارہا ہے۔ اس منصوبے کے پہلے حصے کی تکمیل نے ثابت کر دیا کہ موجودہ اسلامی حکومت قومی مفادات کے لیے کس قدر پر عزم ہے اور ملک کی تعمیر کے لیے کس حد تک کوشاں ہے۔ اس عظیم منصوبے کے پہلے مرحلے کی تکمیل سے پوری افغان قوم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور ان کی بہتر اور روشن مستقبل کی امیدیں بڑھ گئی ہیں۔ سوشل میڈیا پر اس منصوبے کے حوالے سے افغان عوام کا زندہ احساس اور حمایت قابل ستائش ہے، سب نے متفقہ طور پر اس کام کو ملک کی تعمیر و خود ارادیت کے میدان میں منفرد قرار دیا اور امارت اسلامیہ کی کاوشوں اور عزم کو سراہا۔

درحقیقت قوش تپہ کینال منصوبہ بہت اہم اور ناگزیر ہے، اس کی تعمیر سے افغانستان زراعت اور خوراک کی پیداوار کے شعبوں میں خود کفیل ہو جائے گا جب کہ اقتصادی ماہرین کا خیال ہے کہ اس منصوبے کی تکمیل سے زراعت جدید خطوط پر استوار ہو جائے گی اور اس کی بدولت بہت سے معاشی فوائد حاصل کئے جاسکیں گے۔ افغان عوام کے لیے قوش تپہ کینال کے پہلے مرحلہ کی تکمیل حوصلہ افزا امر ہے، پورے ملک میں اس کینال کے چرچے ہیں اور ہر سمت سے اس پر اطمینان کا اظہار کیا جارہا ہے، نوجوانوں کو امید ہے کہ اگر اسی رفتار سے ترقی کا سلسلہ جاری رہا تو وطن عزیز افغانستان کچھ عرصہ بعد خطے میں معاشی طور پر ایک مضبوط ملک کے طور پر ابھرے گا جس سے ہمارے مصیبت زدہ عوام کو خوشحالی نصیب ہو گی۔

معیشت پر سیاحت کے اثرات اور افغانستان میں دستیاب مواقع

تحریر: سیف العادل احرار

جب کوئی شخص اپنی جگہ چھوڑ کر دوسرے خطے کے تاریخی، ثقافتی، سماجی، مذہبی اور دیگر مقامات کو دیکھنے کے لیے جاتا ہے تو اس کو سیاح کہا جاتا ہے۔ جو لوگ روزگار کی تلاش اور حصول تعلیم کے لیے جاتے ہیں وہ سیاح کے زمرے میں نہیں آتے ہیں۔ سیاحت کا معیشت کی ترقی میں اہم کردار ہے، دنیا کے بہت سے ممالک کے لیے سیاحت آمدنی حاصل کرنے کا ایک اچھا خاصا ذریعہ ہے، انہیں اس طریقے سے ہر سال کروڑوں اور اربوں ڈالر کا منافع ملتا ہے، جس کی وجہ سے معاشی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے، بہت سے ممالک سیاحوں کے لیے ضروری سہولیات فراہم کرنے اور دنیا کے سیاحوں کو راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کی وجہ سے مقامی لوگوں کے لیے مختلف شعبوں میں روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی تہذیب کو فروغ دینے، مختلف ممالک کے ساتھ تعلقات کو وسعت دینے، ملکی پیداوار بڑھانے اور اپنے ملک کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے سیاحت کا شعبہ مددگار ثابت ہوتا ہے، سیاحت کو معیشت میں ایک خاص صنعت کے طور پر جانا جاتا ہے اس لیے دنیا کے اکثر ممالک اس شعبے پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ جو ممالک سیاحت سے زیادہ آمدنی حاصل کرتے ہیں وہ بالترتیب یہ ہیں۔ امریکہ سیاحوں سے سالانہ 210 ارب ڈالر وصول کرتا ہے اور دنیا میں سیاحوں کی تعداد کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔ ہسپانیہ سیاحت سے سالانہ 68 ارب ڈالر وصول کرنے کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ فرانس سیاحت سے سالانہ 60 ارب ڈالر وصول کرنے کے ساتھ تیسرے نمبر ہے، اس کے علاوہ تھائی لینڈ، انگلینڈ، اٹلی، آسٹریلیا، جرمنی، جاپان اور چین وہ ممالک ہیں جو سالانہ 30 ارب ڈالر سے زیادہ کماتے ہیں۔

افغانستان میں مواقع بہت سے ایشیائی ممالک کی بنسبت زیادہ ہیں، یہ ایک تاریخی ملک ہے، کیونکہ افغانستان ایشیا کے دل میں واقع ہے، جو اپنی تاریخی، جغرافیائی، موسمی اور قدرتی ساخت کی بنیاد پر اردگرد کے ممالک سے مختلف ہے۔ افغانستان کا شمار دنیا کے ان چند ممالک میں ہوتا ہے جو قدرتی خوبصورتی، مذہبی سیاحت اور تاریخی مقامات سے مالامال ہے، افغانستان کے قدرتی مناظر میں وسیع دریاوں سے لے کر آسمان کو چھوتی برف پوش پہاڑی چوٹیاں، خوبصورت آبشاریں، چشمے و جھرنے، سرسبز گھنے جنگلات سے بھرے پہاڑ اور وسیع و عریض دنیا کے مشہور صحرا شامل ہیں۔ یہاں تاریخی قلعے، مختلف آب و ہوا، قدیم مذہبی مقامات صدیوں پرانی تہذیب کے آثار قدیمہ اور ثقافت بھی سیاحوں کی خصوصی دلچسپی کا مرکز ہیں۔

یہ امر قابل مسرت ہے کہ امارت اسلامیہ کی آمد کے بعد ملک میں امن قائم ہوا ہے جس کے باعث سیاحوں کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، وزارت سیاحت کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال سیاحت کی مد میں 45 ملین افغانی قومی خزانہ میں جمع کیا گیا ہے، اس کے علاوہ 91 ہزار لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں، وزارت سیاحت کو چاہیے کہ وہ سیاحت

کے مشہور علاقوں میں تمام ضروری سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کرے، جہاں بہت سے لوگ آنے کی امید رکھتے ہیں اور سیاحوں کی تعداد زیادہ ہے۔

افغانستان کے مختلف صوبوں میں سیاحتی مقامات ہیں۔ یہاں ان کا مختصر تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

صوبہ بامیان: یہاں تاریخی بدھا کے مجسمے ہیں، جن کی تاریخ تقریباً 3 ہزار سال پرانی ہے، اسی طرح بند امیر کے نام سے مشہور تاریخی ڈیم بھی یہاں پر واقع ہے، ملی پارک اور جھیلیں عالمی سطح پر شہرت یافتہ مقامات ہیں۔

صوبہ ہرات: صوبہ ہرات میں تاریخی جامع مسجد، قلعہ، بلند و بالا مینار اور مالان پل اس صوبے کے مشہور مقامات میں شامل ہیں جن کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔

صوبہ غور: صوبہ غور میں جام مینار جو دریا ہریرود پر واقع ہے اور یونیسکو میں رجسٹرڈ ہے، اس مینار کی تاریخ تقریباً 800 سال پرانی ہے اور پہلا افغان تاریخی ورثہ تھا، جسے یونیسکو میں رجسٹر کیا گیا تھا۔

صوبہ بلخ: صوبہ بلخ کے مزار شریف شہر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب مقبرہ موجود ہے جو مذہبی لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

کابل: دارالحکومت کابل کی مرکزی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے جہاں شاہ دو شمشیرہ مسجد، عبدالرحمن مسجد، بالا حصار، سخی زیارت، ایوان صدر اور پغمان باغ کے علاوہ دیگر سیاحتی مقامات موجود ہیں۔

صوبہ پنج شیر: اس کے علاوہ پنج شیر، بدخشاں، نورستان، قندوز، ننگرہار، خوست اور کنڑ صوبوں میں بہت سارے تاریخی مقامات اور اونچے پہاڑوں، ندیوں اور سرسبز علاقوں پر مشتمل قدرتی مناظر موجود ہیں۔

صوبہ غزنی عالمی سطح پر اسلامی ثقافتی مرکز سمجھا جاتا ہے، جو مسلمانوں کے لیے اہم شہروں میں سے ایک ہے۔ ان سب کے علاوہ صوبہ پکتیا میں ضلع زازی اریوب ایک ایسا خوبصورت اور سرسبز علاقہ ہے جو پورے ملک میں شہرت رکھتا ہے، علاوہ ازیں ہمارے ملک میں کئی قسم کی موسمیاتی تبدیلیاں، قدیم تاریخی مقامات، قدرتی سرسبز و شاداب علاقے، دریا، مذہبی مقامات، پارکس اور بلند و بالا پہاڑ جو ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لئے دلچسپی کے حامل ہیں۔

سیاحت کی صنعت کی ترقی کے لیے قیام امن نہایت ضروری ہے جس سے ہمیں سیاحت کی صنعت کی ترقی میں بہت مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام سیاحتی علاقوں میں بڑے اور چھوٹے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی تعمیر، جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہوٹلوں کا قیام، مساجد، کینٹین اور پارکس جیسی سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ٹرانسپورٹ کے منظم نظام کا قیام ضروری ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا کو ایک مثبت پیغام اور میڈیا چینلز پر سیاحتی علاقوں کے بارے میں نشریات سے ملک کا بہتر امیج ابھر سکتا ہے جو ملک میں اس صنعت کی ترقی کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔

افغانستان میں مواقع بہت سے ایشیائی ممالک کی بنسبت زیادہ ہیں، یہ ایک تاریخی ملک ہے، کیونکہ افغانستان ایشیا کے دل میں واقع ہے، جو اپنی تاریخی، جغرافیائی، موسمی اور قدرتی ساخت کی بنیاد پر اردگرد کے ممالک سے مختلف ہے۔ افغانستان کا شمار دنیا کے ان چند ممالک میں ہوتا ہے جو قدرتی خوبصورتی، مذہبی سیاحت اور تاریخی مقامات سے مالامال ہے، افغانستان کے قدرتی مناظر میں وسیع دریاؤں سے لے کر آسمان کو چھوتی برف پوش پہاڑی چوٹیاں، خوبصورت آبشاریں، چشمے و جھرنے، سرسبز گھنے جنگلات سے بھرے پہاڑ اور وسیع و عریض دنیا کے مشہور صحرا شامل ہیں۔

☼☼☼

چابہار بندرگاہ تک رسائی اور اس کی اہمیت

رپورٹ: سیف العادل احرار

چابہار بندرگاہ ایران کے مشرق میں صوبہ سیستان و بلوچستان میں واقع ہے جو کہ پاکستان کے گوادر کے قریب ہے اور چین نے اس کو تعمیر کرنے کی کمر کس لی ہے، یہ بندرگاہ بھارت کی تجارتی بندرگاہ ممبئی سے 1420 کلومیٹر اور افغانستان سے 950 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ہندوستان اور ایران نے اس روٹ کی متعلقہ سڑکیں بھی بنائی ہیں۔ یہ بندرگاہ افغانستان کو ہندوستان اور ایران سے جوڑتی ہے، ہندوستان وسط ایشیا کے ممالک افغانستان، ترکمانستان، ازبکستان، تاجکستان، کرغزستان اور آذربائیجان کو اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔ ہندوستان کی دوسری دلچسپی یہ ہے کہ وہ چابہار سے افغانستان کے صوبہ بامیان کے علاقے حاجی گک تک ریلوے لائن نصب کرے اور وہاں کی کانوں سے اس روٹ کے ذریعے لوہا منتقل کرے۔

اپریل 2016 میں سابق کابل انتظامیہ کے سربراہ نے بھارت اور ایران کے ساتھ چابہار بندرگاہ کی تعمیر کے معاہدے پر دستخط کیے تھے، بھارت نے چابہار پورٹ کے ذریعے 101 ملین ٹن گندم افغانستان کو فراہم کیا اور 2019 میں افغانستان نے اس پورٹ کے ذریعے ہندوستان کو افغان سامان برآمد کیا۔ امارت اسلامیہ نے حال ہی میں واخان راہداری یا شاہراہ ریشم کو بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے جو چین کی سرحد تک 49 کلومیٹر پر مشتمل ہے، اس کی فعالیت سے چین کو افغانستان کے راستے چابہار تک باآسانی رسائی حاصل ہوگی، نیز وسط ایشیا کے ممالک کو بھی ہندوستان سمیت مغربی دنیا تک رسائی حاصل ہوگی اور کسی حد تک بظاہر یہ راستہ محفوظ بھی ہے۔ امارت اسلامیہ نے بڑے منصوبے شروع کرنے کے لئے متعلقہ ممالک سے متعدد بار رابطہ کیا ہے جن میں ٹاپی، ٹاپ، ٹرانس ریلوے پروجیکٹ اور کاسا زر منصوبے شامل ہیں ان منصوبوں پر عمل درآمد سے نہ صرف افغانستان کو سالانہ کروڑوں ڈالر کی آمدنی کی صورت میں فائدہ ہوگا بلکہ پڑوسی ممالک کو بھی معاشی اور اقتصادی ترقی کے لحاظ سے بڑے مواقع ملیں گے تاہم اب وہ متعلقہ ممالک کی پالیسیوں پر منحصر ہے کہ وہ کب یہ منصوبے شروع کریں گے۔ چونکہ ہمارا ملک اور خطہ گزشتہ چند عشروں سے دہشت گردی اور بدامنی کا شکار رہا ہے اس لئے معاشی استحکام کے لئے باہم مربوط اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ متعلقہ ممالک کے مفادات ایک دوسرے سے جوڑے رہے اور ان مفادات کے تحفظ کے لئے پھر ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی کرنے اور الزامات لگانے سے گریز کریں گے اور یہ پالیسی سب کے مفاد میں بہتر ہے۔ ملک کی مشرقی طرف واخان راہداری اور مغربی زون میں چابہار تک رسائی حاصل کرنے سے نہ صرف برآمدات اور درآمدات کے لئے متعدد راستے میسر ہوں گے بلکہ تجارتی سرگرمیوں کو بھی پروان چڑھنے میں مدد ملے گی جس سے تاجر برادری کو شفاف مختلف ملیں گے۔

ہرات کے زلزلہ متاثرین کے لیے ہزاروں مکانات کی تعمیر کا آغاز

[خصوصی رپورٹ]

17اکتوبر 2023 کو افغانستان کے مغربی صوبہ ہرات میں 6.3 کی شدت کا زلزلہ آیا جس میں ہزاروں افراد شہید اور زخمی ہوئے جب کہ سیکڑوں مکانات مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہوئے۔ زلزلہ سے صوبہ ہرات کے ضلع زندہ جان کے گاؤں نائب رفیع، سیہ آب، ورد گانو، کرنال، سربلند، تشک، چاہک اور سنجاب میں سب سے زیادہ جانی نقصان ہوا۔ امارت اسلامیہ کے اعلی حکام نے فوری طور زلزلہ زدگان کو امداد کی فراہمی کے لیے ہنگامی اقدامات کیے، خیموں، غذائی اشیا اور ادویات کی فراہمی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ نائب وزیراعظم برائے اقتصادی امور ملا عبد الغنی برادر اخوند نے زلزلہ متاثرین کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لیے صوبہ ہرات کا دورہ کیا اور متاثرین کے لیے ہنگامی بنیادوں پر پکے مکانات تعمیر کرنے کا اعلان کیا۔ امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اپنے ایکس اکاونٹ پر کچھ تصاویر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ ہرات کے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں 2146 مکانات کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ گھر معیاری طریقے سے بنائے جائیں گے اور اس صوبے کے ضلع "زندہ جان" کے گاؤں "سیاہ آب" میں زلزلہ زدگان کے لیے ایک رہائشی اسکیم بھی زیر غور ہے۔

دوسری جانب زلزلہ زدگان کو ریلیف فراہم کرنے والے مشترکہ کمیشن کے ترجمان مولوی احمد اللہ متقی نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دو ہزار سے زائد مکانات کی تعمیر کے منصوبے کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ سردیوں کی آمد سے قبل مکانات کی تعمیر کا سلسلہ مکمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ زلزلہ زدگان کے امداد کا سلسلہ جاری ہے اور متحدہ عرب امارات کے مالی تعاون سے وہاں ایک بہترین ہسپتال بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ دریں اثنا اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق 3,330 سے زائد مکانات مکمل طور پر تباہ ہوئے جن میں سے زیادہ تر ضلع زندہ جان میں ہیں۔ یہاں 2,137 مکانات کو شدید نقصان پہنچا اور 1,697 مکانات کو معمولی نقصان پہنچا۔

اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ حالیہ زلزلے سے متاثرہ افراد کی تعداد 43 ہزار تک پہنچ گئی ہے جن میں سب سے زیادہ تعداد 23 ہزار سے زائد ہرات کے ضلع انجیل میں ہے۔ اسی طرح ضلع کشک اور رباط سنگی میں ساڑھے آٹھ ہزار، زندہ جان میں ساڑھے سات ہزار، گل ران میں ساڑھے تین ہزار، ہرات میں سات سو سے زائد اور کوشان میں تیرہ سو افراد زخمی ہوئے۔

افغانستان کے لیے اقوام متحدہ کے انسانی امور اور ہاؤسنگ ڈویژن کے کوآرڈینیٹر ڈینیئل اینڈریس نے زلزلے سے متاثرہ علاقوں کے دورے کے دوران کہا کہ مختصر مدت اور ہنگامی امداد کے علاوہ ان مکانات کو بحال کرنے کا بھی منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ خیموں، غذائی اشیا اور طبی امداد کی فراہمی ہماری اولین ترجیح ہے۔ اس کے بعد تعمیر نو، صحت، اسکول اور دیگر بنیادی خدمات کی فراہمی کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

☼☼☼☼

اھم افغان مشاھیر کا مختصر تذکرہ

ابو حاتم سجستانی رحمہ اللہ، ابراہیم بن رجاء رحمہ اللہ، ابو اسحاق ابراہیم جوزجانی رحمہ اللہ، نصر بن یحیٰ بلخی رحمہ اللہ،
ابو معشر بلخی رحمہ اللہ، امام ابوداود رحمہ اللہ، ابو عبد اللہ محمد کابلی، محمد بن سلمہ بلخی رحمہ اللہ، ابو سعید دارمی ہروی رحمہ اللہ، ابو سعد ہروی رحمہ اللہ،
ابو سلیمان محمد منطقی سیستانی رحمہ اللہ،

افغانستان کی سرزمین سے اٹھنے والے علما، محدثین، فقہا، صاحبان ادب و فکر، فاتحین اور اصحاب سیف و سطوت کا تذکرہ جنہوں نے تاریخ کے صفحات میں الگ باب اپنے نام کیا۔

ابو حاتم سجستانی رحمہ اللہ

ابو حاتم سہل بن محمد بن عثمان جو امام ابو حاتم کے نام سے معروف ہیں تیسری صدی ہجری کے نامور علماء اور مشائخ میں سے تھے۔ آپ قرات اور نحو میں زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ قرات کا علم آپ نے یعقوب مقری، نحو آپ نے اخفش اوسط اور احادیث کا علم ابو عبیدہ بصری، عبد الملک اصمعی، حسین بن فضل ہاشمی، ابو زید انصاری اور روح بن عباد سے حاصل کیا ہے۔ دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد علم دین کی تدریس میں مشغول ہو گئے۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے بغیہ الوعاۃ میں ان کی ان الفاظ میں تعریف کی ہے: سہل بن محمد بن عثمان بن قاسم ابو حاتم السجستانی کان امام فی علوم القرآن واللغۃ والشعر۔

ترجمہ: سہل بن محمد بن عثمان بن قاسم ابو حاتم، قرآنی علوم میں جیسے قرات، تفسیر اور لغت سمیت شعر گوئی میں اپنے وقت کے امام تھے۔

علامہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں ابو حاتم سجستانی کی سوانح میں لکھا ہے کہ: کان اماما فی علوم الاداب وعنہ اخذ علماء عصرہ کابی بکر محمد بن درید والمبرد غیرھما وقال المبرد سمعۃ یقول قرات کتاب سیبویہ علی الاخفش مرتین کان عالما باللغۃ والشعر۔

ترجمہ: آپ ادب کے علم کے امام تھے اس وقت کے بڑے علماء جیسے ابی بکر محمد بن درید اور ابو العباس مبرد نحوی اور دیگر ان کے شاگرد تھے۔ امام مبرد نے کہا ہے کہ: میں نے ابو حاتم سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سیبویہ کی کتاب دو مرتبہ اِخفش نحوی سے پڑھی۔ آپ فن شاعری اور لغت میں ید طولار کھتے تھے۔ امام ابو حاتم کچھ عرصہ بغداد میں رہے اور پھر وہاں سے بصرہ تشریف لے گئے اور پھر پوری زندگی وہاں رہے۔ بصرہ کے اس وقت کے حاکم سلیمان بن جعفر بن عیسیٰ ان کی بڑی عزت اور احترام کرتے تھے۔ آپ ۲۵۰ھ کو بصرہ میں وفات پا گئے اور وہاں سرۃ المصلی میں سپرد خاک ہوئے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں، حاجی خلیفہ کے بقول ان کتب کی تعداد 37 ہے۔ کچھ دوسرے مورخین نے ان کے کتب کی تعداد 43 بتائی ہے۔ ان کی کچھ کتب کے نام یہ ہیں: ۱۔ اعراب القرآن، ۲۔ کتاب الطیر، ۳۔ المذکر والمونث، ۴۔ کتاب النبات، ۵۔ کتاب الفصاحت، ۶۔ کتاب الادغام، ۷، کتاب الھجاء، ۸۔ کتاب الزرع، ۹۔ کتاب القرات، ۱۰۔ کتاب الابل وغیرہ۔

ابراہیم بن رجاء رحمہ اللہ

ابراہیم بن رجاء بن نوح بلخی بلخ کے بڑے فقہاء، مفسرین، شعراء اور ادیبوں میں سے تھے۔ آپ علم تفسیر، علوم نقلیہ اور عقلیہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ دور دراز علاقوں سے طلباء آپ کے درس میں شریک ہونے کے لیے آتے تھے۔ یہ عظیم عالم ۲۵۶ھ کو فوت ہوئے۔

ابو اسحاق ابراہیم جوزجانی رحمہ اللہ

ابو اسحاق براہیم بن یعقوب بن اسحاق جوزجانی افغانستان کے مشہور محدثین اور حفاظ میں سے تھے۔ آپ جوزجان میں پیدا ہوئے اور پھر بعد میں مکہ مکرمہ، بصرہ اور کچھ عرصہ رملہ میں بھی رہے۔ زندگی کے آخری ایام آپ نے دمشق میں گزارے۔

آپ فقہ میں امام احمد بن حنبل کے شاگرد تھے، احادیث انہوں نے یزید بن ہارون، ابی عاصم النبیل، حسن بن عطیہ، جعفر بن عون، حسین بن علی الجعفی، شبابہ اور دیگر نامور علماء و محدثین سے حاصل کی اور پھر ان سے امام ابوداود، امام نسائی، امام ترمذی، بشر دولابی، ابو حاتم رازی، ابو زرعہ دمشقی اور ابو جعفر طبری نے روایات کی ہیں۔ یہ عظیم محدث ۲۵۹ھ کو ماہ ذیقعدہ میں خالق حقیقی سے جاملے۔ ان کی قبر دمشق میں ہے۔ ان کی تصنیف کردہ مشہور کتب یہ ہیں: ۱۔ الجرح والتعدیل، ۲۔ الضعفاء، ۳۔ المترجم

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ: وثقہ النسائی وقال الدار قطنی کان من الحفاظ الثقات المصنفین ۔علامہ ابن کثیر نے ان کی کتاب "المترجم" کے ایک باب میں لکھتے ہیں: فیہ علوم عزیزہ وفوائد کثیرۃ۔

ابن العماد حنبلی نے ان کی سوانح میں لکھا ہے کہ: وکان من کبار العلماء ونزل دمشق وجرح وعدل وہو من الثقات۔

نصر بن یحیٰ البلخی رحمہ اللہ

ابو بکر نصر بن یحیٰ البلخی اور امام علی قاری بن احمد فارسی کے استاذ اور اپنے وقت کے نامور فقیہ اور محدث تھے جنہیں علوم عقلیہ اور نقلیہ میں مہارت حاصل تھی۔ فقہ میں تو ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ انہوں نے امام ابو سلیمان جوزجانی کی شاگردی کی ہے اور ان سے استفادہ کیا ہے۔ احادیث انہوں نے ابو العباس بلخی سے روایت کی ہیں۔ آپ بہت نیک اور پرہیزگار تھے اس لیے بلخ کے لوگ آپ کو زمین کا فرشتہ کہتے تھے۔ یہ عظیم عالم دین 227ھ کو فوت ہوئے اور بلخ کے نوبہار دروازے کے قریب آسودہ خاک ہیں۔ کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ ان کی قبر بلخ کے علاقے چار بولک کے گاؤں آق تپہ میں ہے۔

ابو معشر بلخی رحمہ اللہ

تاریخ میں ابو معشر بلخی کے نام سے مشہور و معروف عظیم فلاسفر جعفر بن محمد بن عمر بلخی بلخ میں پیدا ہوئے اسلامی دنیا کے عظیم فلاسفر اور ماہر فلکیات تھے۔

آپ نے روایتی دینی تعلیم مدرسہ طاہریہ سے حاصل کی اور ایک نامور عالم دین کے طور پر اپنا نام پیدا کیا۔ جب انہوں نے احادیث میں مہارت حاصل کی پھر اسلام کے نامور عالم دین اور فلاسفر ابو یعقوب الکندی جو ان کے ہم عصر تھے، کی ہدایت پر ۴۷ سال کی عمر میں ریاضی، فلکیات اور عقلی علوم حاصل کرنا شروع کیا۔ بلخ سے بغداد گئے اور وہاں آپ دنیا کے ایک عظیم ماہر فلکیات کے طور معروف ہوئے۔ علامہ عبدالحیٔ حبیبی نے اپنی کتاب "افغانستان بعد از اسلام" کے صفحہ ۸۳۸ میں لکھتے ہیں: جعفر بن محمد بن عمر بلخی مشہور بہ ابومعشر، عالم فلکی ومنجم مشہور در آغاز امر از اصحاب حدیث بودہ ولی بعد از عمر ۴۷ سالگی نجوم آموخت وآن قدر شہرت یافت کہ اورا بہ احکام نجوم در تمام عالم اسلام عالم تر می خواند او ہمچنین در سیر عجم واخبار سائر ملل استاد بود۔

انہوں نے بہت مفید کتابیں لکھی ہیں، کشف الظنون کے مصنف نے اپنی کتاب میں ان کی کتابوں کی ایک لمبی فہرست دی ہے جس کے مطابق ان کے کتب کی تعداد چالیس تک پہنچتی ہے جن میں سے کچھ کتب کے نام یہ ہیں:

۱۔ الالوف، ۲۔ الزریج، ۳۔ المدخل، ۴۔ الاختبارات، ۵۔ اثبات علم النجوم، ۶۔ طبائع البلدان، ۷۔ کتاب الاوقات، ۸۔ کتاب الامطار والریاح وغیرہ۔

یہ نامور عالم دین اور ماہر فلکیات 272ھ میں ماہِ رمضان کی 28 تاریخ کو سو سال کی عمر میں واسط شہر میں وفات پا گئے اور وہاں پر ہی دفن ہوئے۔

امام ابوداود رحمہ اللہ

اسلامی دنیا کے بڑے محدث اور نامور عالم دین ابو داود بن سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ۲۰۲ھ کو سجستان میں پیدا ہوئے۔

سجستان کی تحقیق نامور عالم یاقوت بن عبداللہ حموی بغدادی نے معجم البلدان میں اس طرح کی ہے: سجستان وھی ناحیۃ کبیرۃ وولایۃ واسعۃ و ان اسم مدینتھا زرنج

ترجمہ: سجستان ایک بڑا علاقہ اور وسیع صوبہ ہے جس کے شہر اور مرکز کا نام زرنج ہے۔ اسی طرح پروفیسر غلام جیلانی عارض نے اپنی کتاب "افغانستان کے صوبوں کا جغرافیہ" میں لکھا ہے کہ: صوبہ نیمروز ایک تاریخی اور قدیم صوبہ ہے۔ یہ صوبہ دوسری صدی عیسوی تک سیستان یا سجستان کے نام سے معروف تھا۔ اس کے

علاوہ حافظ ذہبی سیر اعلام النبلا کے جلد ۱۳ صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں: فارض سجستان کثیرۃ النخل والرمل وقصبۃ سجستان ھی زرنج وتطلق زرنج علی سجستان۔۔

ترجمہ: سجستان کی زمین ریگستانی ہے اور یہاں کھجور زیادہ پائے جاتے ہیں اس کا مرکز زرنج شہر ہے اسی طرح سجستان کو بھی زرنج کہتے ہیں۔ اسی طرح توضیح المشتبہ میں ہے؛قال سجزی نسبۃ الی سجستان وھو اقلیم ذو مدائن واسم قصبتہ زرنج

ترجمہ: سجزی کی نسبت سجستان کی جانب ہے اور سجستان وہ وطن ہے جس کے بہت شہر ہیں اور اس کے مرکز کا نام زرنج۔

دائرۃ المعارف [اردو] جلد ۱۱ صفحہ ۷۵۱ میں ہے: "سیتان یا سجتان اسی نیمروز کو کہتے ہیں"۔ ابوداود نے علم دین کے حصول کے لیے کئی اسلامی ممالک کے اسفار کیے۔ کئی مرتبہ بغداد گئے۔ احادیث انہوں نے امام احمد بن حنبل، سلیمان بن حرب، احمد بن صالح، قتیبہ بن سعید بغلانی، ابو الولید طیالسی، یحیٰ بن معین اور عثمان بن ابی شیبہ سے روایت کی ہیں اور پھر ان سے امام ابو بکر بن ابی داود، ابن ابی داسہ، امام ترمذی اور امام نسائی نے احادیث کی روایت کی ہے۔ حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ:قال محمد بن اسحاق الصاغانی لین لابی داود الحدیث کمالین لداود الحدید۔

ترجمہ: محمد بن اسحاق صاغانی نے کہا ہے کہ حدیث ابو داود کی ہتھیلی میں ایسے نرم ہیں جیسے حضرت داود علیہ السلام کے ہاتھوں میں لوہا نرم ہوتا تھا۔

امام ابو داود نے کئی کتب تحریر کی ہیں جن میں سب سے اہم السنن ہے جو صحاح ستہ میں سے ہے اور اسلامی دنیا کے کے مدارس میں مشائخ کی جانب سے اس کی تدریس ہوتی ہے دیگر کتب کے نام یہ ہیں:

۱۔ کتاب التفرد فی السنن، ۲۔ ناسخ القرآن ومنسوخہ، ۳۔ دلائل النبوۃ، ۴۔ کتاب المسائل التی سئل عنہا الامام احمد، ۵۔ الرسلۃ، ۶۔ کتاب المراسیل

یہ نامور عالم دین اور عظیم محدث ۲۷۵ھ کو ۱۶ شوال کو وفات پاگئے۔ ان کی قبر بصرہ میں سفیان ثوری کے مزار کے قریب ہے۔

ابو عبد اللہ محمد کابلی

ابو عبد اللہ محمد مروزی بن عباس بن حسن بن ماہان المعروف بہ کابلی اپنے وقت کے عظیم محدث اور عالم دین تھے۔ آپ علم حدیث کے حصول کے لیے بغداد گئے اور وہاں عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی، عاصم بن علی، ابراہیم بن موسیٰ الفراء اور دیگر مشہور محدثین سے اپنے علوم کی تکمیل کی۔ پھر ان سے یحیٰ بن محمد بن صاعد، محمد بن مخلد، ابو عبد اللہ حکیمی، ابو عمر بن سماک، عبد اللہ بن اسحاق بن الخراسانی، احمد بن کامل القاضی اور دیگر علماء سے حدیث روایت کی ہیں۔ یہ نامور عالم دین ۲۷۸ھ کو ۲۳ رجب المرجب کو دار فانی سے دار بقا کی جانب کوچ کر گئے۔ آپ کا مزار بغداد میں ہے۔ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ: وذکرہ الدار قطنی فقال ثقۃ۔۔ یعنی دار قطنی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ ایک ثقہ محدث تھے۔

محمد بن سلمہ بلخی رحمہ اللہ

ابو عبد اللہ محمد بن سلمہ اپنے وقت کے نامور فقیہ تھے۔ فقہ میں ان کے استاد شداد بن حکیم بلخی، ابو سلیمان جوزجانی اور ابو بکر اسکاف تھے۔ احادیث انہوں نے امام ظفر اور شیخ احمد بن ابی عمران [امام طحاوی کے استاذ] سے روایت کی ہے۔ یہ عظیم دینی عالم ۲۷۷ھ یا ۲۷۹ کو فوت ہوئے۔

ابو سعید دارمی ہروی رحمہ اللہ

ابو سعید عثمان بن سعید بن خالد سجستانی ہرات کے بڑے محدثین، عارفین اور حفاظ میں سے تھے۔ آپ ۲۰۰ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ ہرات کے کئی مشائخ کے استاذ تھے کئی علماء نے آپ سے استفادہ کیا ہے۔ احادیث آپ نے سلیمان بن حرب، یحیٰ الوحاظی، سعید بن ابی مریم اور ابو الیمان بہرانی سے روایت کی ہیں۔ پھر ان سے ابو عمر احمد بن محمد حیری، محمد بن یوسف ہروی، حامد الرفاء، ابو النضر محمد بن محمد الفقیہ اور دیگر نے روایت کی ہیں۔ حافظ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے:قال ابو الفضل یعقوب القراب ، مارأینا مثل عثمان بن سعید ولا رای ھو مثل نفسہ

ترجمہ: ابو الفضل یعقوب القراب نے کہا ہے کہ: ہم نے عثمان بن سعید جیسا کوئی [عالم] نہیں دیکھا اور انہوں نے اپنے جیسا عالم دیکھا۔

یہ جئید عالم دین اور عارف ۲۸۰ھ کو فوت ہوئے اور ہرات کے خیابان قبرستان میں مدفون ہوئے۔ ان کی تصنیف کردہ کتب کے نام یہ ہیں: ۱۔ الرد علی الکرامیۃ، ۲۔ مسند [احادیث میں]۔

ابو سعد ہروی رحمہ اللہ

ابو سعد یحیٰ بن منصور ہرات کے بڑے علماء اور محدثین میں سے تھے۔ احادیث کا علم انہوں نے علی بن المدینی، امام احمد بن حنبل، ابو مصعب، ابن راہویہ، ابن نمیر، سوید بن سعید، یعقوب بن کاسب، حبان بن موسیٰ اور دیگر علماء سے حاصل کی ہے۔ پھر ان سے ابو عمرو بن سماک، ابو بکر الشافعی، ابو العباس بن عقدۃ، محمد بن صالح ہانی، ابو بکر احمد بن خلف اور دیگر مشہور علماء نے احادیث کا علم حاصل کیا۔ حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں ان کی سوانح میں لکھتے ہیں: قال الحاکم فی تاریخہ ابو سعد الھروی الحافظ امام عصرہ ببلدہ مات بہراۃ فی شعبان کان ثقہ حافظا زاھدا۔

ترجمہ: حاکم نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ: حافظ سعد ہروی اپنے شہر میں اس زمانے کے امام تھے۔ ماہ شعبان میں ہرات میں وفات پاگئے، آپ ثقہ حافظ حدیث، نیک اور پرہیزگار عالم دین تھے۔

علامہ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے: ولہ کتاب احکام القرآن اوکتاب شرف النبوۃ وکتاب الایمان۔ ولہ احفاد واسباط علماء اکابر۔۔ یعنی آپ نے احکام القرآن، شرف النبوۃ اور الایمان کے نام سے کتب تحریر کیے تھے اور ان کی اولاد میں بھی متعدد علماء گزرے ہیں۔ آپ ۲۱۵ھ کو پیدا اور ۲۷۸ھ کو ہرات میں فوت ہوئے۔

ابو سلیمان محمد منطقی سیستانی رحمہ اللہ

ابو سلیمان محمد بن طاہر بن بہرام سجستانی جو منطقی کے نام سے مشہور تھے چوتھی صدی ہجری کے مشہور اور نامور فلسفی تھے۔ پشتون قبیلے ساگزئی سے آپ کا تعلق تھا۔ ان کے اساتذہ میں ابو بشر متی بن یونس اور ابو ذکریا یحی بن عدی منطقی نصرانی شامل ہیں۔ آپ کو فارابی کا جانشین بھی کہا جاتا ہے۔

آپ ایک آنکھ سے معذور تھے، ہمیشہ گھر میں رہتے، لیکن اس کے باوجود آپ کا گھر علماء اور دانشوروں کا مسکن بنا رہتا۔ علم و دانش کے دلدادہ ان کے گھر جاتے اور ان سے استفادہ کرتے۔ ابو حیان، بلی، عبدون اور دیگر بڑے بڑے علماء ان کے شاگرد تھے۔ آپ کو ابن سینا، ابو زید احمد بن سہل بلخی اور ابو علی مسکویہ جیسے بڑے دانشوروں اور حکیموں کا ہم پلہ مانا جاتا تھا۔ آپ بغداد گئے اور وہاں کچھ عرصہ رہے جہاں بہت جلد آپ کا شمار بغداد کے بڑے حکماء، فلسفیوں اور ریاضی دانوں میں ہونے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ ابو سلیمان ساگزئی کے کچھ عقائد ان کے شاگرد ابو حیان توحیدی نیساپوری نے اپنے آثار "الامتاع والموانسۃ" اور "المقابسات" میں نقل کیے ہیں۔ جن میں سے ان کا ایک عقیدہ اللہ تعالیٰ کے فعل، الہام اور عالم کے قدیم ہونے کے بارے میں اہمیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے بہت سی تصانیف امت کے لیے چھوڑی ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں:

۱۔ رسالہ فی مراتب قوی الانسان، ۲۔ رسالہ فی اختصاص طرق الفضائل، ۳۔ کلام فی المنطق، ۴۔ تعالیق حکمیہ، ۵۔ رسالہ فی المحرک الاول، ۶۔ رسائل الی عضد الدولہ، ۷۔ مقالہ فی الکمال الخاص بنوع الانسان، ۸۔ شرح کتاب ارسطو طالیس شہر زوری، ۹۔ صوان الحکمۃ، ۱۰۔ کتاب فی الانذارات النومیہ وغیرہ۔ یہ نامور عالم اور فلسفی ۳۷۹ھ کو بغداد میں فوت ہوئے۔

☼☼☼

صہیونی بربریت اور عالم اسلام کی خاموشی

تحریر: سیف العادل احرار

چند روز قبل فلسطین میں حماس کے مجاہدین نے اسرائیلی بربریت کے خلاف "طوفان الاقصیٰ" کے عنوان سے ایک بڑا فوجی آپریشن شروع کیا۔ آپریشن کے پہلے دن انہوں نے تین اطراف [زمین، فضا اور سمندر] سے اسرائیلی اہداف پر بڑے پیمانے پر حملے کیے۔ جس میں سیکڑوں اسرائیلی فوجی ہلاک، زخمی اور گرفتار ہوئے اور متعدد علاقوں پر اپنا کنٹرول حاصل کیا۔ اس حملے کی شدت اور رفتار دیکھ کر دنیا دنگ رہ گئی اور بڑے بڑے بین الاقوامی سیاسی اور عسکری مبصرین نے اس کے بارے میں طرح طرح کے تجزیے کیے اور اسے اسرائیل اور خاص طور پر اس کی خفیہ ایجنسیوں کے لیے شرم ناک شکست قرار دیا۔ اسرائیل کے اندر بھی حکومت اور فوج کی ناکامی کے حوالے سے ایک نئی بحث چھڑ گئی اور اس حملے کے بعد حکومت شدید دباؤ میں ہے۔ درحقیقت ان کامیاب کارروائیوں کی وجہ سے اسرائیل کے وسیع پیمانے پر جانی و مالی نقصانات کے علاوہ اس کی ساکھ کو نقصان پہنچا۔

اپنی کھوئی ہوئی ساکھ اور فوجی شکست چھپانے کے لیے اسرائیلی فوجیوں نے غزہ کی پٹی اور بعض دیگر علاقوں میں شہریوں کے گھروں، ہسپتالوں اور تعلیمی مراکز پر وحشیانہ بمباری کا ایک نیا سلسلہ شروع کر دیا ہے جس کے نتیجے میں خواتین اور بچوں سمیت سینکڑوں عام شہری شہید اور زخمی ہو گئے۔ ان فضائی حملوں کے علاوہ اسرائیل نے غزہ کی پٹی کو مکمل طور پر گھیرے میں لے لیا ہے، جہاں 12 لاکھ فلسطینی رہتے ہیں، اور پانی، بجلی اور ایندھن منقطع کر دیا ہے۔ ان تمام ہولناک اور انسانیت سوز مظالم کے بعد امریکہ اور دیگر مغربی ممالک نے کھل کر اسرائیل کی حمایت کا اعلان کیا ہے اور امریکہ نے اپنا سب سے بڑا بحری بیڑہ جو کہ متعدد جنگی طیاروں اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں سے لیس ہے، مشرق وسطیٰ کی طرف روانہ کر دیا ہے اور اسرائیل کے ساتھ بڑے پیمانے پر امداد کا اعلان کیا ہے۔ دوسری طرف عالم اسلام نے ماضی کی طرح ایک بار پھر خاموشی اختیار کر لی ہے، افغانستان، ایران اور چند دیگر اسلامی ممالک کے علاوہ تمام اسلامی ممالک نے سفارتی حمایت تک نہیں کی ہے جو کہ انتہائی مایوس کن صورت حال ہے۔ اسلامی دنیا کے بہت سے ممالک کے پاس اب نئی ٹیکنالوجی سے لیس افواج اور وسیع پیمانے پر عسکری و اقتصادی وسائل موجود ہیں اور فلسطینیوں کی طویل جدوجہد بھی مسجد اقصیٰ کی آزادی کے لیے ہے جو تمام مسلمانوں کے لیے مقدس ہے۔ سب پر لازم ہے کہ وہ اس کا دفاع کریں۔ اس کے باوجود عالم اسلام کی خاموشی اور بے حسی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑی غداری ہے جس کے نتائج عالم اسلام کے لیے بھیانک ہوں گے۔

اسلامی ممالک کو متحد ہو کر مسئلہ فلسطین کو پوری امت مسلمہ کا مسئلہ قرار دینا چاہیے، سفارتی، عسکری اور سیاسی لحاظ سے فلسطین کی حمایت کریں، اگر امریکہ اور یورپ کھل کر ایک قابض ریاست کی حمایت کرتے ہیں تو مسلم ممالک کو بھی چاہیے کہ وہ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق مسئلہ فلسطین حل کرنے کے لئے آواز اٹھائیں، یہ وہ موقع ہے کہ بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت قرار دینے اور ایک آزاد اور خود مختار اسلامی ریاست کے لئے اپنا کردار ادا کریں، اگر عرب ممالک گیس کی ترسیل بند کرنے کا آپشن استعمال کریں تو اس کے بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں، لیکن افسوس ہے کہ امت مسلمہ کے جو حکمران ہیں وہ ذاتی مفادات اور اقتدار کو طول دینے کی پالیسی پر کاربند ہیں اور مسلمانوں کے اجتماعی مسائل، ان کو درپیش مشکلات اور مصائب سے لاتعلق ہیں حالانکہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے، آج ایک صہیونی اور ناجائز ریاست کی جانب سے مظلوم اور نہتے فلسیطیوں پر جو مظالم ڈھائی جا رہی ہے اس سے انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے لیکن مسلمانوں اور انسانی حقوق کی نام نہاد علمبردار تنظیموں کا ضمیر بدستور مرا ہوا ہے جس کا حشر میں ضرور جواب دینا ہو گا۔

اہلِ فلسطین کی مدد، مگر کیسے؟

محمد افغان

فی زمانہ اہلِ اسلام جن مصائب و تکالیف سے دوچار ہیں، یقیناً اُن کی ایک وجہ قُربِ قیامت بھی ہے۔ البتہ دنیا کے دارالاسباب ہونے کے سبب اس امر سے صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا کہ یہ سب کردار کی اُس 'مجرمانہ ضعیفی' کی بنیاد پر ہے، جس کا لازمی نتیجہ 'مرگِ مفاجات' کی صورت برآمد ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کی ذات پر یقینِ کامل کی کمی... سب کچھ اللہ سے ہونے کے عقیدے میں ضُعف... اپنے ہر طرح کے روحانی و مادی مسئلے کے حل کے لیے اللہ وحدہ لاشریک کی طرف توجہ کی کمی... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالی کے آخری پیغمبر ہونے کی بنیاد پر اُن ہی کی تابع داری میں ہماری دنیا و آخرت کی راحتیں پوشیدہ ہیں، اِس حوالے سے فکری و عملی کمزوری... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ منہجِ سیاست و اقتصاد اور معاشرت و جہاد سے کنارہ کشی... قرآن مجید کی بنیاد پر یہی وہ کمزوریاں ہیں، جو مسلمانوں کے ہاتھوں وقوع پذیر ہو کر فتنہ و فساد برپا ہونے کی وجہ بنی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ (سورۃ الروم:۴۱)

لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی، اُس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا، تاکہ انھوں نے جو کام کیے ہیں، اللہ اُن میں سے کچھ کا مزہ اُنھیں چکھائے، شاید وہ باز آجائیں۔

اگر عالمِ اسلام اپنے عقائد، افکار، اعمال، اَخلاق، معاشرت، تجارت اور جہاد کے حوالے سے غفلت کا مظاہرہ نہ کرتا تو آج کے ناگفتہ بہ حالات کے جلتے دن اور تاریک ترین راتیں دیکھنے کو نہ ملتیں۔ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو جن عظیم مسائل کا سامنا ہے، اُن میں سے کچھ اپنی اَہمیت اور اثرات و نتائج کے لحاظ سے مکمل اور دیانت دارانہ توجہ کے طالب ہیں۔

پہلا مسئلہ نظامِ اسلام کے نفاذ کا ہے۔ جب تک کم از کم اسلامی سرزمین میں اسلام اپنے تمام تر احکامات، حدود و تعزیرات، فرائض و واجبات اور احترام و شوکت کے ساتھ نافذ نہیں ہو جاتا، تب تک ہم جس سربلندی، عزت و پائیداری اور آسانیوں کی راہ دیکھ رہے ہیں، اُنھیں نہیں پاسکیں گے۔ تفسیر ابنِ کثیر میں لکھا ہے: 'جو شخص بھی اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا ہے، وہی زمین میں فساد مچانے والا ہوتا ہے۔ اِس لیے کہ زمین کی صلاح، یعنی اِس کا پُرامن اور ہر طرح کی بھلائی سے لبریز ہونا اللہ تعالی کی اطاعت کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی لیے ابوداؤد کی روایت کردہ حدیث میں بیان ہوا ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ: إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلاَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (سننِ ابن ماجہ:۲۵۳۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی کی حُدود میں سے کسی ایک حد کا نافذ کرنا اللہ تعالی کی زمین پر چالیس رات کی بارش ہونے سے بہتر ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ چالیس روزہ بارش سے زمین میں جتنی بہتری آتی ہے، وہ جس قدر غلے اُگاتی ہے اور بارش سے زمین پر جو جو رونقیں پھوٹتی ہیں، حدود اللہ میں سے ایک حد کے قائم کیے جانے سے اتنی زیادہ برکتیں برستی ہیں کہ چالیس روزہ بارش کی برکتیں اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حدود اللہ قائم کی جاتی ہیں تو لوگ برائیوں کی طرف جانے سے رُک جاتے ہیں۔ کیوں کہ معاصی اور گناہوں کے ارتکاب سے آسمان سے نازل ہونے والی اور زمین سے پھوٹنے والی برکتیں وصول ہونا بند ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا! جب گناہ اور معاصی رُک جائیں گے، تب زمین میں فساد پھیلنا بند ہو جائے گا۔ نتیجۃً زمین میں ہر طرح کی بھلائی، خیر و برکت اور عافیت و سلامتی کے دروازے کُھل جائیں گے۔

دوسرا مسئلہ سیاسی عدمِ استحکام کا ہے۔ مسلمان قیادت و سیادت کے معاملے میں ایک طرح سے یتیمی کے شکار ہیں۔ اسلام کے نظامِ حکومت 'خلافت' کے نہ ہونے سے عالمِ اسلام جس بے چارگی کی عملی تصویر بنا ہوا ہے، وہ انتہائی دُکھ انگیز ہے۔ عالمِ

کفر مسلمانوں کی سیاسی یتیمی کا فائدہ اُٹھا کر اِنہیں ہر اُس طرح اذیت دے رہا ہے، جسے وہ سمجھ رہا ہے یہ مسلمانوں کے لیے تکلیف دِہ ہے۔

تیسرا مسئلہ جہاد ہے۔ جہاد سے متعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلاً لاَ يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ۔ (سنن ابی داود: ۳۴۶۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم تجارتِ عِینہ (سودی کاروبار) کرنے لگو گے اور کھیتی باڑی میں مشغول ہو جاؤ گے اور کاشت کاری کو ہی اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا، جس سے تب ہی چھٹکارا مل سکتا ہے، جب تم (مکمل طور پر) اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ گے۔

علمائے تفسیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حلال تجارت اور کھیتی باڑی کو بُرا نہیں کہا گیا، بلکہ اس فرمانِ مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد یہ ہے کہ تجارت و کھیتی باڑی اور دنیا کے کام دھندوں اور کاروبار میں اتنی زیادہ مشغولیت اختیار کر لینا کہ یہی کام زندگی کے سب سے اہم مقصد بن کر رہ جائیں اور دنیا کو آخرت اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر ترجیح دی جانے لگے، حتیٰ کہ جہاد تک کو چھوڑ دیا جائے تو یہ معاملہ قبیح اور بُرا ہے۔ یہی وہ قباحت اور بُرائی ہے، جو عالمِ اسلام کو اُس ذلت و مسکنت سے دوچار کرتی ہے، جس کا آج ہر کوئی نظارہ کر رہا ہے۔

چوتھا مسئلہ اقتصادیات کا ہے۔ مختلف ٹکڑوں میں تقسیم عالم اسلام دنیا پرست اور عیّاش حکمرانوں کی وجہ سے مالی تنگیوں کا ایسا شکار ہے کہ لوگ خودکشیاں تک کرنے پر مجبور ہیں۔ ایک جان ہی تو کسی بھی انسان کا آخری سرمایہ ہوتی ہے۔ اِس جان کی بقا پیٹ کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ جب عوام کے منہ کا لقمہ حکمران چھین لیں، تب غربت نہیں، غریب مٹتے ہیں۔ یہی وہ مصنوعی غربت ہے، جو کافر کو کٹر کافر بناتی ہے۔ کمزور مسلمان کو مذہبی زندگی سے دور کرتی ہے اور پختہ مذہبی مسلمان کو پریشان کیے رکھتی ہے۔ اِس غربت سے مال دار مزید دولت مند ہو جاتا ہے اور غریب مزید فقیر ہو جاتا ہے۔

عمومی نظر میں یہ وہ چار اہم مسائل ہیں، جو آج ہر مسلمان کی کہانی ہیں۔ اگر اِن مسائل کا عام نظر سے حل تلاش کیا جائے تو یہی سوچ جڑ پکڑتی ہے کہ حالات کے سُدھار کے لیے بالترتیب 'نظامِ اسلام نافذ کیا جائے، سیاسی استحکام حاصل کیا جائے، جہاد کی راہ اختیار کی جائے اور اقتصادیات کو مضبوط کیا جائے۔' البتہ اگر فی زمانہ اِس ترتیب کو ہی حرفِ آخر سمجھ کر اس کے پیچھے پڑ جائیں تو جمہوری تناظر میں مسائل کے حل میں بہت ہی زیادہ وقت درکار ہو گا۔ جب کہ شام و فلسطین جیسے ممالک کے ایمرجنسی حالات اتنی وسعت نہیں رکھتے کہ وہ اِس فلسفیانہ ترتیب کا انتظار کرتے رہیں۔ جسدِ مسلم کے اِن زخمی اعضا کو جس قدر جلدی آرام دِہ مرہم کی ضرورت ہے، اُس کی جلد از جلد فراہمی جہاد ہی کے راستے ممکن ہے۔

جہاد حالات کے سُدھار کے لیے ایک ایسا زُود اَثر علاج ہے، اگر اِس طریقۂ علاج کو اس کے تمام آسمانی و زمینی تقاضوں کے ساتھ اختیار کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ 'نفاذِ اسلام، سیاسی استحکام، جہاد کا قیام اور مضبوط اقتصادیات' جیسے مسائل از خود حل ہوتے چلے جائیں گے۔ جب 'جہادی معرکے' شروع ہوتے ہیں، تب اُن کے نتیجے میں کیا کیا معجزے رُونما ہوتے ہیں، اُن کی عملی تصویر سمجھنے کے لیے کسی لمبے چوڑے فلسفے کی طرف جانے کے بجائے صرف اتنا دیکھ لیا جائے کہ یہی وہ راستہ ہے، جس سے مدینہ منورہ میں 'دارالاسلام' کا قیام ممکن ہوا تھا۔ اِسی سے خلیفۂ اوّل ابو بکر الصدیق نے فتنۂ ارتداد کی آگ بجھائی تھی۔ اسی سے خلیفۂ دوم عمر الفاروق نے دارالاسلام کی سرحدیں ایشیا، افریقہ اور یورپ تک پھیلا دی تھیں۔ اسی جہاد سے ہسپانیہ کو مسلم اُندلس کی شان و شوکت والی پہچان ملی تھی۔ اسی جہاد سے فتنۂ تاتار کا زور توڑا گیا تھا۔ اسی جہاد سے مسجد اقصیٰ کو نصاریٰ کی قید و بند کی صعوبتوں سے آزاد کرایا گیا تھا۔ اسی جہاد سے مجرم انگلستان کو بحر اوقیانوس میں غرق کر دیا گیا تھا۔ اسی جہاد نے سوویت یونین کو افغان پہاڑوں میں دفن کر دیا تھا۔ اسی جہاد نے افغانستان میں بُدھا کے اُن مجسموں کو مٹی کا ڈھیر بنا ڈالا تھا، جو اللہ وحدہ لاشریک کی زمین کو اپنے ناپاک جسم سے آلودہ کر رہے تھے۔ اسی جہاد سے افغانستان میں امارت اسلامیہ قائم ہوئی ہے۔ اور اِسی جہاد میں فلسطین کی آزادی اور بقا کا راز مُضمر ہے!

☼☼☼☼

حجّاج کے ایک کروڑ بیس لاکھ درہم

محمد افغان

محمد بن قاسم اور راجہ داہر کے خلاف ہونے والا جہادی معرکہ اپنے نتائج کے لحاظ سے بہت دل چسپ ہے۔ ذرا مختصراً ایک نظر دیکھیے!

کچھ مسلمان عرب تاجر جزیرۂ سراندیپ (سری لنکا) میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ اُن تاجروں کے انتقال پر سراندیپ کے راجہ نے اُن کے اہلِ خانہ کو ایک بحری جہاز میں سوار کرکے عراق کی طرف روانہ کر دیا۔ راجہ کا اِس نیک عملی سے یہ مقصد تھا کہ خلیفۂ وقت ولید بن عبدالملک کے ساتھ بہتر تعلقات کا سلسلہ قائم ہو جائے۔ راجہ نے اِسی غرض سے ولید کے دربار کے لیے بہت سے قیمتی تحائف بھی روانہ کرا دیے۔ 'دیبل' سندھ میں واقع قدیم ساحلی شہر تھا، جسے 'بھمبھور' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ 'بھنبھور' گھارو کریک (خلیج) کے شمالی کنارے پر کراچی کے مشرق میں تقریباً 65 کلومیٹر کے فاصلے پر سندھ کے ضلع ٹھٹھہ میں واقع تھا۔ جب جہاز دیبل کے قریب پہنچا تو راجہ داہر کے سپاہیوں نے جہاز پر حملہ کرکے تمام مال و متاع لوٹ لیا اور عرب عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ جب حجاج کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو اس نے اوّلاً مصالحت سے کام نکالنا چاہا۔ حجّاج نے راجہ داہر کو لکھا:

'آپ کے آدمیوں نے ہماری عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اُنہیں واپس کرا دو!'

راجہ داہر ایک شیطان صفت حکمران تھا۔ اُس نے جواب دیا:

'یہ واقعہ سمندری قزاقوں کی طرف سے پیش آیا ہے۔ مَیں اِس معاملے میں بے اختیار ہوں!'

اب حجاج کے پاس فوج کشی کے سوا کوئی دوسری راہ نہیں تھی۔ اُس نے عبداللہ اسلمی کو چھ ہزار سپاہیوں کے ساتھ دیبل پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ جب عبداللہ اسلمی جنگ میں شہید ہو گئے تو حجاج نے بُدَیل بن طُہفہ بجَلی کو روانہ کیا، لیکن بدیل میدان جنگ میں گھوڑے سے گر کر شہید ہو گئے۔ اب حجاج نے اپنے نوجوان بھتیجے 'محمد بن قاسم' کو سندھ کا گورنر مقرر کیا اور چھ ہزار شامی سپاہیوں کے ہمراہ راجہ داہر کی قید میں مسلمانوں کی دادرسی کے لیے روانہ کیا۔ محمد بن قاسم نے دیبل پہنچتے ہی شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اُس نے اپنی فوج کے آگے خندق کھودی اور مجاہدین اسلام کی صفیں ترتیب دیں۔ منجنیقیں بھی مناسب مقامات پر نصب کر دی گئیں۔ اِن میں وہ عظیم الشان منجنیق 'عروس' بھی تھی، جسے پانچ سو آدمی کھینچتے تھے۔ مسلمانوں نے عرصہ تک دیبل کا محاصرہ کیے رکھا، مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔

دیبل ایک تیرتھ گاہ (ہندوؤں کا مقدس مقام) تھا۔ شہر کے درمیان میں ایک بہت بڑے مندر میں بت تھا۔ مندر کی شان دار عمارت پر ایک بہت اونچا مینار بنا ہوا تھا، جس کے بُرج پر ایک بہت بڑا سرخ جھنڈا نصب تھا۔ جب ہوا چلتی تو یہ جھنڈا سارے شہر پر لہراتا تھا۔ ایک دن مسلمانوں نے تاک کر منجنیق سے نشانہ لگایا تو مندر کے مینار کی بُرجی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور شرک کی وہ علامت نام نہاد مقدس سرخ جھنڈا زمین پر آگرا۔ ہندومت کی وہمی مزاج پیروکاروں نے اسے بدشگونی سمجھا اور اُن کی ہمتیں جواب دے گئیں۔ مسلمانوں نے جوش وخروش سے شہر پر یلغار کردی اور شہر کی فصیل رسیوں کے ذریعے پھلانگ کر دیبل فتح کرلیا۔ شہر میں موجود راجہ داہر کی طرف سے مامور حکمران موقع دیکھ کر بھاگ نکلا۔

محمد بن قاسم دیبل کی فتح کے بعد آگے ہی آگے بڑھتا چلا جارہا تھا۔ وہ کئی علاقے فتح کرنے کے بعد موجودہ سندھی شہر 'روہڑی' کے پاس واقع راجہ داہر کے دارالحکومت 'اروڑ' پہنچ گیا۔ یہاں راجہ داہر دریائے سندھ کے مشرقی کنارے اپنے لاؤلشکر کے ہمراہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ محمد بن قاسم تیز رَو دریا کے مغربی جانب تھا۔ محمد بن قاسم کے لیے دریا عبور کرنا ایک گمبھیر مسئلہ تھا، جو کسی طرح حل ہونے میں نہیں آتا تھا۔ راجہ داہر نے اپنے ایک جنرل کو دریا کی حفاظت پر متعین کررکھا تھا۔ مسلمانوں نے کشتیوں کا پل بنانے کا ارادہ کیا، لیکن دوسرے کنارے پر راجہ داہر کے سپاہی اس کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیتے تھے۔ بالآخر ایک رات مسلمانوں نے کشتیوں کو دریا کے طُول کے رُخ پر کھڑا کرکے انہیں عرض کے رُخ پر کھینچ دیا۔ جن ہندو سپاہیوں نے مزاحمت کی، وہ مسلم تیر اندازوں کے ہاتھوں مارے گئے، جب کہ مسلم فوج نے دریا عبور کرکے راجہ کی فوج پر بھرپور حملہ کردیا۔ جس سے وہ بدحواس ہوگئی اور شکست کھاکر بھاگ نکلی۔ صبح راجہ داہر کو مسلم فوج کے دریا عبور کرنے اور ہندو فوج کے شکست خوردہ ہونے کی خبر سنائی گئی تو اس نے اِسے بدشگونی قرار دیا۔ جب کہ ہندو فوج کی کمان کرنے والے کمانڈر 'راجہ راسل' نے بھی بدلتے حالات بھانپ کر محمد بن قاسم کی اطاعت قبول کرلی۔ اسلامی لشکر پیش قدمی کرتا ہوا 'کاجی جاٹ' نامی گاؤں پہنچ گیا، جس میں راجہ داہر مقیم تھا۔ 'کاجی جاٹ' تک پہنچنے کے لیے درمیان میں موجود ایک جھیل کو پار کرنا ضروری تھا، جس کے لیے سرنڈر ہوجانے والے میجر راسل سمیت دوسرے جنرل 'موکا' نے ایک تدبیر اختیار کی، جس کے ذریعے ایک کشتی کے ذریعے تین تین آدمی جھیل کے پار بھیجنے شروع کیے گئے۔ حتی کہ تمام لشکر جھیل پار کرگیا۔ راجہ داہر نے اپنے اہل وعیال کو 'قلعہ دراوڑ' میں بند کیا اور خود لڑائی کے لیے تیار ہوگیا۔

راجہ داہر ایک سو ہاتھیوں، دس ہزار زِرہ پوش سوار اور تیس ہزار پیدل فوج کے ساتھ دریائے سندھ کے کنارے مقابلے پر آیا۔ یہ لڑائی چار دن چلتی رہی۔ مسلمانوں کا طاقتور اور دیوجسامت ہاتھیوں کے سامنے زور نہیں چل رہا تھا۔ آخر پانچویں روز مسلمانوں نے پچکاریوں (رنگ وغیرہ بھر کر پھینکنے کا ایک نالی دار آلہ) کے ذریعہ آتش گیر مادہ ہاتھیوں پر پھینکنا شروع کیا، جس سے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ راجہ داہر کا ہاتھی بھی میدان سے بھاگا، لیکن راجہ داہر ہاتھی سے اُتر کر پیادہ لڑتا رہا، حتی کہ ایک عرب مجاہد نے اس بدقماش ہندو حکمران کی گردن کاٹ ڈالی۔ اُس کے مرتے ہی ہندو فوج قلعہ دراوڑ کی طرف بھاگ نکلی۔ یوں تیز رفتار جنگ کے ذریعے سندھ اسلامی خلافت کا ہمیشہ کے لیے ایک حصہ بن گیا۔ اس اہم اور مرکزی معرکے میں راجہ داہر کے پاس ۴۰ ہزار سے زیادہ مسلح فوج تھی، جب کہ محمد بن قاسم کی کل فوج ساڑھے پندرہ ہزار تھی۔

محمد بن قاسم نے راجہ داہر کے قتل کے بعد مزید پیش قدمی کرتے ہوئے اگلے علاقوں کا رُخ کیا اور 'رواڑ' نامی علاقہ فتح کرکے راجہ داہر کے خاندانی علاقے 'برہمن آباد' کی طرف بڑھا۔ رواڑ سے برہمن آباد کی طرف آتے ہوئے راستے میں دو قلعے 'بہرور اور دہلیلہ' نام کے آتے تھے، جنھیں بہ سہولت فتح کرلیا گیا۔ یہاں راجہ داہر کا ایک وزیر 'سی ساکر' تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مسلمانوں کو روکنا ممکن نہیں ہے۔ چناں چہ اُس نے محمد بن قاسم سے وفاداری کی بنیاد پر جان بخشی کا پروانہ حاصل کیا اور وہ مسلمان عورتیں بھی پیش کیں، جو راجہ داہر کے سپاہیوں نے قید کررکھی تھیں۔ اُن مظلوم مسلمان عورتوں کا راجہ داہر کے دارالحکومت کی حدود میں سے برآمد ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دیبل میں ہونے والی 'قزاقی' راجہ داہر کا شیطانی ہتھکنڈہ تھی۔ دراصل اس کی بنیاد راجہ داہر کا وہ مذہبی تعصب تھا، جس کی وجہ سے وہ خوامخواہ مسلمانوں سے دشمنی مُول لے بیٹھا تھا۔ جب اسلامی لشکر آتش پرست ساسانیوں کو فتح کرتے ہوئے بلوچستان کے علاقے مکران تک پہنچا تو سندھ سے راجہ داہر زوال پذیر ساسانیوں کو بچانے کے لیے مجوسی فوج کی مدد کے لیے میدان میں کُود پڑا۔ اگرچہ مکران کی اس جنگ میں ساسانی اور سندھ کی ہندو فوج کو شکست ہوئی تھی، مگر راجہ داہر اپنی بے وقوفی کی وجہ سے مسلمانوں کی دشمنی خرید چکا تھا۔ جس کا خمیازہ

اُسے سندھ کے ہاتھوں سے نکلنے، اپنے قتل اور اپنے خاندان کی تباہی و بربادی کی صورت میں بھگتنا پڑا۔

ملتان سندھ کا اہم سیاسی، ثقافتی اور مذہبی مرکز تھا۔ یہاں 'گور سنگھ' کی حکومت تھی، جو بہت مضبوط راجہ سمجھا جاتا تھا۔ اس نے دو روز تک قلعے سے باہر نکل کر مسلمانوں کا سخت مقابلہ کیا۔ بہت سے اہم مسلمان کمانڈر شہید ہوگئے۔ گور سنگھ پھر قلعہ بند ہوگیا۔ اس بے آب و گیاہ علاقے میں مسلمانوں کے لیے زیادہ دیر محاصرہ جاری رکھنا ممکن نہیں تھا۔ چناں چہ لشکر میں قحط پڑ گیا۔ لہٰذا مسلمانوں نے بھرپور حملہ کر کے شہر پر قبضہ کر کے قحط سے نجات پانے کا منصوبہ بنایا، جس کے لیے بہت زوردار معرکے ہوئے۔ بالآخر مسلمانوں کو اس نہر کا علم ہوگیا، جو اہل شہر کو پانی مہیا کرتی تھی۔ انہوں نے ایک ملتانی کے مشورے پر نہر کا رخ بدل دیا۔ اہل شہر پیاسے مرنے لگے اور قلعے سے باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوگئے، لیکن شکست کھا کر پھر قلعہ بند ہوگئے۔ اتفاقاً ایک قیدی سے مسلمانوں کو قلعے کی فصیل کا کمزور حصہ معلوم ہوگیا۔ دو تین دن کی سنگ باری سے شہر کی فصیل ٹوٹ گئی۔ جس سے مسلمان فاتحانہ قلعے میں داخل ہوگئے۔ چوں کہ ملتان بھی ایک تیرتھ گاہ تھا، جس میں موجود ایک بہت بڑے مندر سے محمد بن قاسم کو محفوظ خزانے کا ایک ذخیرہ ہاتھ لگا، جو سیکڑوں من سونے پر مشتمل تھا۔ محمد بن قاسم نے اس خزانے سے وہ وعدہ پورا کیا، جو حجاج نے خلیفہ ولید بن عبد الملک سے کر رکھا تھا کہ وہ مہم پر خرچ ہونے والی تمام رقم کا دُگنا شاہی خزانے میں لوٹائے گا۔ چناں چہ جب حجاج نے سندھ کی مہم کا مالیاتی حساب لگایا تو اس طویل معرکے پر 60 لاکھ درہم خرچ ہوئے تھے۔ جب کہ صرف مالِ غنیمت میں ایک کروڑ بیس لاکھ درہم کی آمدن ہوئی۔ جس پر حجاج نے کہا:

'اس مہم میں ساٹھ لاکھ درہم کا فائدہ ایک طرف رہا اور ہم نے اپنا انتقام الگ لے لیا۔'

راجہ داہر نے اپنی بے وقوفی سے مسلمانوں کو فتح سندھ کی صورت میں جس قدر فائدہ پہنچایا، اس اہمیت کے چند نکات ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

أ. جنوبی ایشیا میں اسلام کی بھرپور لہر آئی۔ سندھ کو باب الاسلام ہونے کا شرف ملا اور ایک ایسے خطۂ زمین میں اسلام کا بیج بویا گیا، جس کے تناور درختوں نے فتنۂ تاتار کی جھلساتی دھوپ میں مظلوموں کو سایہ فراہم کیا۔

ب. سندھ میں نئے حکمرانوں کے ساتھ نئے مذہب، نئی تہذیب اور سوچ کے نئے اور عمدہ انداز بھی داخل ہوئے۔ جس سے ایک زیادہ ترقی یافتہ نظام حکومت بھی برصغیر کو تحفے میں ملا، جس میں عوام کی فلاح کا خیال رکھا جاتا تھا۔ تمام نسلی اور مذہبی طبقوں کو اُن کے بنیادی انسانی حقوق حاصل تھے۔ سب سے اہم یہ کہ اسلام کی آمد سے انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کو تحفظ ملا۔

ت. اسلامی تہذیب و تمدن نے سندھ کو متاثر کیا۔ سندھ میں ایک مشترکہ ثقافت وجود میں آئی۔ سندھی زبان کو عربی رسم الخط اور بے شمار عربی الفاظ کا ذخیرہ ملا۔ سندھ کی معاشرت میں مسلمان عربوں کے اثرات و اخلاق وجود پذیر ہوئے۔ عربی گھوڑے اور صحرائی جہاز اونٹ کا صحرائے سندھ میں بھی استعمال ہونے لگا۔ فنِ تعمیر میں منبر و محراب اور مینار کا استعمال شروع ہوا۔ کھلی اور ہوادار عمارتیں بننے لگیں۔ عوام میں قانون و اخلاق کی پابندی کا جذبہ پیدا ہوا۔

ث. فتح سندھ کے نتیجے کے میں برصغیر میں تاریخ نویسی کا آغاز ہوا۔ اسی لیے اسلام کی آمد کے بعد برصغیر کی تاریخ اندھیروں میں ڈوبی ہوئی نہیں ہے۔

ج. فتح سندھ نے برصغیر کی فتح کا راستہ کھولا۔ سندھ میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے مراکز قائم ہوئے۔ آبادی مسلمان ہوگئی۔ مسلمان حکومتیں قائم ہوئیں۔ مسلمانوں کو اس خطۂ زمین کے اندرونی حالات سے آگاہی ہوئی۔

☼☼☼

حضرت نوح علیہ السلام، کنعان اور ہم

خزیمہ یاسین

حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اور بہت عظمت والے پیغمبر تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد یہ پہلے نبی ہیں، جن کو 'رسالت' سے نوازا گیا تھا۔ جس برگزیدہ انسان پر اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی ہے، وہ 'نبی' ہے اور جس کو جدید شریعت بھی عطا کی گئی ہو، وہ 'رسول' ہے۔ اس حوالے سے حدیث کی مشہور کتاب صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت منقول ہے، جس میں یہ الفاظ موجود ہیں:

یَا نُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ۔ (صحیح بخاری: ۳۳۴۰)

اے نوح (علیہ السلام!) آپ (آدم علیہ السلام کے بعد) روئے زمین پر سب سے پہلے رسول ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کے حالات سورۂ نوح میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ بلاشبہ یہ واقعہ ہدایت و ضلالت، روشنی و تاریکی اور نیکی و بدی کے اہم مسائل آشکار کرتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم

حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت سے پہلے تمام قوم خدا کی توحید اور صحیح مذہبی کی روشنی سے یکسر ناآشنا ہو چکی تھی۔ حقیقی خدا کی جگہ خود ساختہ بتوں کی عبادت کی جا رہی تھی۔ غیر اللہ کی پرستش اور بتوں کی عبادت ہی اُن کا مذہب بن چکا تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نوح میں ذکر فرمایا ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿1﴾

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس بھیجا کہ اپنی قوم کو خبردار کرو، قبل اِس کے کہ اُن پر کوئی دردناک عذاب آ کھڑا ہو۔

قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿2﴾

(چناں چہ) اُنہوں نے (اپنی قوم سے) کہا: اے میری قوم! مَیں تمہارے لیے ایک صاف صاف خبر دار کرنے والا ہوں۔

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿3﴾

کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿4﴾

اللہ تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا اور تمہیں ایک مقرر وقت تک باقی رکھے گا۔ بے شک جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آ جاتا ہے تو پھر وہ مؤخر نہیں ہوتا، کاش کہ تم سمجھتے ہوتے۔

اللہ کی بارگاہ میں نوح علیہ السلام کی عاجزی

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿5﴾

(پھر) نوح نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا: میرے پروردگار! مَیں نے اپنی قوم کو رات دن (حق کی) دعوت دی ہے۔

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿6﴾

لیکن میری دعوت کا اس کے سوا کوئی نتیجہ نہیں ہوا کہ وہ اور زیادہ بھاگنے لگے۔

وَ اِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿7﴾

اور مَیں نے جب بھی اُنہیں دعوت دی، تاکہ آپ اُن کی مغفرت فرمائیں تو انہوں نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں، اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے، اپنی بات پر اڑ رہے اور تکبر ہی تکبر کا مظاہرہ کرتے رہے۔

ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿8﴾

پھر مَیں نے اُنہیں پکار پکار کر دعوت دی۔

ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿9﴾

پھر مَیں نے اُن سے علانیہ بھی بات کی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا۔

ایمان قبول کرنے پر انعامات کے وعدے

حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کو راہِ راست پر آنے کے بعد بطور انعام اللہ تعالی کی نعمتوں کی خوش خبریاں سنائیں۔ آپ نے قوم سے فرمایا: اگر تم لوگ ایمان لے آتے ہو تو اللہ تعالی خوش ہو کر تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا۔ سورۂ نوح میں ذکر ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿10﴾

چناں چہ مَیں نے کہا: اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو۔ یقین جانو، وہ بہت بخشنے والا ہے۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿11﴾

وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔

وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿12﴾

اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کر دے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿13﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت سے بالکل نہیں ڈرتے ؟!

تبلیغِ پیغمبر پر قوم کا غیر عقلی اعتراض

حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ پر قوم کیا اعتراض کرتی تھی؟ قرآن نے ہماری نصیحت کے لیے وہ بھی بیان کیا ہے۔ سورۂ ہود کی آیت 27 میں ذکر ہے:

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿27﴾

اِس پر اُن کی قوم کے وہ سردار لوگ، جنہوں نے کفر اختیار کر لیا تھا، کہنے لگے: ہمیں تو اِس سے زیادہ (تم میں) کوئی بات نظر نہیں آ رہی کہ تم ہم جیسے ہی ایک انسان ہو اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ صرف وہ لوگ تمہارے پیچھے لگے ہیں، جو ہم میں سب سے زیادہ بے حیثیت ہیں اور وہ بھی سطحی طور پر رائے قائم کر کے۔ اور ہمیں تم میں کوئی ایسی بات بھی دکھائی نہیں دیتی، جس کی وجہ سے ہم پر تمہیں کوئی فضیلت حاصل ہو، بلکہ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ تم سب جھوٹے ہو۔

قوم کے اعتراض پر پیغمبر کا جواب

قرآن نے قوم کے بے تکے اعتراض پر آپ علیہ السلام کا درد بھرا جواب سورۂ ہود کی آیت 28 تا 31 میں ذکر کیا ہے:

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿28﴾

نوح نے کہا: اے میری قوم! ذرا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر مَیں اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی ایک روشن ہدایت پر قائم ہوں اور اُس نے مجھے خاص اپنے پاس سے ایک رحمت (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہے، پھر بھی وہ تمہیں سُجھائی نہیں دے رہی تو کیا ہم اِس کو تم پر زبردستی مسلط کر دیں، جب کہ تم اُسے ناپسند کرتے ہو ؟!

وَ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿29﴾

اور اے میری قوم! مَیں اِس (تبلیغ) پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر اللہ کے سوا کسی اور نے ذمے نہیں لیا۔ اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، مَیں اُن کو

دھتکارنے والا نہیں ہوں، ان سب کو اپنے رب سے جا ملنا ہے، لیکن مَیں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم ایسے لوگ ہو، جو نادانی کی باتیں کر رہے ہو۔

وَ يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿30﴾

اے میری قوم! اگر مَیں اُن لوگوں کو دھتکار دوں تو کون مجھے اللہ (کی پکڑ) سے بچائے گا؟ کیا تم پھر بھی دھیان نہیں دو گے؟

وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿31﴾

اور مَیں تم سے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ میرے قبضے میں اللہ کے خزانے ہیں، نہ مَیں غیب کی ساری باتیں جانتا ہوں۔ اور نہ مَیں تم سے یہ کہہ رہا ہوں کہ مَیں کوئی فرشتہ ہوں۔ اور جن لوگوں کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں، مَیں اُن کے بارے میں بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ اُنہیں کبھی کوئی بھلائی عطا نہیں کرے گا۔ ان کے دِلوں میں جو کچھ ہے، اُسے اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر مَیں ان کے بارے میں ایسی باتیں کہوں تو یقیناً میرا شمار ظالموں میں ہو گا۔

سردارانِ قوم کی ہٹ دھرمی

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی طرف سے صرف یہی ظلم نہیں تھا کہ قوم کے سردار آپ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو حقیر اور بے وقوف سمجھتے اور کہتے تھے۔ مزید ستم در ستم یہ بھی تھا کہ امیر لوگ اپنے تابع داروں کو کہتے رہتے تھے کہ یہ نوح آپ کو جس بُت پرستی کو چھوڑنے کا کہہ رہا ہے، اُسے ہر گز مت چھوڑنا۔ کیوں کہ یہ تمہارے باپ دادوں کا مذہب ہے۔ اپنے بتوں کو چھوڑ کی اِس کی دعوت کی طرف مت جانا۔ قرآن مجید نے سردارانِ قوم کی یہ بات سورۂ نوح کی آیت 23 میں یوں ذکر کی ہے:

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿23﴾

اور (اپنے آدمیوں سے) کہا ہے کہ: اپنے معبودوں کو ہر گز مت چھوڑنا۔ نہ وَدّ اور سُوَاع کو کسی صورت میں چھوڑنا اور نہ یَغُوْث، یَعُوْق اور نَسْر کو چھوڑنا۔

قومِ نوح کے مشہور پانچ بُت

حضرت عُروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وَدّ، سُوَاع، یَغُوْث، یَعُوْق اور نَسْر یہ پانچوں حضرت آدم علیہ السلام کے فرزند تھے۔ یہ نہایت ہی دین دار اور عبادات گزار تھے۔ لوگ اِن پانچوں سے بہت ہی محبت کرتے اور ان کے معتقد تھے۔ جب ان کی وفات ہو گئی تو لوگوں کو بہت صدمہ ہوا۔ شیطان نے ان بزرگوں کی تعزیت کرتے ہوئے قوم کو یوں تسلی دی کہ تم ان پانچوں صالحین کا مجسمہ بنا کر رکھ لو اور ان کو دیکھ کر اپنے دلوں کو تسکین دیتے رہو۔ چناں چہ لوگوں نے ان بزرگوں کے مجسمے بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں رکھ لیے۔ کچھ عرصے تک لوگ ان مجسموں کی زیارت کرتے رہے۔ پھر لوگ ان مجسموں کی عبادت کرنا شروع ہو گئے۔ اور خدا پرستی چھوڑ کر بُت پرستی کرنے لگے۔ (تفسیر صاوی، جلد 6، پارہ 29، سورۂ نوح، آیت 23)

نوح علیہ السلام کا صبر و استقلال

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ تعالی کی طرف دعوت دیتے، جب کہ جواباً قوم آپ کو سخت باتیں کہتی اور دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیتی۔ آپ علیہ السلام کی طرف سے دعوت دینے اور قوم کی طرف سے انکار کرنے کا یہ سلسلہ 950 سال تک جاری رہا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اولو العزمی کا اندازہ کرنا چاہیے کہ وہ کس قدر عظیم پیغمبر تھے۔ انہوں نے کس قدر صبر و حوصلے کے ساتھ اللہ تعالی کے دین کی دعوت جاری رکھی۔ قوم کی بُری باتیں برداشت کیں۔ طرح طرح کی اذیتیں سہیں۔ نوع بہ نوع تکلیفیں جھیلیں۔ اِس سب کے باجود قوم کے لیے دل میں درد اور فکر ہر گز کم نہیں ہوئی۔ اُنہوں نے قوم کی طرف اللہ کا پیغام پہنچایا اور در حقیقت پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے قوم کو دعوت قبول نہ کرنے پر اللہ تعالی کے سخت عذاب سے بھی ڈرایا۔ جس کے جواب میں سرکش قوم نے انتہائی سخت اور گستاخانہ الفاظ استعمال کیے۔ قرآن نے سورۂ ہود کی آیت 32 میں قوم کے وہ الفاظ ذکر کیے ہیں:

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿32﴾

انہوں نے کہا: اے نوح! تم ہم سے بحث کر چکے اور بہت بحث کر چکے، اب اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ (عذاب) جس کی دھمکی ہمیں دے رہے ہو۔

حضرت نوح علیہ السلام نے یہ سن کر قوم کو جواب دیا کہ عذاب لانا یا ٹالنا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ عذاب دینا اور دُور کرنا اُس ذات کے قبضے میں ہے، جس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ وہ چاہے تو یہ سب کچھ بھی ہو جائے گا۔ قرآن مجید نے حضرت نوح علیہ السلام کا یہ مکالمہ سورۂ ہود کی آیت 33 میں اِن الفاظ میں ذکر کیا ہے:

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿33﴾

نوح نے کہا: اُسے تو اللہ ہی تمہارے پاس لے آئے گا، اگر چاہے گا۔ اور تم اُسے بے بس نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبر کو تسلی

بہر حال! جب ساڑھے نو سو سال کی اَن تھک اور مسلسل دن رات کی محنت کے بعد بھی لوگوں نے ہدایت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اِس حد تک سرکش ہو گئے کہ عذاب ہی مانگنے لگے تو اللہ تعالی نے اپنے بلند و قار نبی کی طرف وحی نازل فرمائی اور آپ کو تسلی دی کہ آپ ایسے لوگوں کے لیے پریشان نہ ہوں۔ قرآن نے سورۂ ہود کی آیت 36 میں ذکر کیا ہے:

وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿36﴾

اور نوح کے پاس وحی بھیجی گئی کہ: تمہاری قوم میں سے جو لوگ اب تک ایمان لا چکے ہیں، اُن کے سوا اَب کوئی اَور ایمان نہیں لائے گا۔ لہٰذا جو حرکتیں یہ لوگ کرتے رہے ہیں، تم ان پر صدمہ نہ کرو۔

نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے بد دعا

جب حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالی کی طرف آئی وحی سے معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کی سرکشی اور دعوت قبول نہ کرنے کا سبب میری کمزوری نہیں، بلکہ قوم ہی کی نالائقی اور بد بختی ہے اور وہ خود ہی راہِ راست پر نہیں آنا چاہتی۔ ساتھ ہی آپ علیہ السلام کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اب یہ قوم باقی رہنے والی نہیں ہے۔ اِس پر اللہ تعالی کی طرف سے عذاب آنے والا ہے، تب آپ نے قوم کے بُرے اعمال اور گھٹیا حرکتوں کے سبب اللہ تعالی کی بارگاہ میں بد دعا فرمائی۔

اس کے الفاظ سورۂ نوح کی آیت 26 اور 27 میں درج ہیں:

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿26﴾

اور نوح نے یہ بھی کہا: میرے پروردگار! اِن ظالموں میں سے کوئی ایک باشندہ بھی زمین پر باقی نہ رکھیے۔

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿27﴾

اگر آپ ان کو باقی رکھیں تو یہ آپ کے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ اِن سے جو اولاد پیدا ہو گی، وہ بدکار اور کافر ہی پیدا ہو گی۔

نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم

اللہ تعالی نے ان حالات کے بعد نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ایک کشتی تیار کریں۔ سورۂ ہود کی آیت 37 میں ذکر ہے:

وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿37﴾

اور ہماری نگرانی میں ہماری وحی کی مدد سے کشتی بناؤ اور جو لوگ ظالم بن چکے ہیں، اُن کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ یہ اب غرق ہو کر رہیں گے۔

اور پھر طوفان آ گیا

جب اللہ تعالی کی ہدایت کے مطابق کشتی تیار ہو گئی تو ایمان والے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گئے۔ تب اللہ تعالی نے قوم پر پانی کا عذاب نازل فرما دیا۔ اس کے لیے قرآن مجید نے سورۂ ہود کی آیت 40 میں ذکر کیا ہے:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ مَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿40﴾

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور تنّور اُبل پڑا تو ہم نے (نوح سے) کہا: اس کشتی میں ہر قسم کے جانوروں میں سے دو دو کے جوڑے سوار کر لو اور تمہارے گھر والوں میں سے جن کے بارے میں پہلے کہا جا چکا ہے (کہ وہ کفر کی وجہ سے غرق ہوں گے) ان کو چھوڑ کر باقی گھر والوں کو بھی اور جتنے لوگ ایمان لائے ہیں، ان کو بھی (ساتھ لے لو) اور تھوڑے ہی سے لوگ تھے، جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

چناں چہ طوفان آ گیا اور زمین پانی میں ڈوبنے لگی۔

نوح علیہ السلام کی بیٹے کے لیے التجا

چوں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی واہلہ اور ایک بیٹا کنعان دونوں مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے کشتی سے باہر رہ گئے تھے، لہٰذا دوسری طرف حضرت نوح علیہ السلام نے شفقتِ پدری کے طور پر اللہ تعالیٰ سے بیٹے کے بچاؤ کے لیے دعا کی، جس کے الفاظ سورۂ ہود کی آیت 45 میں ذکر ہیں:

وَ نَادٰی نُوۡحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَہۡلِیۡ وَ اِنَّ وَعۡدَکَ الۡحَقُّ وَ اَنۡتَ اَحۡکَمُ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿45﴾

اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا: اے میرے پروردگار! میرا بیٹا میرے گھر ہی کا ایک فرد ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تُو سارے حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کو انتباہ

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ وہ صرف اہلِ ایمان کو ہی کشتی میں سوار کریں۔ اور جنہوں نے ایمان قبول نہیں کیا، چاہے وہ آپ کے گھر والے ہی ہوں، اُنہیں کشتی میں سوار نہیں کرنا، بلکہ وہ عذاب میں ہلاک کر دیے جائیں گے۔ لہٰذا جب نوح علیہ السلام نے بطور پدری محبت اپنے بیٹے کنعان کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہود کی آیت 46 میں جواب دیا:

قَالَ یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ ٭۫ۖ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿46﴾

اللہ نے فرمایا: اے نوح! یقین جانو وہ تمہارے گھر والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ تو ناپاک عمل کا پلندہ ہے۔ لہٰذا مجھ سے ایسی چیز نہ مانگو، جس کی تمہیں خبر نہیں ہے۔ مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں شامل نہ ہو۔

ہمارے لیے سبق

اِس تمام واقعے میں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم قرآن مجید میں گزشتہ اُمتوں کے واقعات، خصوصاً حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی واہلہ اور بیٹے کنعان کا واقعہ اِس نکتۂ نظر سے دیکھیں کہ اِس میں ہمیں گزرے ہوئے لوگوں کی فقط زندگی یا مذہبی تاریخ بتائی گئی ہے تو ہمیں ایسے واقعات کے نتائج کے حوالے سے فکر مند ہونے اور سوچنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ پھر ہم آزاد ہیں۔ ہمیں اپنی آخرت بارے بھی پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر چار دن کی چاندنی کے بعد بھی چاندنی ہی ہو گی۔ البتہ! اگر ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ واقعات ہماری تذکیر و تطہیر، تزکیہ و تصفیہ اور نصیحت و ہدایت کے لیے ذکر کیے گئے ہیں، تب ہمیں خبردار ہو جانا چاہیے۔

اللہ کے ہاں رشتہ معیارِ نجات نہیں

ہمیں ہوش اختیار کرنا چاہیے کہ جب اولو العزم نبی و رسول نوح علیہ السلام کے خون کا رشتہ کنعان اپنے ذاتی ایمان و عملِ صالح کے بغیر عذاب سے نہیں بچ سکا اور خصوصاً اِس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے کنعان کے والد اور برگزیدہ رسول نوح علیہ السلام ہی کو بیٹے کے لیے شفاعت کرنے سے روک دیا تھا تو ہم کس بِرتے پر عملِ صالح کے بغیر زندگی گزار رہے ہیں؟! آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے برگزیدہ پیغمبر کا اہم ترین فرمان حدیث کی مشہور کتاب سنن النسائی میں درج ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ قُرَيْشًا. أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ. فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلاَّ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم۔ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔ (سنن النسائی:۴۹۰۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں چوری کرلی۔ لوگ کہنے لگے: ہم تو اس کے بارے میں آپ سے بات نہیں کرسکتے اور بھی کوئی نہیں کر سکتا، مگر اسامہ جو آپ کو بہت پیارے ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے سفارش کی تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ! بنی اسرائیل اِس جیسے کاموں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جب ان میں سے (دنیاوی لحاظ سے) کوئی بلند مرتبہ شخص چوری کرلیتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کم مرتبہ شخص ان میں چوری کر بیٹھتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ اگر (چوری کرنے والی) محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ ہوتی تو مَیں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

بے نمازی کا انجام

جب وقت کے پیغمبر اپنی اولادوں کو اللہ تعالی کی نافرمانی کی سزا سے نہیں بچا سکے تو ہماری کس کے ساتھ رشتے داری ہے؟ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم کس سوچ کے تحت نماز نہ پڑھنے کا جرم کر رہے ہیں؟ ہمارے ہاں اللہ تعالی کے سب سے بڑے حکم نماز کی کیا حالت ہے؟ کیا ہماری نمازیں مکمل اور کامل ہیں؟ کیا ہم پنج وقتہ فرض نمازیں وقت پر ہی ادا کرتے ہیں؟ ہم جمعے کے علاوہ باقی دنوں میں نمازوں کے وقت ہم کہاں ہوتے ہیں؟ اگر دن کے اوقات میں کام کاج اور کاروبار وغیرہ جیسی مصروفیات ہیں تو فجر کے وقت مسجدیں خالی کیوں ہوتی ہیں؟

سورۂ مدثر میں ذکر ہے:

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿42﴾

کہ: تمھیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا؟

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿43﴾

وہ کہیں گے کہ: ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿44﴾

اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿45﴾

اور جو لوگ بے ہودہ باتوں میں گھستے، ہم بھی ان کے ساتھ گھس جایا کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿46﴾

اور ہم روز جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿47﴾

یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہمارے پاس آ ہی گئی۔

نماز کی دعوت پر لوگوں کا وسوسہ

جب نماز کے لیے کہا جاتا ہے تو بعض لوگ کہتے ہیں: ایسی نماز کا کیا فائدہ، جب دل ہی صاف نہ ہو؟! نماز کا تو مقصد ہی دل کی صفائی ہے۔ اگر نماز کا مقصد دل کی صفائی ہے تو دل بھی تو نماز سے ہی صاف ہوگا۔ قرآن مجید نے سورۂ عنکبوت کی آیت 45 میں ذکر کیا ہے:

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ﴿45﴾

(اے پیغمبر!) جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے، اس کی تلاوت کرو اور نماز قائم کرو۔ بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے کیسے روکتی ہے؟ تفسیر دُرِّ منثور کے مطابق نماز میں تین بنیادی چیزیں پائی جانا ضروری ہیں:

الصَّلاةُ فِيها ثَلاثُ خِلالٍ؛ اَلإِخْلاصُ والخَشْيَةُ وذِكْرُ اللهِ، فَكُلُّ صَلاةٍ لَيْسَتْ فِيها مِن هَذِهِ الخِلالِ فَلَيْسَتْ بِصَلاةٍ فالإِخْلاصُ يَأْمُرُهُ بِالمَعْرُوفِ والخَشْيَةُ تَنْهاهُ عَنِ المُنْكَرِ وَذِكْرُ اللهِ القُرْآنُ يَأْمُرُهُ وَيَنْهاهُ۔

نماز میں تین چیزیں لازمی ہیں۔ اخلاص، خشیتِ الٰہی اور اللہ کا ذکر۔ پس جس بھی نماز میں یہ تین چیزیں موجود نہیں ہوں گی، وہ نماز ہی نہیں ہے۔ کیوں کہ اخلاص نمازی کو نیکی کا حکم و ترغیب دیتا ہے۔ خشیتِ الٰہی (اللہ تعالی کا ڈر) انسان کو گناہوں سے روکتا ہے۔ جب کہ ذکر اللہ (یعنی قرآن مجید) انسان کو اچھائی کا حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔

حدیث کی مشہور کتاب معجم الطبرانی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت موجود ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَن لَمْ تَنْهَهُ صَلاتُهُ عَنِ الفَحْشاءِ والمُنْكَرِ، لَمْ يَزْدَدْ بِها مِنَ اللهِ إلا بُعْدًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی نماز اُسے فُحش اور بُرے کاموں سے نہیں روکتی، ایسی نماز اُس شخص کو اللہ سے دور کرنے کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

بنیادی بات یہ ہے کہ دلوں کی صفائی، بُرے کاموں سے رُکنا اور نیک کام کرنا یہ نماز سے ہی ہوگا۔ البتہ نماز کے لیے ضروری ہے کہ وہ اخلاص، اللہ تعالی کے ڈر اور ذکر اللہ کے ساتھ ادا کی جائے۔ جیسا عمل ہوگا، ویسا ہی نتیجہ ظاہر ہوگا۔ اچھی نماز پڑھنے سے دل صاف ہوگا، نیک اعمال کی توفیق ہوگی اور بُرائی سے بچنا ممکن

ہو گا۔ جیسے کسی مریض کو درست طریقے سے دوا دی جائے تو وہ تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر وہی دوا غلط طریقے سے دی جائے تو وہ نقصان پیدا کر دیتی ہے۔ انسان صحت مند ہونے کے بجائے مزید بیمار ہو جاتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو نمازی دن بدن نیک اعمال میں ترقی کرتا جائے، ظاہر ہے، وہ اچھی اور بہترین نماز کا ہی نتیجہ ہے۔ اگر کوئی نمازی دن بدن بُرے کاموں میں ملوث رہتا ہے، حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ نماز ادا کرنا بھی ترک کر دیتا ہے تو ظاہر ہے، یہ نماز اچھے سے ادا نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

اگر ہم اپنی بد عملی کے باوجود یہ سوچتے ہیں کہ بروز قیامت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت فرما دیں گے تو یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی کسی جان پہچان والے ہی کی شفارش کرتا ہے۔ یہ دنیا کا اصول ہے۔ اگر ہمیں قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہیے تو پہلے ہمیں اُن کی جان پہچان والا بننا ہو گا۔ حدیث کی مشہور کتاب صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ، فَلْيَفْعَلْ۔ (صحیح بخاری:۱۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: قیامت کے روز میری امت کے لوگ ایسی حالت میں بُلائے جائیں گے کہ وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے، چناں چہ تم میں سے جو شخص اس چمک اور روشنی کو زیادہ بڑھا سکتا ہو تو اُسے ضرور ایسا کرنا چاہیے۔ (یعنی وہ وضو اچھی طرح کرے۔)

ہم نماز پڑھیں۔ نماز کے لیے وضو کریں۔ وضو کریں گے تو قیامت کے دن ہمارے وضو والے اعضا چمکیں گے، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پہچان لیں گے کہ ہاں! یہ میرے اُمتی ہیں۔ اے اللہ! مَیں ان کی بخشش کے لیے شفارش کرتا ہوں۔ تب اُمید ہے، ہم بخش دیے جائیں۔ اگر ہمارے اعضائے وضو ہی تاریک ہوئے۔ وضو نہ کرنے کی وجہ سے اُن میں کوئی روشنی و چمک نہ ہوئی تو پھر ہمیں وہاں کون پہچانے گا؟ ایک طرف حضرت نوح علیہ السلام نے جب طوفان کے وقت اپنے بیٹے کی شفارش کی کہ اے اللہ! میرے بیٹے کو بچا لے۔ تب اللہ تعالی نے کیا فرمایا؟ یہ الفاظ سورۂ ہود کی آیت 46 میں ذکر ہیں:

قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ﴿46﴾

اللہ نے فرمایا: اے نوح! یقین جانو وہ تمہارے گھر والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ تو ناپاک عمل کا پلندہ ہے۔

ایسے ہی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے سامنے ہماری شفارش کی کہ اے اللہ! میرے اِس امتی کو بچا لے۔ تب اگر اللہ تعالی نے کہہ دیا:

يَا مُحَمَّدُ! اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اُمَّتِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ۔

اے محمد! یہ تیرا اُمتی نہیں ہے۔ اس کے تو عمل ہی ٹھیک نہیں تھے۔ یہ تو نماز بھی نہیں پڑھتا تھا!

مزید یہ کہ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے لیے سورۂ مدثر کی آیت 48 میں فرمایا ہے:

فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ﴿48﴾

چناں چہ سفارش کرنے والوں کی سفارش ایسے (بے نمازی) لوگوں کے کام نہیں آئے گی۔

تب ہماری کیا حالت ہو گی؟ تب مہلت ملے گی، نہ موت ملے گی۔ اَب ہمارے پاس نمازوں، اللہ تعالی کے احکامات کی اطاعت اور نبی علیہ السلام کی پیروی کے ذریعے عمل کی دنیا آباد کرنے کا موقع ہے، تاکہ ہم قیامت کے دن شفاعت کے مستحق بن سکیں۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا: علم وتحقیق کی شائق خاتون

ام ہانی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہانہایت زکی، پاک باز، علم و تحقیق کی شوقین خاتون تھیں۔ بہت سمجھ دار تھیں ان کو تعلیم و تفہیم کا بڑا شوق تھا، پہلا نکاح خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی سے ہوا تھا۔ حضرت خنیس کو جنگ بدر میں گہرے زخم لگے تھے۔ اس لیے کچھ ہی عرصہ بعد وہ وفات پاگئے۔ حضرت حفصہ جب بیوہ ہوئیں تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے نکاح کرنے کا خیال ظاہر کیا مگر وہ خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ناگوار گزری۔ اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا تھا، اس لیے حضرت عثمان سے کہا، انہوں نے جواب دیا کہ میں ابھی نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت عمر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے صورت حال بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلقات ایسے نہ تھے کہ قرابت تک نوبت نہ آتی۔ ادھر حضرت ابو بکر صدیق کی صاحب زادی حضرت عائشہ سے آپ کا نکاح ہو چکا تھا۔ حفصہ کو بھی یہ سعادت نصیب ہونی تھی۔ اس لیے آپ نے فرمایا حفصہ کا نکاح ایسے شخص سے نہ ہو جائے جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان کو ایسی بیوی نہ دی جائے جو حفصہ سے بہتر ہے" پھر آپ نے حضرت عمر کو حفصہ کا پیام دے کر اپنا نکاح کر لیا حضرت حفصہ کا یہ نکاح سنہ ۳ ہجری میں ہوا۔ حضرت حفصہ تعلیم و تعلم کا شوق رکھتی تھیں۔ علم حدیث میں کافی گہری نظر رکھتی تھیں۔ ان سے ۶۰ حدیثیں منقول ہیں جو انہوں نے خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی تھیں۔

عبد اللہ ابن عمر، حمزہ بن عبد اللہ، حارثہ بن وہب، عبد الرحمان بن حارث وغیرہ مردوں میں اور صفیہ بنت ابی عبیدہ ام مبشر انصاریہ عورتوں میں ان کے دائرہ تلامذہ میں داخل ہیں۔

مسند ابن حنبل میں ایک واقعہ لکھا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دین سے ان کو کیا شغف تھا۔ ایک بار آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اصحاب بدر و حدیبیہ جہنم میں داخل نہ ہوں گے۔ حضرت حفصہ نے اعتراض کیا کہ اللہ تو فرماتا ہے۔

"و ان منکم الا واردھا"

تم میں سے ہر ایک جہنم میں وارد ہو گا۔

آپ نے فرمایا ہاں یہ بھی تو ہے۔

ثم ننجی الذین التقو و نذرو الظالمین فیھا جثیا!

پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے۔

حضرت حفصہ بہت بڑی عبادت گزار اور مذہب کی پابند تھیں، قائم اللیل اور صائم النہار تھیں۔ آخر وقت تک روزہ نہ چھوڑا۔ حضرت عائشہ اور ان میں بہنا پا تھا، اکثر معاملات میں ایک دوسرے کی شریک تھیں کبھی کبھی رقابت کا بھی اظہار ہو جاتا تھا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ذکر میں لکھا گیا۔

حضرت عائشہ ان کی نسبت فرماتی تھیں " حفصہ اپنے باپ کی بیٹی ہیں۔ اپنے والد کی طرح راسخ الاعتقاد ہیں۔

وفات

ان کے سال وفات میں اختلاف ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ جو زمانہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہ کے امیر معاویہ سے بیعت کرنے کا ہے وہی زمانہ حضرت حفصہ کی وفات کا ہے یعنی سنہ ۴۱ ہجری (اسد الغابہ)

ابن سعد کا خیال ہے کہ حضرت حفصہ نے شعبان ۴۵ ہجری میں وفات پائی اکثر ارباب سیر اس پر متفق ہیں۔

مروان عامل مدینہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت ابو ہریرہ ان کا جنازہ مغیرہ کے گھر سے مدفن تک لے گئے۔ عبد اللہ بن عمر، عاصم بن عمر اور عبد اللہ بن عمر کے بیٹے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ قبر میں اُترے اور بقیع میں آپ دفن کی گئیں۔ (طبقات ابن سعد والصحابیات)

محدثین نے آپ کے مناقب میں لکھا ہے کہ آپ بہت روزے رکھنے والی خاتون تھیں۔ قیس بن زید اور حضرت انس کی روایتوں سے بھی واضح ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَامَةُ وَ عُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُونٍ فَبَكَتْ وَ قَالَتْ: وَاللهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ وَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ عليه السلام: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ إِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی، پس آپ کے ماموں قدامہ اور عثمان بن مظعون آپ رضی اللہ تعالی عنہا کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ”آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيلُ آنِفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“

امارت اسلامیہ کے بین الاقوامی سیاسی تعلقات اور سرگرمیاں

رپورٹ: مستنصر حجازی

3 اکتوبر 2023: افغان وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی کی سربراہی میں وفد عوامی جمہوریہ کی سرکاری دعوت پر چین کے صوبہ شیزانگ میں منعقدہ ٹرانس ہمالین فورم کے تیسرے اجلاس میں شرکت کے لیے چین روانہ ہو گیا۔ وزارت خارجہ کے پریس آفس کے مطابق اس فورم میں اقتصادی تعاون، علاقائی روابط اور ماحولیاتی تبدیلیوں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اس فورم کے علاوہ وزارت خارجہ کے سربراہ اور وفد کی عوامی جمہوریہ چین کے وزیر خارجہ اور دیگر ممالک کے نمائندوں سے دو طرفہ ملاقاتیں ہوں گی۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے وفد میں نائب وزیر اقتصادیات ڈاکٹر عبداللطیف نظری اور متعدد دیگر حکام شامل ہیں۔

5 اکتوبر 2023: افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی نے ٹرانس ہمالین فورم کے تیسرے اجلاس کے موقع پر تبت میں چینی ہم منصب وانگ یی سے ملاقات کی۔ جس میں دونوں راہنماؤں نے افغانستان اور چین کے درمیان دو طرفہ تعلقات کی وسعت، سفارتی تعلقات کی سطح کو بلند کرنے، نئی تجارتی راہ داریوں اور کئی علاقائی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ افغانستان کے وزیر خارجہ نے چین کی طرف سے افغانستان میں سفیر کے باضابطہ تعیناتی کو دو طرفہ تعلقات میں ایک اچھی پیش رفت قرار دیا۔

اس موقع پر چین کے وزیر خارجہ نے کہا کہ افغانستان کے ساتھ اس کے سفارتی تعلقات کسی دوسرے ملک کے زیر اثر نہیں ہیں۔ چین افغانستان کے ساتھ اپنی روایتی دوستی جاری رکھے گا۔ انہوں نے افغان حکومت کی طرز حکمرانی اور صلاحیت کو بہتر بنانے کے لیے اس کے ساتھ تعاون کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کی۔

11 اکتوبر 2023: اسلامی جمہوریہ ایران کے صوبہ خراسان رضوی کے گورنر یعقوب علی نظری کی قیادت میں تجارتی وفد نے افغان وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی سے ملاقات کی۔ دونوں راہنماؤں نے ایران افغانستان دو طرفہ تعلقات کو وسعت دینے پر زور دیا۔ افغان وزیر خارجہ نے کہا کہ افغانستان میں منشیات کی شرح میں کمی آئی ہے، امن وامان بحال ہوا ہے۔ سرمایہ کاری کے لیے ماحول سازگار ہے۔ انہوں نے ایران اور افغانستان کے درمیان سیاسی و معاشی تعلقات میں پیش رفت کا تذکرہ کرتے ہوئے امارت اسلامیہ افغانستان کی بین الاقوامی برادری کے ساتھ تعلقات مثبت قرار دیے۔

یعقوب علی نظری نے صوبہ ہرات میں حالیہ زلزلے سے ہونے والے جانی و مالی نقصان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت کی۔ انہوں نے اپنے تجارتی وفد کے ساتھ کابل کے دورے کو کامیابیوں سے بھرپور قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کام کے لیے خصوصی ٹیموں کا قیام اور دونوں ممالک کی متعلقہ وزارتوں کے درمیان خصوصی ہم آہنگی کے لیے مزید تعاون اور ترقی کے لیے ایک نیا قدم ہے۔

12 اکتوبر 2023: افغان وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی سے ترکیہ کے نئے قائم مقام سفیر جنگ اونال نے ملاقات کی۔

ذرائع کے مطابق اس ملاقات میں افغان وزیر خارجہ نے ترکی کے نئے قائم مقام سفیر کو خوش آمدید کہا اور ان نئی ذمہ داریاں سنبھالنے پر نیک خواہشات کا اظہار

کیا۔ انہوں نے افغانستان اور ترکی کے تاریخی، مذہبی، ثقافتی، سیاسی اور اقتصادی تعلقات پر روشنی ڈالی اور اس امید کا اظہار کیا کہ وہ افغانستان اور ترکی کے درمیان تعلقات کی مزید ترقی اور مضبوطی میں بہتر کردار ادا کرے گا۔ ترکی کے نئے قائم مقام سفیر نے صوبہ ہرات میں حالیہ زلزلے کے نتیجے میں شہید اور زخمی ہونے والوں سے ہم دردی کا اظہار کرتے ہوئے اس سلسلے میں مزید امداد کا وعدہ کرتے ہوئے کہا کہ ترکی ہمیشہ افغانستان کے ساتھ کھڑا رہے گا۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات کو مزید فروغ دینے میں تعمیری کردار ادا کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ افغان وزیر خارجہ نے ترک عوام کی جانب سے افغانستان زلزلہ زدگان کے ساتھ اظہار ہم دردی اور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

14 اکتوبر 2023: افغانستان میں جاپان کے سفیر تاکاشی اوکاڈا کی افغان وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی سے ملاقات۔

کابل میں جاپان کے سفیر تاکاشی اوکاڈا نے کہا کہ افغانستان میں ان کا مشن ختم ہو گیا ہے۔ اب مسٹر تاکیوشی کرومایا افغانستان میں جاپان کے سفیر ہوں گے۔

جاپان کے سفیر نے افغانستان کی صورت حال سے متعلق اپنے مشن کے دوران مثبت تاثرات اور کامیابیوں کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ کچھ باقی ماندہ مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔ افغان وزیر خارجہ نے اپنے مشن کو احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچانے پر جاپانی سفیر کی کارکردگی کو سراہا اور نئے متبادل سفیر کے لیے اپنے معاملات میں کامیابی کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے افغانستان اور جاپان کے درمیان اچھے تعلقات پر بھی روشنی ڈالی اور گذشتہ دو سالوں میں امارت اسلامیہ کی کامیابیوں جیسا کہ سکیورٹی، منشیات کے خلاف جنگ اور کرپشن کے خلاف فیصلہ کن اقدامات کا ذکر کیا۔ بعد ازاں جاپان کے نئے سفیر کورمایا نے دونوں ممالک کے درمیان اچھے روابط کا تذکرہ کرتے ہوئے تعلقات کی مزید ترقی میں تعمیری کردار ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ آخر میں وزیر خارجہ نے افغانوں کے ساتھ جاپان کی ہمدردی کو سراہا اور حالیہ زلزلوں میں امداد کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئے جاپانی سفیر افغانستان اور جاپان کے درمیان تعلقات کو مزید فروغ دینے میں اچھا کردار ادا کریں گے۔

18 اکتوبر 2023: افغانستان کے لیے ناروے کے ناظم الامور پال کلومن بکر نے افغانستان کے نائب وزیر خارجہ شیر محمد عباس ستانکزئی سے ملاقات کے دوران کئی موضوعات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان عبد القہار بلخی نے کہا کہ ناروے کے ناظم الامور پال کلومن بکر نے ہرات میں زلزلے سے ہونے والی تباہی پر اپنے دکھ اور متاثرین سے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے ناروے کی مدد کا بھی یقین دلایا۔ انہوں نے پڑوسی ملک سے افغان مہاجرین کی جبری ملک بدری پر تشویش کا اظہار کیا۔ شیر محمد عباس ستانکزئی نے افغانوں کے ساتھ تعزیت پر ان کا شکریہ ادا کیا اور ناروے کے مثبت کردار اور مدد کو سراہا۔ انہوں نے پڑوسی ملک میں افغان مہاجرین کے ساتھ سلوک کو غیر انسانی اور تمام معاہدوں اور بین الاقوامی قوانین سے متصادم قرار دیا۔ آخر میں ملک میں موجودہ افغان حکومت کی سیکیورٹی اور اقتصادی شعبوں میں استحکام اور پیش رفت کو سراہا گیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ افغان حکومت کے ساتھ افہام و تفہیم کے ذریعے مسائل کو حل کیا جانا چاہیے۔

23 اکتوبر 2023: افغان وزیر داخلہ سے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کے خصوصی کوآرڈینیٹر برائے افغانستان فریدون سینیرلی اوغلو اور وفد کی ملاقات۔ سینیرلی اوغلو نے کہا کہ مختلف ممالک کے حکام سے ملاقاتوں کے دوران وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کوئی بھی ملک افغانستان میں جنگ نہیں چاہتا اور نہ ہی اس کی حمایت کرتا ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم پر پابندیاں ختم کرنا اور افغانستان کی سرزمین سے دوسرے ممالک کے لیے خطرہ پیدا نہ ہونا ہی تمام مسائل کا حل ہے۔ انہوں نے افغانستان میں قانون کے نفاذ، سیکیورٹی، ترقی اور زراعت کے فروغ کے میدان میں امارت اسلامیہ کی کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ یوناما بین الاقوامی برادری کے ساتھ افغانستان کے تعلقات کو مضبوط بنانے، اس کی تعمیر نو اور منشیات کے خلاف جنگ میں مکمل تعاون کے لیے تیار ہے۔ دریں اثنا وزیر داخلہ نے کہا کہ بین الاقوامی امن کو یقینی بنانا، مذاکرات اور غیر جانب داری کے ذریعے مسائل کا حل اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے۔ افغانوں کے ساتھ مل کر اس سلسلے میں ضروری اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے افغانوں کو عالمی برادری کا ذمہ دار رکن قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ انہیں نظر انداز نہ کیا جائے۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ ایک منظم اور متحد ملک کی حیثیت سے ہر شعبے میں تعمیر نو کے کام جاری ہیں۔ یاد رہے کہ خلیفہ سراج الدین حقانی نے سینیری اوغلو سے کہا کہ وہ منشیات کے متبادل کاشت کے میں افغانوں کی مدد کریں۔

25 اکتوبر 2023: افغانستان کے نائب وزیر خارجہ شیر محمد عباس ستانکزئی سے افغان ریڈ کراس کمیٹی کی ملاقات۔ شیر محمد عباس ستانکزئی نے انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس کے سبک دوش ہونے والے سربراہ مسٹر ایلوئی فلیون کا ان کی خدمات پر

شکریہ ادا کیا اور ان کی نئی ملازمت میں کامیابی کی خواہش کی۔ ایلوا نے افغانستان میں ریڈ کراس کی سرگرمیوں کے لیے امارت اسلامیہ کی طرف سے فراہم کی جانے والی سہولیات اور تعاون پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان کی اچھی یادیں لے کر جا رہے ہیں۔ نائب وزیر وزارت خارجہ نے بھی افغانستان میں ریڈ کراس کے دفتر کی نئی سربراہ کترینا رٹز کا افغانستان میں خیر مقدم کیا اور امارت اسلامیہ افغانستان کی جانب سے ان کے لیے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ مسز کترینا نے صوبہ ہرات میں حالیہ زلزلے کے متاثرین سے اظہار تعزیت کی اور بین الاقوامی کمیٹی آف ریڈ کراس کی جانب سے افغانستان کے لوگوں کی امداد جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

28 اکتوبر 2023: اقوام متحدہ کے آزاد جائزہ کار فریدون ہادی سینیرلی اوغلو نے ترکی کے شہر استنبول میں افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران فریدون نے افغانستان میں اپنے دورے اور ملاقاتوں پر اطمینان کا اظہار کیا اور اپنی رپورٹ کی تشکیل اور تجاویز کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے افغانستان اور عالمی برادری کے درمیان رابطے بڑھانے پر زور دیا۔ وزیر خارجہ نے افغانستان میں سیکورٹی، انسداد منشیات، معیشت، صحت، شفافیت، گورننس اور خدمات کی فراہمی کے حوالے سے امارت اسلامیہ کی پیش رفت اور بین الاقوامی برادری کے ساتھ امارت اسلامیہ کے تعمیری بات چیت کو اہم قرار دیتے ہوئے مزید کہا کہ اس سب کے باوجود عالمی برادری نے ان اقدامات کو سراہنے کی بجائے ہمیشہ یک طرفہ مطالبات کی ہیں، افغانستان کے اثاثے منجمد کرنے اور پابندیاں عائد کر کے عوام کو سزائیں دی ہیں، جس سے تعمیری بات چیت میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ اب افغانستان کو ایک غیر محفوظ ملک کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے جہاں جنگ یا افراتفری ہو، بلکہ اب وہاں امن ہے اور ایک مرکزی حکومت قائم ہے، اس لیے بہتر ہو گا کہ عالمی برادری موجودہ حقائق پر غور کر کے تعمیری بات چیت کریں۔

28 اکتوبر 2023: امارت اسلامیہ افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی نے دورہ ترکیہ کے دوران استنبول میں افغان قونصلیٹ کا دورہ کیا۔ وزیر خارجہ نے سفارت کاروں اور قونصل خانے کے ملازمین کو بہتر خدمات فراہم کرنے کی سفارشات کیں اور اس بات پر زور دیا کہ ہم افغان عوام کے خادم ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ ہم بیرون ملک اپنے ہم وطنوں اور واپس آنے والے مہاجرین کو ہر سطح پر خدمات فراہم کریں گے قونصلیٹ کے حکام نے وعدہ کیا کہ وہ اعتماد کو برقرار رکھیں گے اور اپنی تمام تر توانائیاں اور دستیاب پیشہ ور افرادی قوت شہریوں کی خدمت اور ملک کی ترقی کے لیے صرف کریں گے۔

29 اکتوبر 2023: افغان وزیر خارجہ نے استنبول میں I.H.H رفاہی ادارے کے سربراہ سے ملاقات کی۔ افغان وزیر خارجہ نے فاؤنڈیشن کے سربراہ کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ یقین دلایا کہ وہ ان کی سرگرمیوں کے لیے ہر قسم کی سہولتیں فراہم کریں گے۔ فاؤنڈیشن کی قیادت نے ان کے کام کی حمایت کرنے پر امارت اسلامیہ کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ وہ افغانستان میں اپنے کام کا دائرہ بڑھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

29 اکتوبر 2023: افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی نے استنبول میں اسماعیل آغا اکیڈمک سینٹر کا دورہ کیا۔ انہوں نے اکیڈمی کے اساتذہ سے گفتگو کے علاوہ اس علمی مرکز کے بانی مرحوم شیخ محمود آفندی کے ایصال ثواب کے لیے دعا بھی کی۔ طلبہ سے خطاب بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ افغانوں اور ترکوں کے درمیان گہرے مذہبی اور تاریخی تعلقات ہیں اور ہم ان تعلقات کو بحال، مضبوط اور برقرار رکھنے کی امید رکھتے ہیں۔

30 اکتوبر 2023: افغانستان کے وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی نے ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں ترک ہم منصب ہاکان فدان سے ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں راہنماؤں نے افغانستان اور ترکی کے درمیان دوطرفہ اور سفارتی تعلقات کی سطح، نئی تجارتی راہداریوں اور کئی علاقائی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں وزرائے خارجہ نے اس نوعیت کی ملاقاتوں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون پر زور دیتے ہوئے ملاقاتیں جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ افغانستان کے وزیر خارجہ نے ترکی کی مدد پر شکریہ ادا کیا اور انقرہ اور استنبول میں نئے افغان سفارت کاروں کو قبول کرنے کو دو طرفہ تعلقات میں اچھی پیش رفت قرار دیا۔ ترک وزیر خارجہ نے کہا کہ دونوں ممالک دو بھائیوں کی طرح ہیں اور ترکی افغانستان کے ساتھ دوستی جاری رکھے گا۔ ترک وزیر خارجہ نے افغان حکومت کے ساتھ استعداد کار میں اضافے کے لیے مختلف شعبوں میں تعاون کے لیے اپنی آمادگی ظاہر کی۔

دفاع و امن و امان

01 اکتوبر 2023ء: 203 منصوری کور کی ورکشاپ میں مختلف قسم کے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی مرمت

203 منصوری کور کے کمانڈر کی رہنمائی میں 203 منصوری کور کی انجینئیرنگ اور تیکنیکی ورکشاپس میں مختلف قسم کے ہلکے اور بھاری ہتھیار مرمت اور قابل استعمال بنائے گئے۔ ان ہتھیاروں میں ۲ عدد 75ایم۔ ایم گن، ایک اینٹی ائیر کرافٹ گن، 5 عدد 10ایم۔ ایم گنز، 5 عدد 82ایم۔ ایم گن توپ، 5 ہیوی مشین گن، 5ایم۔16 گن، 10 کلاشنکوف شامل تھے۔

02 اکتوبر 2023ء: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مشترکہ فوجی تربیتی کمانڈ سے 66 مجاہدین فارغ التحصیل

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مشترکہ جنگی تربیتی کمانڈ کے مختلف ڈویژنوں اور ذیلی یونٹوں کے 66 مجاہدین... توپ خانے، لاجسٹکس اور کمیونیکیشن کی تین ماہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے بعد فارغ التحصیل ہوگئے۔

03 اکتوبر 2023ء: افغان سرحدی فورسز نے صوبہ ننگرہار میں (28) اسمگلروں کو منشیات سمیت گرفتار کرلیا

201 خالد بن ولید کور کی پہلی فرنٹیئر بریگیڈ متعلقہ کے مجاہدین نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر... گزشتہ رات ضلع درباباکے لونگی خولہ کے علاقے میں صوبہ ننگرہار میں 28 سمگلروں کو منشیات اسمگل کرتے ہوئے گرفتار کرلیا۔ ابتدائی تفتیش اور قانونی طریقہ کار سے گزرنے کے بعد متعلقہ حکام کے حوالے کیا جائے گا۔

04 اکتوبر 2023ء: وزارت دفاع کے وفد نے غلام خان سرحد کی سرحدی چوکیوں کا دورہ کیا۔

مسلح افواج کے میجر جنرل مولوی شبیر احمد "عثمانی" کی قیادت میں وزارت دفاع کے وفد نے غلام خان سرحد میں سرحدی بریگیڈ اور 203 منصوری کور کی چوکیوں کا دورہ کیا...اور ان کی جانب سے ملکی سرحدوں اور علاقائی دفاع کے کردار کو سراہا۔

06 اکتوبر 2023ء: 53 مجاہدین حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ملٹری جوائنٹ ٹریننگ کمانڈ سے اور 30 مجاہدین حضرت ابو عبیدہ ابن جراح نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی سے فارغ التحصیل

وزارت دفاع کے مختلف ڈویژنوں سے 53 مجاہدین حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جنرل سروس سکول سے اور 30 لیفٹیننٹ کرنلز حضرت عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی نے آج فارغ التحصیل...اس موقع پر منعقدہ تقریب میں حضرت عبیدہ ابن جراح نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی کے کمانڈر مولوی عبد القیوم "الیاس" اسٹریٹجک تعلقات اور امور عامہ کے سربراہ مفتی عنایت اللہ خوارزمی اور کئی عہدیداران نے شرکت کی۔

07 اکتوبر 2023ء: 209 الفتح کور کے مجاہدین نے دو افراد کو متعدد ہتھیاروں اور گولہ بارود سمیت گرفتار کرلیا۔

209 الفتح کور کے چوتھی بریگیڈ کے اہلکاروں نے صوبہ سرپل ضلع بلخاب میں متعدد پیچیدہ کارروائیوں کے دوران دو افراد کو اسلحہ اور گولہ بارود سمیت گرفتار کرلیا۔

08 اکتوبر 2023ء: ہرات الفاروق کور کی امدادی ٹیمیں زلزلہ متاثرین کی امداد کے لیے متاثرہ علاقوں میں امدادی سامان لے کر پہنچ گئیں۔

ہرات میں زلزلے سے متاثرہ اضلاع غوریان اور زندہ جان میں زخمیوں کے علاج کے لیے طبی سامان اور نقد امدادی رقم بھی ساتھ لے گئے۔ الفاروق کور نے زلزلہ متاثرین کو بچانے کے لیے اپنی فضائی اور زمینی افواج کو فوری طور پر علاقے

میں بھیج دیا ہے، اب تک صوبہ ہرات میں 100 سے زائد شہداء کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں اور 500 سے زائد زخمیوں کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ریسکیو کر کے کابل منتقل کیا ہے۔

09 اکتوبر 2023ء: مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف کی زلزلے کے شہداء کی نمازِ جنازہ میں شرکت

مسلح افواج کے چیف آف سٹاف حافظ محمد فصیح الدین "فطرت" اور ان کے ہمراہ آنے والے وفد نے صوبہ ہرات کے ضلع زندہ جان کا دورہ کیا۔ اور وہاں متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اس کے ساتھ وہاں کے شہید ہونے والے درجنوں افراد کے اجتماعی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

مسلح افواج کے چیف آف سٹاف حافظ محمد فصیح الدین نے "فطرت" زلزلہ کے متاثرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "یہ ایک خدائی آفت اور قدرتی حادثہ ہے، ہم اس عظیم سانحے میں آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں ہر طرح سے آپ کی مدد کی تعریف کریں۔ "ہم تیار ہیں، ہم اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ ہم آپ کے لیے جائے پناہ اور زخمیوں کا علاج مکمل طور پر نہیں کرتے۔

12 اکتوبر 2023ء: وزیر دفاع نے 217 ویں آرمی کور کا دورہ کیا۔

وزیر دفاع مولوی محمد یعقوب "مجاہد" ملک کے شمالی زون کے دورے کے دوران صوبہ قندوز کا دورہ کیا جہاں انہوں نے 217 عمری کور کے کمانڈر اور حکام سے ملاقات کی۔ مولوی محمد یعقوب "مجاہد" نے 217 عمری کور کے مجاہدین سے اپنے خطاب میں کہا: "صفوں کے اتحاد، قائدین کی اطاعت، اسلامی نظام کے استحکام اور اپنے اسلامی حکومت کے تحفظ پر خصوصی توجہ دیں۔ مولوی محمد یعقوب "مجاہد" نے شیر خان پورٹ کا دورہ کیا اور صوبہ قندوز میں اصحاب الصفہ یتیم خانہ کے اساتذہ اور طلباء سے بھی ملاقات کی۔

15 اکتوبر 2023ء: پکتیا 203 منصوری کور سے 50 مجاہدین فارغ التحصیل۔

کابل (الامارہ) پکتیا میں 203 منصوری کور کی دوسری فرنٹیئر بریگیڈ کے 50 مجاہدین تین ماہ کی پیشہ ورانہ عسکری، فکری اور مذہبی تربیت کے بعد آج فارغ التحصیل ہوئے. تقریب میں 203 منصوری کور کے نائب کمانڈر روح الامین روحانی، صوبہ پکتیا انٹیلی جنس چیف مولوی زاہد اور کئی عہد یداران اور قائدین نے شرکت کی۔ اپنے خطاب میں عہدیداروں نے مذکورہ فارغ التحصیل طلباء کو مبارکباد پیش کی اور کہا: یہ قومی اسلامی فوج کی پیشہ ور اور بہادر افواج ہیں جنہوں نے بہادری کے ساتھ ہر قسم کے حالات میں اپنے عوام، ملک اور اسلامی نظام حکومت کی حفاظت کی ہے اور ہمیشہ اپنی سرحدوں کا بھرپور دفاع کیا۔ آخر میں فارغ التحصیل ہونے والے مجاہدین نے مختلف ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہوئے عملی مظاہرے کیے ۔ تقریب کے اختتام پر فارغ التحصیل طلباء کو سرٹیفکیٹ دیے گئے۔

16 اکتوبر 2023ء: 111 مجاہدین حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ کی ملٹری جوائنٹ ٹریننگ کمانڈ سے فارغ التحصیل

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ کے مختلف یونٹوں اور ذیلی ٹیموں کے 111 مجاہدین، جوائنٹ کمبیٹ ٹریننگ کمانڈ کے کمباٹ سپورٹ سکول کے مواصلات، انجینئرنگ وسائل کی دیکھ بھال اور پیشہ ورانہ تربیت سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اس میٹنگ میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود کی مشترکہ فوجی تربیت کے کمانڈر مولوی شیر احمد "محمدی"، ملٹری سپورٹ سکول کے کمانڈر مولوی عبد اللہ "رحمانی" اور کثیر تعداد میں مجاہدین، اہلکاروں اور ملازمین نے شرکت کی۔

19 اکتوبر 2023ء: بغلان؛ پولیس ٹریننگ سینٹر سے 50 پولیس فارغ التحصیل

نیشنل پولیس کے 50 اہلکاروں نے دو ماہ کے فوجی، تکنیکی، پیشہ ورانہ اور عقیدتی تربیت کے بعد بغلان پولیس ہیڈ کوارٹر کے ٹریننگ کالج سے گریجویشن کیا۔ اس بنیاد پر پولیس ہیڈ کوارٹرز کے چیف آف سیکیورٹی قاری عبد الغفور خادم، نائب انتظامی امور مولانا عباد اللہ معاذ، ڈائریکٹر ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ، مولوی صدام صدر، اور دیگر سول اور فوجی حکام کی موجودگی میں ایک میٹنگ ہوئی۔ مولانا عباد

اللہ معاذ، جو بغلان پولیس کمانڈ کے عہدیداروں میں سے ہیں، انہوں نے پولیس کمانڈ کے تعلیم و تربیت سے فارغ التحصیل ہونے پر قومی پولیس کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کو کچھ ہدایات بھی دیں۔ انہوں نے کہا: "امارت اسلامی کی کامیابی کا ایک اہم عنصر امریکی قبضے کے خلاف امارت کے مجاہدین کا اتحاد تھا، آپ کو بھی آپس میں اتحاد کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ یہ آپ کو تمام معاملات میں کامیابی کا باعث بنے گا۔"

ان سپاہیوں کی گریجویشن تقریب میں شرکت کرنے والے پولیس ہیڈ کوارٹر کے ڈائریکٹر ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ مولوی صدام صدر نے کہا: "آج پیشہ ورانہ تربیت کا دورانیہ مکمل کرنے کے بعد، آپ دوسرے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے اور اپنے ملک کی سلامتی کو مکمل طور پر یقینی بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔"

انہوں نے مزید کہا کہ ان فوجیوں کی گریجویشن پل خمری شہر اور اضلاع کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اچھا قدم ہے۔ ٹریننگ سینٹر سے فارغ التحصیل ہونے والے فوجیوں نے کہا کہ وہ اپنے ملک کا اس وقت تک دفاع کریں گے جب تک ان کے جسموں میں خون کا ایک قطرہ باقی نہ رہے۔

22 اکتوبر 2023ء: 207 الفاروق کور سے 45 مجاہدین فارغ التحصیل

وزارت دفاع نے 207 الفاروق کور سے 45 فوجیوں کی فارغ التحصیل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ وزارت نے کہا کہ 207 الفاروق کور کی 5ویں فرنٹیئر بریگیڈ کے 45 مجاہدین نے آج مذکورہ بریگیڈ کے تربیتی مرکز سے بھاری ہتھیاروں (ڈی سی اور اینٹی ایئر کرافٹ) کی دو ماہ کی فوجی اور پیشہ ورانہ تربیت حاصل کی۔ مذکورہ وزارت نے مزید کہا کہ فارغ التحصیل مجاھدین کی گریجویشن میٹنگ میں عہدیداروں کی تقریر میں انہوں نے گریجویٹس کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں اور ہمہ جہت اصلاحی تقاریر کیں۔ نیز فارغ التحصیل ہونے والے مجاہدین نے یقین دلایا کہ وہ اپنے سروں کی قیمت پر ملک کی اسلامی اقدار اور قومی خود مختاری کا دفاع اور حفاظت کریں گے۔

23 اکتوبر 2023ء: وزارت دفاع کی انجینئرنگ ٹیم کی جانب سے 1300 فوجی گاڑیوں اور 200 ہتھیاروں کی مرمت مکمل

سیکیورٹی ذرائع کے مطابق وزارت دفاع نے تقریباً 1300 مختلف گاڑیاں اور 200 عدد ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی مرمت کر کے انہیں قابل استعمال بنایا ہے۔ وزارت دفاع نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر لکھا ہے کہ گزشتہ ایک ماہ میں ڈائریکٹوریٹ آف آرمز اینڈ ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نے ریجنل کور، ڈویژنز اور یونٹس میں 1329 مختلف قسم کی گاڑیوں اور 183 عدد بھاری اور ہلکے ہتھیاروں کی مرمت کی ہے۔ ذرائع کی معلومات کے مطابق ان گاڑیوں میں 899 رینجر گاڑیاں، 84 انٹرنیشنل ٹرک، 69 ہموی ٹینک، 13 ایمبولینسز، 40 ایفرسٹ گاڑیاں، 16 لینڈ کروزر اور دیگر گاڑیوں سمیت 15 عدد ایم۔ 10 گنز، 4 اینٹی ایئر کرافٹ گنز، 33 عدد کلاشنکوف، 29 عدد M16 گنز، RPGs کے 4 گولے اور مختلف قسم کے ہتھیار شامل ہیں۔ وزارت دفاع نے کہا کہ محکمے کی تکنیکی اور پیشہ ورانہ ٹیموں نے مرمت شدہ ہتھیاروں اور گاڑیوں کو محفوظ جگہ پر رکھ دیا ہے اور ضرورت پڑنے پر انہیں استعمال کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ وزارت دفاع نے امارت اسلامیہ کی بحالی کے بعد ہزاروں فوجی گاڑیاں مرمت کر لیے ہیں۔

23 اکتوبر 2023ء: 205 بدر کور ٹریننگ سینٹر سے 500 مجاہدین فارغ التحصیل ہوئے

205 البدر کور کے 500 مجاہدین تین ماہ کی عسکری، فکری اور پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرنے کے بعد آج کور کے تربیتی مرکز سے فارغ التحصیل ہوئے۔ گریجویشن تقریب میں وزارت دفاع کے اعلیٰ حکام اور سینکڑوں مجاہدین نے شرکت کی۔

25 اکتوبر 2023ء: قندوز میں درجنوں فوجی گاڑیوں کی مرمت مکمل

شمال مشرقی زون میں حمایوی بٹالین کی طرف سے بحال کرنے کے بعد 32 مختلف فوجی گاڑیاں صوبہ قندوز کے پولیس ہیڈ کوارٹر کے حوالے کی گئیں۔ صوبائی پولیس ہیڈ کوارٹر کے سیکورٹی کمانڈر مولوی محمد رحیم ذوالفقار نے باختر نیوز کو بتایا کہ تباہ شدہ فوجی گاڑیوں کی تعداد 178 تک پہنچ گئی ہے اور انہیں بحالی کے لیے اس بٹالین کے حوالے کر دی گئی ہے۔

26 اکتوبر 2023ء: قندوز کی 203 منصوری کور میں 89 فوجی گاڑیوں کی مرمت مکمل

وزارت قومی دفاع کے مطابق صوبہ قندوز میں 203 منصوری ملٹری کور کی تکنیکی اور پیشہ ورانہ ٹیموں نے 89 فوجی گاڑیوں کی مرمت مکمل کی ہے۔ وزارت کے مطابق مرمت کی گئی گاڑیوں میں 55 ہموی ٹینک، 25 انٹرنیشنل ٹرک اور 9 ٹریلر شامل ہیں۔ یاد رہے کہ امارت اسلامیہ کی حاکمیت کے ساتھ ہی ناکارہ فوجی گاڑیوں اور ہتھیاروں کی مرمت جاری ہے اور اب تک سینکڑوں گاڑیاں اور ہزاروں ہتھیاروں کی مرمت کر لی گئی ہے۔

26 اکتوبر 2023ء: 313 ویں سنٹرل کور سے 20 مجاہدین فارغ التحصیل

وزارت دفاع کی 313 ویں سنٹرل کور کے تھرڈ بریگیڈ کے 20 مجاہدین بھاری ہتھیاروں کے دو ماہ کی فوجی او پیشہ ورانہ تربیت کے بعد فارغ التحصیل ہو گئے۔ مذکورہ کور کے ترجمان مولوی جاوید بلال نے باختر نیوز کو بھیجے گئے ایک بیان میں کہا کہ (سروبی کی 313 ویں سنٹرل کور کے تھرڈ بریگیڈ کی تعلیم و تربیت کی کمان کے 20 مجاہدین نے بھاری ہتھیاروں کے دو ماہ کی فوجی اور پیشہ ورانہ تربیت سے فارغ التحصیل ہوئے۔ واضح رہے کہ تقریب کے اختتام پر کورس کے اساتذہ اور فارغ التحصیل مجاہدین کو تعریفی اسناد بھی دی گئیں۔

28 اکتوبر 2023ء: مسلح افواج کے جنرل اسٹاف نے صوبہ بدخشاں کے ضلع اشکاشم سے واخان تک سڑک کی تعمیر کا افتتاح کیا۔

ملک کی مسلح افواج کے چیف آف سٹاف حافظ محمد فصیح الدین "فطرت" جبکہ وزارت قومی دفاع کے انجینئرنگ کے سربراہ مولوی نصر اللہ "منصور"، 217 عمری اور 209 الفتح کور کے کمانڈروں نے صوبہ بدخشاں کا دورہ کیا۔ انہوں نے اس صوبے کے اشکاشم ضلع میں پامیر (واخان) سے شاہراہ کی تعمیر کا افتتاح کیا۔ اس منصوبے کی افتتاحی تقریب میں چیف آف سٹاف نے ملک میں واخان-پامیر شاہراہ کی تعمیر نو کو اہم قرار دیا... واخان-پامیر شاہراہ کی تعمیر نو ملک میں کاروبار کے میدان میں اہم ہے اور کہا: یہ سڑک بڑے اور چھوٹے پامیر کو صوبہ بدخشاں کے مرکز سے منسلک کرے گی۔ اس سڑک کے معاملات وزارت دفاع کی قیادت کی نگرانی میں چل رہے ہیں اور تکنیکی ٹیمیں پوری دیانتداری اور امانت داری کے ساتھ سڑک کی تعمیر میں شامل ہیں۔

30 اکتوبر 2023ء: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جوائنٹ کمبات تربیتی کمان سے 59 مجاہدین فارغ التحصیل

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملٹری ٹریننگ کمانڈ کے مختلف شعبوں سے وزارت دفاع کے یونٹس اور ذیلی ٹیموں کے 59 مجاہدین آج ایک تقریب کے دوران فارغ التحصیل ہوئے۔ وزارت دفاع کے ٹریننگ اینڈ ایجوکیشن کے سربراہ الحاج ملا عبد الجبار "صدیقی"، جوائنٹ کمباٹ ٹریننگ کے کمانڈر مولوی نصیب اللہ "مدنی" اور کثیر تعداد میں مجاہدین و عہدیداروں نے شرکت کی۔ انہوں نے تمام مجاہدین کو اطاعت کے بارے میں ضروری ہدایات دیں اور فارغ التحصیل مجاہدین سے کہا کہ وہ اپنے یونٹوں اور ذیلی گروپوں میں دوسرے مجاہدین کو وہ کچھ سکھائیں جو انہوں نے مختلف فوجی ٹریننگ سنٹرز میں سیکھ لیا ہے۔

31 اکتوبر 2023ء: غور میں درجنوں پولیس اہلکار پیشہ ورانہ تربیت کے بعد فارغ التحصیل

کابل (بی این اے) غور پولیس ہیڈ کوارٹر کے تربیتی کورس سے 50 پولیس اہلکار پیشہ ورانہ تربیت کے بعد فارغ التحصیل ہوئے۔ ان پولیس افسروں کی گریجویشن تقریب میں اس صوبے کے پولیس سربراہ مولوی صدیق اللہ شاہین نے فارغ التحصیل ہونے والے افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب سے آپ سرکاری طور پر وطن اور اسلام کے دفاع کے لیے تیار ہو گئے ہیں اب آپ کے پاس وقت ہے کہ آپ عوام کی خدمت کے لیے کمربستہ ہوں۔ شاہین نے مزید کہا کہ ہم نے یہاں قابض غیر ملکی جارحیت پسندوں کا تختہ الٹنے کے لیے بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے جہاد کا ہدف اسلامی نظام کی حاکمیت اور اسلامی شریعت کا نفاذ تھا۔ تقریب کے اختتام پر پولیس چیف مولوی صدیق اللہ شاہین نے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو اسناد دیں۔

☼☼☼☼

اہم اعلامیے

امیر المؤمنین حفظہ اللہ کے حکم کے مطابق مہاجرین کے مسائل کے حل کے لیے ہائی کمیشن بنایا گیا۔

حکومت پاکستان نے تمام اصولوں کے خلاف افغان مہاجرین کو ڈی پورٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے امیر المؤمنین حفظہ اللہ کے حکم کے مطابق پاکستان اور دیگر ممالک سے ڈی پورٹ کیے گئے افغان مہاجرین کے مسائل کے حل کے لیے نائب وزیر اعظم برائے انتظامی امور مولوی عبد السلام حنفی کی سربراہی میں 31 رکنی اعلیٰ عہدیداروں پر مشتمل ہائی کمیشن بنالیا۔ امارت اسلامیہ نے اپنے محدود وسائل کے مطابق بنیادی خدمات کی فراہمی کے لیے 8 ابواب اور 31 شقوں میں طریقہ کار کی منظوری دے دی اور مذکورہ طریقہ کار کے نفاذ کے لیے ایک سیکرٹریٹ اور 12 کمیٹیوں کی منظوری بھی دے دی۔ یہ کمیٹی اپنے وسائل کے مطابق مہاجرین کی آبادکاری، ان کے امیگریشن کی تصدیق، منتقلی، صحت کی بنیادی خدمات اور عارضی پناہ گاہیں فراہم کرے گی۔ خصوصا تاجروں اور سرمایہ کاروں کے لیے خصوصی سہولیات فراہم کرے گی۔ اس کے علاوہ ہم ان شہریوں کو یقین دلاتے ہیں جو کسی بھی پریشانی کی وجہ سے بیرون ممالک گئے تھے وہ بغیر کسی تشویش کے واپس اپنے ملک آجائیں اور اپنے ملک میں باوقار زندگی گزاریں۔

ذبیح اللہ مجاہد ترجمان امارت اسلامیہ افغانستان

۱۴۴۵/۴/۱۱

2023/10/26

پاکستان اور دیگر ممالک میں افغان مہاجرین سے متعلق امارت اسلامیہ افغانستان اعلامیہ

گذشتہ 45 سالوں سے افغانوں کو بیرونی جارحیتوں اور جنگوں کی وجہ سے مختلف ممالک میں بے شمار مسائل اور نقل مکانی کا سامنا ہے۔ یہ صورت حال افغانوں پر مسلط کی گئی اور افغان قوم یہ مشکلات سہنے کے لیے مجبور کی گئی ہے۔ اب جب کہ افغان مہاجرین کو مختلف مسائل اور ملک بدری کا سامنا ہے۔ اس لیے درج ذیل نکات اہم اور ضروری ہیں۔

سب سے پہلے تو ہم ان تمام ممالک کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے گذشتہ چالیس سالوں میں افغانوں کو اپنے ممالک میں جگہ دی، اب بھی ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ افغانوں کو ملک سے نکلنے پر مجبور نہ کریں، متعلقہ ممالک اسلامی بھائی چارے اور انسانی محبت کے پیش نظر تحمل سے کام لے کر افغانوں کو مہلت دیں۔

جن ممالک میں افغان باشندے رہتے ہیں، انہوں نے ان ممالک کی سلامتی کے لیے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کیا اور نہ ہی وہ عدم استحکام پیدا کرنے میں ملوث ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ پڑوسی ممالک اسلامی بھائی چارے کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے افغان مہاجرین سے بہتر سلوک کریں۔

جن ممالک سے افغان شہری جبری طور پر بے دخل کیے جا رہے ہیں اور وہ واپس اپنے ملک آرہے ہیں۔ ان کی جائیدادیں اور رقوم ان کا اپنا حق ہے۔ کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان سے رقم یا جائیداد لے لیں یا پھر ان کے لیے غیر منصفانہ شرائط وضع کریں۔

وہ افغان جو موجودہ صورت حال اور بعض ممالک کی پوزیشنوں کی وجہ سے مشکلات میں ہیں۔ ان کے گھر آنے کے لیے تمام افغانوں خاص طور پر اہل ثروت اور تاجروں کو چاہیے کہ وہ مہاجرین کے مسائل کے حل کے لیے ہائی کمیشن کے ساتھ رابطہ میں رہتے ہوئے ان کی آبادکاری، نقل مکانی، رہائش، علاج اور دیگر متعلقہ شعبوں میں ان کی مدد کریں، ایسی صورت حال میں انھیں فراموش نہ کریں۔

امارت اسلامیہ افغانستان کی حاکمیت کے بعد ملک میں مکمل طور پر امن و امان، ایک حکومت اور تمام افغانوں کے درمیان اخوت کی فضا قائم ہوگئی ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے تمام حکام کو تاکید کی گئی ہے کہ اخلاص اور توجہ سے مہاجرین کی خدمت کریں اور ان کے مسائل حل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔

وزارت تجارت و صنعت واپس آنے والے سرمایہ کار مہاجرین کی سرمایہ کاری کے لیے فوری طور پر سہولیات فراہم کرے۔ ان اہل وطن کو جو سیاسی دباؤ کی وجہ سے ملک سے باہر گئے ہیں انھیں بھی دوبارہ اپنے ملک آنے اور یہاں سکون کے ساتھ زندگی گزارنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق ارزاں فرمائے کہ تمام مہاجرین کی احسن طریقے سے خدمت کریں۔

آمین یارب العالمین.

امارت اسلامیہ افغانستان

۱۶/۴/۱۴۴۵

2023/10/31

غزہ کی تازہ ترین صورت حال پر افغان وزارت خارجہ کا اعلامیہ

امارت اسلامیہ افغانستان کی وزارت خارجہ غزہ کی پٹی کے حالیہ واقعات پر گہری نظر رکھی ہوئی ہے اور ایسے واقعات کی وجہ صہیونی اسرائیل کے ہاتھوں مظلوم فلسطینی عوام کے حقوق کی پامالی اور مقدس مقامات کی بار بار توہین قرار دیتی ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان فلسطینی عوام کی آزادی اور ان کے مقدسات کے دفاع اور مزاحمت کو ان کا جائز حق سمجھتی ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان فلسطین کی تاریخی سرزمین پر ایک آزاد ریاست کے قیام کے فلسطینی عوام کے جائز، تاریخی اور قانونی حق کی حمایت کا اعلان کرتی ہے۔

اسلامی ممالک، اسلامی تعاون تنظیم، عالمی برادری اور خاص طور پر خطے میں اثر و رسوخ رکھنے والے ممالک سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اسرائیلی قابض افواج کے ہاتھوں بے گناہ فلسطینی عوام کے خلاف تشدد کو روکنے اور مسئلہ فلسطین کے ایسے حل کے لیے، جس میں فلسطینیوں کو ان کے جائز حقوق دیے جائیں ، کردار ادا کریں۔

عبدالقہار بلخی ترجمان وزارت خارجہ امارت اسلامیہ افغانستان

ملک کے مغربی حصے میں زلزلے سے ہونے والے جانی نقصان پر امارت اسلامیہ افغانستان کا اعلامیہ

انتہائی افسوس کے ساتھ یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ آج ہرات، بادغیس اور بعض دیگر صوبوں میں زلزلے سے ہمارے متعدد ہم وطنوں کا جانی ومالی نقصان ہوا ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان اس الم ناک سانحے کے تمام شہدا کے لیے جنت الفردوس اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کرتی ہے۔ اور شہدا کے لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ہم وطنوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، ان واقعات سے ہونے والے نقصانات کا ازالہ فرمائے اور مستقبل میں اس قسم کی مصیبتوں سے بچائے۔

ہم امارت اسلامیہ کے تمام عسکری اور متعلقہ اداروں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد جائے حادثہ پر پہنچیں، زخمیوں کو ہسپتالوں تک پہنچانے کا انتظام کریں اور بے گھر خاندانوں کو رہائش اور خوراک کی فراہمی کے لیے فوری اقدامات کریں۔ اسی طرح سیکیورٹی ادارے اپنے تمام زمینی اور فضائی وسائل کو اس سانحے کے بقیہ متاثرین کو بچانے کے لیے استعمال کریں۔

ہم اپنے صاحب استطاعت ہم وطنوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کا ہر ممکن تعاون کریں۔ والسلام

امارت اسلامیہ افغانستان

۲۲/ ۳/ ۱۴۴۵

7 / 10/ 2023

المعدانی ہسپتال پر اسرائیلی افواج کی جانب سے وحشیانہ بمباری پر امارت اسلامیہ افغانستان کا اعلامیہ

امارت اسلامیہ افغانستان کی وزارت خارجہ صیہونی افواج کی طرف سے غزہ میں المعمدانی ہسپتال پر بمباری کی شدید مذمت کرتی ہے اور اس کارروائی کو انسانیت کے خلاف بہت بڑا ہولناک جرم قرار دیتی ہے۔ اقوام عالم اور حکومتوں، انسانی حقوق کی تنظیموں، انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتی ہے۔ اقوام متحدہ اور اسلامی تعاون تنظیم اسرائیل کے مظالم کی تکرار کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے اور نہ صرف ان کی مذمت کرے۔ اور اس کا اصرار ہے کہ اگر اس ظلم وبربریت کو فوری طور پر بند نہ کیا گیا تو خطے کی صورتحال مزید پیچیدہ ہو سکتی ہے اور اس سے ایسے رد عمل کا راستہ کھل جائے گا جو قابو سے باہر ہوں گے اور پورے خطے اور دنیا کو متاثر کریں گے۔ بعض ممالک کی کھلی حمایت اور بعض ممالک کی خاموشی نے صیہونی حکومت کو اپنے مظالم اور بربریت کو جاری رکھنے میں مدد فراہم کی ہے۔

ہم فلسطینیوں اور ان ممالک اور تنظیموں کے ساتھ یکجہتی میں ہیں جو جاری نسل کشی کو فوری طور پر روکتے ہیں اور مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان

فرمان امیرالمؤمنین

سچ تو یہ ہے کہ آزادی اور خود مختاری ہر کسی کا حق ہے۔ ہم پوری دنیا، بین الاقوامی تنظیموں خاص طور پر اسلامی ممالک اور مؤتمر اسلامی سے امید رکھتے ہیں کہ ہمارے اسلامی ملک کی آزادی اور بیرونی جارحیت کے مکمل خاتمے کے لیے کردار اداء کریں۔ اپنی انسانی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ہمارے قیدیوں کی رہائی کے لیے آواز اٹھائیں جو ابھی تک گوانتانا موبے، بگرام، دیگر عقوبت خانوں اور ہمسایہ ممالک کی جیلوں میں مظلومیت کے دن گزار رہے ہیں۔ ہم انسانی حقوق کی تنظیموں کو خصوصی طور پر ان مظلوم قیدیوں کے انسانی حقوق کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلانا چاہتے ہیں، جن پر آئے روز تفتیش کے بہانے قید خانوں میں تمام قوانین بالائے طاق رکھ کر تشدد کیا جاتا ہے۔ دباؤ اور تشدد کے بل پر انھیں اعترافات پر مجبور کیا جاتا ہے اور انہیں بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بہت سوں کو دوران تحقیقات قتل کردیا گیا ہے اور بہت سے دائمی معذور ہو چکے ہیں۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ، عید الفطر 2012 کے پیغام سے اقتباس

SHARIAT
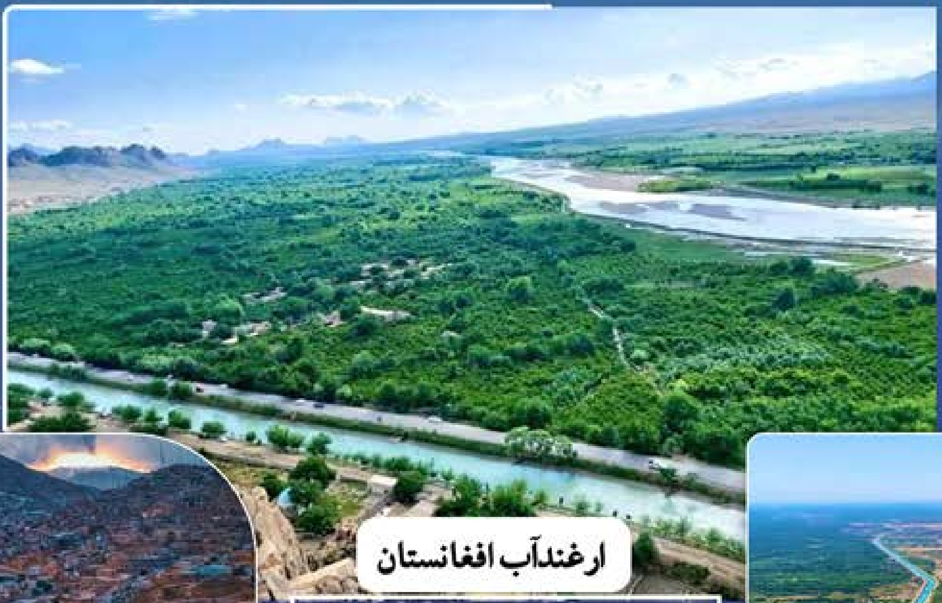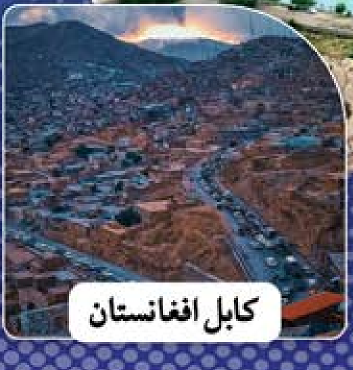
Monthly Islamic Magazine